"مَنْ كَذَبَ عَلَىَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مقعدهٗ مِنَ النَّارِ"
(صحاح ستہ)

موضوع روایات

www.KitaboSunnat.com

خود ساختہ اور من گھڑت روایات "جنہیں نبی علیہ السلام کی طرف غلط طور پر منسوب کر دیا گیا" پر مشتمل ساڑھے تین سو احادیث کا مجموعہ، محدثِ کبیر حضرت مُلا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی "الموضوعات الکبیر" کی اردو زبان میں باضابطہ اور مفصل طریقے پر پہلی تلخیص و تشریح نیز چہل حدیث "ثلاثیاتِ بخاری اور معلوماتِ صحاح ستہ" کے قابلِ قدر اضافے کے ساتھ ایک بہترین مجموعہ

مؤلف
مولانا محمد ظفر اقبال صاحب مدظلہ

مکتبہ رحمانیہ
MAKTABA-E-REHMANIA
اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون: 042-7224228-7355743

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

"مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ"

(صحاح ستہ)

مَوضُوع رَوایات

خود ساختہ اور من گھڑت روایات "جنہیں نبی علیہ السلام کی طرف غلط طور پر منسوب کر دیا گیا" پر مشتمل ساڑھے تین سو احادیث کا مجموعہ، محدثِ کبیر حضرت مُلا علی قاری رحمہ اللہ کی "الموضوعات الکبیر" کی اردو زبان میں باضابطہ اور مفصل طریقے پر پہلی تخریج و تشریح نیز چہل حدیث ثلاثیاتِ بخاری اور معلوماتِ صحاح ستہ کے قابلِ قدر اضافے کے ساتھ ایک بہترین مجموعہ

مؤلف

مولانا مُحَمَّد ظفر اقبال صاحب مدظلہ

www.KitaboSunnat.com

مکتبہ رحمانیہ

MAKTABA-E-REHMANIA

اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون: 042-7224228-7355743

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکتبہ رحمانیہ

نام کتاب .... موضوع روایات

مؤلف: .... مولانا محمد ظفر اقبال صاحب مدظلہ

ناشر: .... مکتبہ رحمانیہ

مطبع: .... لعل سٹار پرنٹرز لاہور

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔ بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ کرم مطلع فرما دیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لیے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔ (ادارہ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱	مقدمہ	۵
۲	باب الالف	۲۵
۳	باب الباء	۶۰
۴	باب التاء	۶۵
۵	باب الثاء	۶۹
۶	باب الجیم	۷۰
۷	باب الحاء	۷۲
۸	باب الخاء	۷۸
۹	باب الدال	۸۲
۱۰	باب الذال	۸۴
۱۱	باب الراء	۸۶
۱۲	باب الزای	۸۹
۱۳	باب السین	۹۱
۱۴	باب الشین	۹۵
۱۵	باب الصاد	۹۸
۱۶	باب الضاد	۱۰۱
۱۷	باب الطاء	۱۰۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸	باب الظاء	۱۰۲
۱۹	باب العین	۱۰۳
۲۰	باب الغین	۱۰۴
۲۱	باب الفاء	۱۰۷
۲۲	باب القاف	۱۱۰
۲۳	باب الکاف	۱۱۲
۲۴	باب اللام	۱۱۷
۲۵	باب المیم	۱۲۴
۲۶	باب النون	۱۳۷
۲۷	باب الواو	۱۳۹
۲۸	باب الھاء	۱۴۱
۲۹	باب لا	۱۴۲
۳۰	باب الیاء	۱۴۵
۳۱	چہل حدیث	۱۴۹
۳۲	ثلاثیات بخاری	۱۹۵
۳۳	معلوماتِ صحاح ستہ	۲۲۳
۳۴	مروياتِ صحابہؓ	۲۷۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیثِ نفس

لسانِ نبوت سے ادا ہونے والا ایک ایک لفظ وحی الٰہی کے اعزاز سے معزز اور قرآن کریم کی طرح محفوظ ہے، مرور و عبور ایام نے اس میں تحریف و تفسیر کی شکل تک نہیں دیکھی اور زمانے کی ترقی کے ساتھ ساتھ اس کی حفاظت کے نت نئے اور جدید انداز و اسالیب سامنے آتے گئے جن سے فائدہ اٹھا کر علماء و محدثین نے ہر ہر پہلو کو سامنے رکھ کر حدیث کی اس طرح خدمت کی کہ اپنی زندگی کا بہترین زمانہ اس میں کھپا کر عقیدت و عشقِ مصطفیٰ ﷺ کا ایک عملی نمونہ اپنے بعد والوں کے لئے قائم کر گئے۔

چنانچہ کتب حدیث کے حوالے سے دیکھا جائے تو پیغمبر اسلام ﷺ کے دو سو سال بعد امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی لکھی جانے والی صحیح بخاری ہو یا آپ ﷺ ہی کے دور باسعادت میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں جمع ہونے والا "الصحیفة الصادقة" ہو، ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ اور عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کی مصنفات ہوں یا نووی رحمۃ اللہ علیہ کی ریاض الصالحین اور خطیب تبریزی رحمۃ اللہ علیہ کی مشکوۃ المصابیح، ہر دور میں اس حوالے سے علماء و محدثین کی گراں قدر خدمات ہمارے سامنے موجود ہیں۔

شروح حدیث کے حوالے سے دیکھا جائے تو صرف صحیح بخاری کی شروحات کا تعارف کروانے کے لئے ایک کتاب کی ضرورت ہے، لغاتِ حدیث کا وسیع الذیل باب ایک طرف ہے، اصول حدیث کا علم اس پر مستزاد ہے، فن اسماء الرجال پوری دنیا میں بے مثال ہے، فقہ الحدیث کا ایک عظیم الشان ذخیرہ قلب و نظر کے لئے باعث راحت و تسکینِ جاں ہے، تخریجِ حدیث محققین کا کام ہے اور کتب حدیث کا اشاریہ مرتب کرنا جان جوکھوں کا کام ہے اور عجیب حیرانگی کی بات ہے کہ مؤخر الذکر کام اللہ تعالیٰ نے کسی محدث

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور محقق سے لینے کی بجائے ایک انگریز سے لیا اور یہ ثابت کر دیا کہ میں اپنے دین کی خدمت جس سے چاہوں کرواسکتا ہوں۔

شرح حدیث ہی کا ایک دوسرا پہلو یہ بھی ہے کہ علماء کرام نے ایک ایک حدیث کی وضاحت میں سینکڑوں صفحات پر مشتمل کتابیں تحریر فرما دیں اور "اعطیت جوامع الکلم" کا عملی نمونہ امت کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی، اگر آپ دور نہ جایئے تو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں جو کتاب ہے، درحقیقت یہ بھی ایک حدیث کی وضاحت ہی ہے، جو مؤلف کے دل و دماغ پر اس طرح حاوی ہو چکی ہے کہ ہر دم خطرہ لاحق رہتا ہے اور ہر لمحے تفکرات کی دبیز تہوں سے بوجھل رہنا پڑتا ہے اور وہ حدیث ہے

"من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعده من النار"

مؤلف اس حدیث سے بہت سے اہم نکات کو وابستہ سمجھتا ہے، اس کا خیال یہ ہے کہ یہ حدیث صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک بڑی جماعت سے کتب حدیث میں بڑی کثرت سے نقل ہونے کی وجہ سے انتہائی اہمیت کی حامل ہے جس میں اس وقت مزید اضافہ ہو جاتا ہے جب یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دنیا کی واحد حدیث ہے جسے صحابہء کرام رضی اللہ عنہم کے سب سے اعلیٰ گروہ عشرہ مبشرہ نے نقل کیا ہے، نیز یہ کہ اس حدیث کو تقریباً دوسو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی علیہ السلام سے روایت کیا ہے۔

نیز مؤلف کا یہ خیال بھی ہے کہ یہ حدیث انسان کو اپنے جذبات و احساسات اور جوش کو ہوش کے قابو میں رکھنے کی دعوت دیتی ہے، اور عقیدت کے ساتھ ساتھ عقیدے کے امتزاج کا بھی تقاضا کرتی ہے اس لئے کہ ان میں سے اگر ایک چیز بھی غالب آجائے تو دوسری چیز یقیناً مغلوب ہوگی اور اس سے خرابیاں جنم لیں گی۔

اسی طرح مؤلف یہ بھی سمجھتا ہے کہ اگر یہ حدیث نہ ہوتی اور اس فرمانِ نبوت کے ذریعے آئندہ رونما ہونے والے فتنے کی نشاندہی نہ کی جاتی تو آج اسلامی تعلیمات کا یہ دوسرا اور اہم ترین ماخذ مارِ آستین دشمنوں کے ہاتھوں اتنے تغیرات و تحریفات کا شکار ہو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چکا ہوتا کہ ہر شخص اس سلسلے میں خدشات وتحفظات کا شکار ہوتا، جس کا کچھ اندازہ آئندہ صفحات سے بخوبی ہو سکے گا کہ اس قدر حفاظتی انتظامات کے باوجود اتنا کچھ ہو گیا۔

اس سلسلے میں مؤلف کو ان علماء اور خطباء سے بھی شکوہ ہے'' اور وہ اس شکوہ کا اپنے آپ کو حقدار بھی سمجھتا ہے'' کہ ہمارے اکثر خطباء اور علماء اپنی مجلسوں کو گرمانے، محفلوں کو چمکانے اور جذبات کو بھڑکانے کے لئے ایسے بھڑکیلے الفاظ ذات پیغمبر ﷺ سے منسوب کرنے میں بڑا فخر محسوس کرتے ہیں جن کی سند کا انہیں کچھ علم نہیں ہوتا، انہیں نبی علیہ السلام کی طرف نسبت کے صحیح ہونے کا یقین نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ اس سلسلے میں کوئی احتیاط برتتے ہیں، گو کہ مؤلف کو اس بات کا بھی احساس ہے کہ ایسا نادانستگی اور بے احتیاطی کی وجہ سے ہو جاتا ہے، جان بوجھ کر اپنے آپ کو مسلمان کہنے والا کوئی گناہگار سے گناہگار شخص بھی اس کی جرأت نہیں کر سکتا تاہم اس کی رائے یہ ہے کہ اگر علماء وخطباء ہی تحقیق کئے بغیر سنی سنائی یا غیر مستند باتوں کو آگے بیان کریں گے تو عوام سے کیا شکوہ؟

مؤلف کو خطباء اور واعظین کی مجلسوں میں ایسے قصے بھی سننے کو ملتے ہیں کہ سر شرم سے جھک جاتا ہے، لکھا ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور امام الجرح والتعدیل یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ رصافہ کی مسجد میں نماز ادا کی، ابھی یہ حضرات نماز پڑھ ہی رہے تھے کہ ایک صاحب نمودار ہوئے اور انہوں نے پند ونصیحت شروع کی، دورانِ وعظ انہوں نے فرمایا کہ ہمیں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے روایت سنائی ہے کہ عبدالرزاق، معمر سے، وہ قتادہ سے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص ''لا الہ الا اللہ'' کہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کلمہ کے ہر لفظ پر ایک پرندہ پیدا کرتا ہے جس کی چونچ سونے کی اور پَر مرجان کے ہوتے ہیں اور ایک طویل قصہ بیان کیا، نماز سے فارغ ہو کر امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، یحییٰ کو دیکھنے لگے اور یحییٰ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھنے لگے کہ یہ ہماری طرف منسوب کر کے کیا بیان کر رہا ہے اور ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ کہیں آپ نے تو اس سے یہ حدیث بیان نہیں کی؟ ہر ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا جواب یہی تھا کہ میں نے تو یہ حدیث آج پہلی مرتبہ سنی ہے۔

بہر حال! جب وہ مجلس وعظ و نصیحت برخاست ہوئی اور لوگ اسے نذرانے دے کر رخصت ہو گئے تو یحییٰ بن معین نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اپنے ساتھ آنے کو کہا، اسے کیا خبر تھی کہ یہ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور مجھے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس لے کر جا رہے ہیں، وہ تو یہی سمجھ رہا تھا کہ مجھے انعام و اکرام سے سرفراز کرنے کے لئے اپنے ساتھ لے کر جا رہے ہیں، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچ کر یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے پوچھا کہ آپ سے یہ حدیث کس نے بیان کی ہے؟ موصوف نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا نام لیا، انہوں نے فرمایا کہ میں یحییٰ بن معین ہوں اور یہ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ہیں، ہم نے آج تک یہ حدیث نہیں سنی، آپ ہماری طرف منسوب کر کے اسے کیسے بیان کر رہے ہیں؟ اگر آپ نے جھوٹ بولنا ہی ہے تو کسی اور کی طرف نسبت کر کے بولیں۔

موصوف گھبرا گئے لیکن پھر سنبھل کر دریافت فرمایا کہ آپ ہی یحییٰ بن معین ہیں؟ فرمایا ہاں! اس پر انہوں نے جو تاریخی جملہ ارشاد فرمایا وہ ہمارے علماء کے چہرے پر سیاہ دھبہ کی صورت میں آج تک موجود ہے اور وہ یہ کہ میں ہمیشہ سنتا رہتا تھا کہ یحییٰ بن معین احمق ہیں، آج پتہ چلا کہ آپ واقعی احمق ہیں، انہوں نے پوچھا کہ وہ کیسے؟ موصوف نے جواب دیا کہ آپ یہ سمجھتے ہیں کہ دنیا میں آپ کے علاوہ یحییٰ بن معین اور احمد بن حنبل کوئی اور نہیں ہو سکتا؟ میں تو سترہ ایسے آدمیوں سے روایت کرتا ہوں جن کا نام احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین ہیں، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے یحییٰ بن معین کے ساتھ اسے بدتمیزی سے گفتگو کرتے ہوئے دیکھا تو اس پر ایک ہاتھ چھوڑ دیا اور یحییٰ سے فرمایا اسے دفع کرو۔

چوری اور سینہ زوری کے اس شاہکار پر سر دھننے سے ابھی فراغت نہیں ہوتی کہ ایک دوسرا واقعہ آنکھیں کھلی رکھنے پر مجبور کر دیتا ہے اور تاریخ کے بے رحم صفحات سناتے ہیں کہ عظیم محدث سلیمان بن مہران ''جو کہ امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے طالبانِ حدیث

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے لئے ایک مشہور اور جانا پہچانا نام ہے'' بصرہ میں تشریف لائے، ایک مسجد میں پہنچے تو ایک واعظ وخطیب اپنی خطابت اور معلومات کی جولانیاں دکھاتے ہوئے کہہ رہا تھا کہ ہم سے امام اعمش نے یہ حدیث بیان کی ہے اور آگے حدیث سنائی، امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ حلقہء درس کے بیچ میں جا کر بیٹھ گئے اور اپنی بغل کے بال نوچنے لگے، خطیب صاحب کی رگ حمیت جوش میں آئی، غضب ناک ہو کر کہا بڑے میاں! آپ کو شرم نہیں آتی کہ ایک علمی مجلس میں آپ ایسی حرکتیں کر رہے ہیں؟ آپ کو آدابِ مجلس کا کچھ علم نہیں ہے؟ امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں تم سے بہتر کام میں مشغول ہوں اس لئے کہ میں تو اپنے جسم کا وہ حق ادا کر رہا ہوں جو سنت سے ثابت ہے اور تم جھوٹ بول کر اپنے نامہء اعمال کو سیاہ کر رہے ہو، کیونکہ اعمش میرا ہی نام ہے اور میں نے تم سے وہ حدیث کبھی نہیں بیان کی جو تم میرے حوالے سے بیان کر رہے ہو۔

لیکن جب امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ سامنے آتا ہے تو ضبط کے سارے بندھن ٹوٹ جاتے ہیں اور دل خون کے آنسو روتا ہے، اسے آپ چاہے تو لطیفہ کہہ لیں اور چاہے تو تاریخ علم و اہل علم کے ماتھے کا بدنما جھومر کہہ لیں کہ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی آپ بیتی سناتے ہوئے فرماتے ہیں، میں ایک مرتبہ مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے گیا، میں نماز پڑھ ہی رہا تھا کہ ایک گھنی داڑھی والے باریش بزرگ میری ایک جانب آکر بیٹھ گئے، انہیں جلوہ افروز دیکھ کر بہت سے لوگوں نے انہیں گھیر لیا، انہوں نے نبی علیہ السلام کی طرف منسوب کر کے یہ حدیث سنائی کہ اللہ تعالیٰ نے دو صور پیدا کئے ہیں جس میں پھونک مارنے کے لئے حضرت اسرافیل علیہ السلام کو ذمہ داری سونپی گئی ہے، ہر صور میں دو مرتبہ نفخہ ہوگا، پہلی پھونک اور نفخہ پر سب لوگ بیہوش ہو جائیں گے اور دوسرے پر سب ہوش میں آجائیں گے۔

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے بڑی مشکل سے اپنے آپ پر ضبط کیا، نماز میں تخفیف کی اور ان کی طرف متوجہ ہو کر کہا شیخ! اللہ سے ڈرو، غلط حدیثیں مت بیان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرو، اللہ نے صرف ایک صور پیدا کیا ہے جس میں دو مرتبہ پھونک ماری جائے گی، پہلی مرتبہ پر سب بیہوش ہو جائیں گے اور دوسری مرتبہ پھونک مارنے پر سب کو ہوش آ جائے گا۔ یہ سن کر ان ''بزرگ'' کو جلال آیا اور فرمایا اے فاجر! مجھ سے فلاں نے فلاں کے واسطے سے یہ حدیث بیان کی ہے اور تو اس کی تردید کرتا ہے، یہ کہہ کہ اپنی ''مبارک جوتی'' اٹھائی اور زور سے مجھے رسید کی، مریدانِ باصفا نے اپنے شیخ کی تقلید کی اور انہوں نے بھی میری خوب خاطر تواضع کی، بخدا! انہوں نے مجھے اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک میں نے یہ قسم نہ کھالی کہ اللہ تعالیٰ نے تیس صور پیدا کئے ہیں اور ہر صور میں دو نفخے رکھے ہیں۔

اور بعض اوقات ایسے ایسے عجائبات سامنے آتے ہیں کہ ان پر لطائف کا اطلاق کرنا بالکل برمحل معلوم ہوتا ہے اور انسان اس پر قہقہہ لگائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ دور نہ جایئے تو حافظ ابن عدی کی ''الکامل'' میں درج یہ واقعہ ہی پڑھ لیجئے کہ بغداد میں ایک واعظ تھا جس کا نام ''ابو مرحوم القاص'' تھا، لوگ اس کے پاس آکر بیٹھتے اور اس کے وعظ میں شریک ہوتے تھے، ایک دن کسی نے اس سے پوچھا کہ محاقلہ اور مزابنہ کسے کہتے ہیں؟ (خرید و فروخت میں استعمال ہونے والی دو اصطلاحیں ہیں) اس نے جواب دیا کہ محاقلہ کا معنی ہے ایجنٹ کے پاس کپڑے کا پرانا ہو جانا اور مزابنہ کا معنی یہ ہے کہ تم اپنے مسلمان بھائی کو ''زبون'' کہہ کر پکارنا شروع کر دو۔

لیکن ان تمام باتوں کے باوجود عوام الناس ایسے جاہل واعظین اور مبلغین و خطباء کی تقاریر میں خوب ذوق وشوق سے شرکت کرتے ہیں، ایسی مجلسوں میں ان پر حال طاری ہوتا ہے اور وہ ''حال'' سے ''بدحال'' ہو جاتے ہیں، ایسی مجلسوں میں ان پر سکینہ نازل ہوتا ہے اور وہ بی سکینہ کو خوب جی بھر کر دیکھتے ہیں، اور ایسے لوگوں کی نظروں میں ان افسانہ وقصہ گو افراد کی بات ہی حرفِ آخر ہوتی ہے۔

شاید یہ واقعہ آپ پڑھ کر ششدر رہ جائیں کہ کوفہ کی ایک مسجد میں اسی نوعیت کا ایک واعظ تھا جس کا نام ''زرعہ'' تھا (یاد رہے کہ یہ وہ ابو زرعہ نہیں جو مشہور امام اور محدث

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے) لوگ اس کے بڑے معتقد تھے، ایک مرتبہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ کو کوئی مسئلہ پیش آگیا جس کا وہ حل دریافت کرنا چاہتی تھیں، امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی والدہ کو اس مسئلے کا حل بتا دیا لیکن انہیں "گھر کی مرغی دال برابر" والے محاورے کے مصداق اس پر اطمینان نہ ہوا اور وہ کہنے لگیں کہ میں تو زرعہ کی بات مانوں گی اور جو وہ بتائیں گے اسی کو صحیح سمجھوں گی، امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ والدہ کو لے کر زرعہ کے پاس پہنچے اور فرمایا کہ میری والدہ آپ سے ایک مسئلہ پوچھنا چاہتی ہیں، زرعہ نے کہا کہ آپ تو خود اتنے بڑے عالم اور فقیہہ ہیں، میرے پاس لانے کی کیا ضرورت تھی؟ آپ خود انہیں مسئلہ بتا دیتے؟ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے انہیں یہ مسئلہ بتایا ہے لیکن یہ آپ ہی سے پوچھنا چاہتی ہیں تو زرعہ نے کہا کہ ابوحنیفہ جو کہہ رہے ہیں وہی صحیح ہے، جب ان کی والدہ کو زرعہ کی تصدیق و تائید کا علم ہو گیا تب جا کر انہوں نے وہ مسئلہ قبول کیا۔

فقہاء، علماء اور محققین سے جب اعتماد اٹھ جائے تو اسی نوعیت کے مسائل جنم لیتے ہیں اور لوگ اندھا دھند پیشہ ور واعظین اور خطباء کی دست بوسی و قدم بوسی اور نجانے کیا کیا بوسی کو اپنے لئے سعادت اور باعث برکت سمجھنے لگتے ہیں لیکن یہ ایک حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ان تمام تر عقیدتوں، محبتوں اور الفتوں کے باوجود ان خطباء اور واعظین کے کلام میں "از دل خیزد بر دل ریزد" والی بات نہیں ہوتی، ان کی لچھے دار تقریروں، تکلف اور تصنع سے بھرپور جملوں اور عجیب و غریب باتوں سے "جنہیں بزعم خود معارف و واردات سمجھ لیا جاتا ہے" سوائے وقتی واہ واہ کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

شاید یہی وہ حقیقت ہے جسے امام ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ نے حلیۃ الاولیاء میں اس طرح درج کیا ہے کہ ایک پیشہ ور خطیب اور واعظ، امام محمد بن واسع کی مسجد اور سجدہ گاہ کے قریب بیٹھ کر وعظ و نصیحت کیا کرتا تھا، ایک دن وہ بڑے تند و تیز جملوں میں اپنے سامعین کو جھنجھوڑتے ہوئے کہہ رہا تھا کہ کیا بات ہے اب دلوں میں خشوع کا احساس نہیں ہوتا، آنکھوں سے آنسو بہتے دکھائی نہیں دیتے اور رونگٹے کھڑے ہوتے نظر نہیں آتے؟ اتفاقاً

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام محمد بن واسع نے یہ بات سن لی اور فرمایا کہ بندۂ خدا! یہ اصول ہے کہ جب بات دل سے نکلتی ہے تو اثر کرتی ہے، جب تم صرف زبانی طور پر جمع خرچ سے اپنا کام چلا رہے ہو اور تمہاری بات دل کی گہرائیوں سے نکلنے کی بجائے سطح زبان سے پھسل رہی ہے تو سامعین کے دل پر اس کا کیا خاک اثر ہوگا۔

یہیں سے اس تاریخی شکوہ کا جوابِ شکوہ بھی نکل آتا ہے جو ہمارے خطباء اور واعظین و مبلغین کی زبانوں پر جاری رہتا ہے کہ لوگوں پر کچھ اثر ہی نہیں ہوتا، دورانِ تقریر ہمارے جذبات اور چیخ و پکار بھی عوام پر کچھ اثر نہیں کرتی، کبھی ہم منبر پر ہوتے ہیں اور کبھی منبر ہم پر ہوتا ہے اور باوجودیکہ ہم اتنی محنت سے خطبہ و تقریر تیار کرتے ہیں، علوم و معارف کے دریا بہا دیتے ہیں اور ساری ساری رات مطالعہ میں گزار دیتے ہیں لیکن عوام ہیں کہ مٹھی اور جیب گرم کرنا تو بڑی دور کی بات ہے، مری ہوئی آواز میں ''سبحان اللہ'' کہنے تک کے روادار نہیں ہوتے؟

یہاں ان علماء اور خطباء و مبلغین کا ذکر نہ کرنا بھی ناانصافی ہوگا جو ''کل جدید لذیذ'' کے مقتضی پر عمل کرتے ہوئے عوام کے سامنے ایسی ایسی باتیں ایجاد کر کے بیان کرتے ہیں جن پر تحقیق سے زیادہ ایجادِ بندہ کا لیبل چسپاں کرنا مناسب ہوتا ہے، ایسے ایسے نوادرات کا ان کی زبان پر الہام ہوتا ہے کہ بڑے بڑے علماء دنگ رہ جاتے ہیں اور ایسی ایسی احادیث کا تذکرہ ہوتا ہے جن سے محدثین کے کان ناآشنا ہوتے ہیں، اور افسوس کی بات یہ ہے کہ ان تمام تر محنتوں کے پیچھے صرف ایک ہی مقصد کارفرما ہوتا ہے جسے مقصد کہنا بھی لفظِ مقصد کی توہین ہے اور وہ یہ کہ لوگوں میں اپنی معلومات و وسعتِ علم کا شہرہ اور چرچا کیا جائے، لوگوں کو متاثر کیا جائے اور لوگوں کے جذبات و اموال سے کھیلا جائے۔

خطباء اور واعظین کے ان کارناموں سے متاثر ہو کر مؤلف نے اپنے انتہائی مہربان استاذ محترم حضرت مولانا محمد کفیل خان صاحب ''جو مؤلف کیلئے بمنزلہ والد کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں'' کے اصرار و تکرار پر اس موضوع کا انتخاب کیا ہے اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی موضوعات کبیر میں سے ساڑھے تین سو احادیث کا انتخاب کر کے اہل علم اور عوام کے سامنے پیش کرنے کی جرأت کی ہے جنہیں بڑے زور و شور سے نبی علیہ السلام کی طرف منسوب کر کے بیان کیا جاتا ہے، اور اس بات کی زحمت بھی نہیں گوارا کی جاتی کہ کم از کم اس کا ایک آدھ ہی سہی، حوالہ تو معلوم کر لیں اور اس بات کی تحقیق کر لیں کہ آیا واقعۃً یہ نبی علیہ السلام کا فرمان بھی ہے یا نہیں؟

مؤلف کو اس بات کا احساس ہے کہ اپنے مقاصدِ مزعومہ و مذمومہ کی خاطر احادیث کو گھڑنا کچھ اور چیز ہے اور بے احتیاطی و عدم تحقیق کی بناء پر ایسی احادیث کو بیان کر دینا کچھ اور چیز ہے، لیکن اُس کا خیال یہ بھی ہے کہ اس فرق کے باوجود دونوں صورتوں میں جھوٹی اور من گھڑت روایات کی تشہیر ایک ایسا نقطہ ہے جہاں آکر یہ فرق دم توڑ دیتا ہے اور احادیث کو گھڑنے والے اور اسے بیان کر کے اپنی مجلسوں کو چمکانے والے میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا۔

زیرِ نظر کاوش اسی احساس کو بیدار کرنے کے لئے کی گئی ہے اور مؤلف کا نخلِ تمنا اس وقت بار آور ہوگا جب کہ اس کاوش سے مستفید ہونے والا کوئی ایک قاری بھی حدیث پیغمبر کی اہمیت سے واقف ہو کر بیانِ حدیث اور نسبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں محتاط ہو جائے۔

اس موقع پر مؤلف کے ذہن میں یہ خیال بھی آتا ہے کہ ان اصولوں کا تذکرہ بھی یہاں ناگزیر ہے جن کی روشنی میں موضوع اور غیر موضوع روایات کو پرکھا جا سکے اور اصل حدیث اور خود ساختہ حدیث میں امتیاز کرنا ممکن ہو سکے چنانچہ اس کے لئے موضوعات کبیر سے اخذ کر کے چند اصول ذکر کئے جا رہے ہیں۔

علامہ ابن القیم الجوزی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ کیا کوئی ایسا ضابطہ ہے جس سے موضوع روایات کی پہچان بھی ہو جائے اور سند اور احوال رواۃ کی جانچ پڑتال کی بھی ضرورت نہ پڑے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں! ایسا ضابطہ موجود ہے اور وہ یہ کہ نبی علیہ السلام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اقوال و افعال، آپ کے احوال و کردار، روز و شب اور نشست و برخاست، صورت و سیرت، اسوۂ وطبیعت، مرغوب اور ناپسندیدہ امور، اوامر و نواہی اور معرفت سنن جس شخص کے رگ و ریشے میں رچ بس گئی ہو، اس کے دل و دماغ پر یہی چیزیں حاوی ہوں اور اسے معرفت حدیث کا ملکہ حاصل ہو گیا ہو، وہ فوراً صحیح اور خود ساختہ حدیث میں فرق کر لیتا ہے، اور سند کو دیکھے بغیر ہی وہ اس کے بارے رائے قائم کر لیتا ہے۔

ظاہر ہے کہ ہم ایسے عامی تو اس مقام پر پہنچنے کا سوچ بھی نہیں سکتے، اس لئے ہم محدث کبیر ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کردہ کچھ امور کلیہ کو ذکر کرتے ہیں۔

(۱) جن روایات میں اعداد و شمار کے ایسے اٹکل پچو اندازے بیان کئے گئے ہوں جو حساب اور ریاضی کے اصولوں پر مشتمل ہوں، ایسی تمام روایات موضوع ہیں، مثلاً یہ خود ساختہ حدیث کہ جو شخص "لا الہ الا اللّٰہ" پڑھ لے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک پرندہ پیدا کرے گا، جس کی ستر ہزار زبانیں ہوں گی، ہر زبان میں ستر ہزار لہجے ہوں گے اور وہ پرندہ ان تمام زبانوں اور لہجوں میں اس کیلئے بخشش کی دعا کرتا رہے گا۔

اسی طرح یہ حدیث کہ اگر کسی نے فلاں نیک کام کیا تو اسے جنت میں ستر ہزار شہر دیئے جائیں گے، ہر شہر میں ستر ہزار محل ہوں گے اور ہر محل میں ستر ہزار حوریں ہوں گی، ایسی روایات کو گھڑنے والا یا تو انتہائی جاہل اور احمق ہو سکتا ہے یا پھر کوئی ملحد اور زندیق ہو سکتا ہے جو نبی علیہ السلام کی شان میں اس طرح گستاخی کر رہا ہے۔

(۲) وہ روایات جنہیں انسانی حس صحیح تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتی جیسے یہ حدیث کہ بینگن جس مقصد کیلئے کھایا جائے، وہ پورا ہو جاتا ہے اور یہ حدیث کہ بینگن ہر بیماری کی شفاء ہے، ایسی تمام روایات موضوع ہیں، اور اگر یہی بات کوئی جاہل طبیب کہہ دے تو لوگ اس کا مذاق اڑانا شروع کر دیں، بلکہ اگر کوئی شخص بخار کی حالت میں بینگن کھا لے تو اس کے بخار میں سوائے اضافے کے اور کچھ نہیں ہوگا، اسی طرح اگر کوئی فقیہ، مالدار ہونے کے لئے یا کوئی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاہل، عالم بننے کے لئے بینگن کھانا شروع کر دے تو نہ وہ مالدار ہوگا اور نہ اس کی جہالت، علم میں تبدیل ہوگی۔

اسی طرح یہ حدیث کہ اگر کوئی آدمی گفتگو کر رہا ہو اور اس دوران اسے چھینک آجائے تو وہ اس کے سچا ہونے کی علامت ہے، اگرچہ بعض لوگ سنداً اسے صحیح قرار دیتے ہیں لیکن انسانی حس اس کے موضوع ہونے کی گواہی دیتی ہے اس لئے کہ ہم خود اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ ایک آدمی کو دورانِ گفتگو چھینک بھی آتی ہے اور وہ سینکڑوں ہزاروں مرتبہ جھوٹ بول جاتا ہے۔

اسی طرح یہ حدیث کہ مسور کی دال کو اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ یہ بڑی مبارک چیز ہے، دل کو نرم کرتی ہے اور آنکھوں کو بہنے پر مجبور کر دیتی ہے، اور ستر انبیاء کرام علیہم السلام نے اسے مقدس و بابرکت قرار دیا ہے، حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اصل میں یہ یہودیوں کی من پسند غذاء ہے اس لئے اس کے اتنے فضائل بیان کئے جاتے ہیں ورنہ ستر تو بڑی دور کی بات ہے، صرف ایک نبی ہی اسے بابرکت قرار دے دیتے تو اس میں ہر بیماری کی شفاء بننے کی صلاحیت ودیعت کر دی جاتی، پھر جب کہ اللہ تعالیٰ نے خود قرآن میں اسے ''ادنی'' قرار دیا ہے اور من وسلوی پر اسے ترجیح دینے والوں کی مذمت بیان کی ہے اور اس کے حسی نقصانات مثلاً سانس کا پھول جانا، گندہ اور فاسد خون پیدا ہونا، طبیعت کا بوجھل ہو جانا اس پر مستزاد ہیں۔

اسی طرح یہ حدیث کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو عاشوراء کے دن پیدا کیا، یا یہ حدیث کہ سب سے زیادہ جھوٹے لوگ رنگ ریز ہوتے ہیں، انسانی حس انہیں رد کر دیتی ہے کیونکہ ان سے بڑھ کر جھوٹے تو نجومی اور کاہن ہوتے ہیں، یا منافق اور لا مذہب ہوتے ہیں اس لئے ایسی روایات کو صحیح تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔

(۳) وہ روایات جن سے قائل کا مذاق اڑائے جانے کا اندیشہ ہو، جیسے یہ حدیث کہ اگر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاول مرد کی شکل میں ہوتا تو وہ انتہائی بردبار ہوتا، جو بھوکا آدمی اسے کھاتا ہے وہ سیراب ہو جاتا ہے، ایسی باتیں کوئی عقلمند نہیں کرسکتا چہ جائیکہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اسے منسوب کیا جائے۔

اسی طرح یہ حدیث کہ اخروٹ میں شفاء ہے اور بزدلی بیماری ہے۔ اسی طرح یہ حدیث کہ اگر لوگوں کو پتہ چل جائے کہ میتھی کے کیا فوائد ہیں تو لوگ سونے کے بھاؤ اسے خریدنے لگیں، نیز یہ حدیث کہ اپنے نومولود بچوں کے پاس سبزی رکھا کرو کیونکہ اس سے شیطان دور بھاگتا ہے، اسی طرح یہ حدیث کہ کاسنی کا کوئی پتہ ایسا نہیں ہے جس پر جنت کے پانی کا قطرہ نہ ٹپکتا ہو، اسی طرح یہ حدیث کہ بنفشہ کے تیل کی دوسری قسم کے تیلوں پر ایسی ہی فضیلت ہے جیسے اہل بیت کو باقی تمام لوگوں پر فضیلت حاصل ہے، اور یہ حدیث کہ تمام سبزیوں پر گندنے کی فضیلت ایسے ہی ہے جیسے گندم کی دوسرے دانوں پر، اور یہ حدیث کہ ہر انار میں جنت کے انار کا ایک دانہ ضرور ہوتا ہے، اور یہ حدیث کہ روٹی کے ساتھ انگور کھانے کا التزام کرو، اور یہ حدیث کہ نمک کا استعمال اپنے اوپر لازم کر لو کیونکہ اس میں ستر بیماریوں سے شفاء رکھی گئی ہے، یہ تمام احادیث موضوع اور من گھڑت ہیں۔

(۴) وہ روایات جو واضح سنت سے واضح تضاد اور منافات ثابت کرتی ہوں، چنانچہ ہر وہ روایت جو فساد و ظلم یا مدح باطل اور مذمتِ حق پر مشتمل ہو، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے بری ہیں اور ان کی طرف اس کی نسبت صحیح نہیں ہے، اس ضمن میں وہ روایات بھی شامل ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص نبی علیہ السلام کے نام پر اپنا نام رکھ لے وہ جہنم میں داخل نہ ہوگا جب کہ آپ کا دین یہ بتاتا ہے کہ نجات کا دار و مدار اسماء والقاب پر نہیں ہے، نجات کا دار و مدار تو ایمان اور اعمال صالحہ پر ہے۔

(۵) وہ روایات جن سے معلوم ہوتا ہو کہ نبی علیہ السلام نے صحابہء کرام علیہم الرضوان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے جم غفیر کی موجودگی میں کوئی بات ارشاد فرمائی یا کوئی عمل کیا اور سب نے اسے چھپانے پر اتفاق رائے کر لیا ہو اور کوئی بھی اسے آگے بیان نہ کرے، جیسے بعض جھوٹے لوگ کہتے ہیں کہ حجۃ الوداع سے واپسی کے موقع پر نبی علیہ السلام نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر انہیں اپنا وصی اور خلیفہ قرار دیا یا یہ کہ غروب کے بعد دوبارہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے سورج کو لوٹایا گیا اور سب لوگ اس کا مشاہدہ کر رہے تھے، اگر ایسی ہی بات ہے تو پھر یہ روایت صرف حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا ہی سے کیوں مروی ہے؟

(۶) وہ روایات جن کے الفاظ ہی ان کے باطل ہونے کی دلیل ہوں مثلاً یہ روایت کہ جب پروردگار ناراض ہوتا تو فارسی زبان میں وحی نازل کرتا اور جب راضی ہوتا تو عربی زبان میں وحی نازل کرتا تھا، نیز یہ روایت کہ چھ عادتیں انسان میں نسیان کا مادہ پیدا کرتی ہیں۔ (۱) چوہے کا جھوٹا استعمال کرنا (۲) آگ میں جوؤں کا جلانا (۳) ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا (۴) مصطگی (چیونگم نما چیز) چبانا (۵) کھٹا سیب کھانا (۶) لائن توڑنا، نیز یہ حدیث کہ گدی پر سینگی لگوانے سے نسیان کا مرض پیدا ہوتا ہے، یا یہ حدیث کہ اے حمیراء! دھوپ میں رکھے ہوئے پانی سے غسل مت کرو کیونکہ اس سے چیچک کی بیماری پیدا ہوتی ہے، یہ تمام روایات موضوع ہیں۔

(۷) وہ روایات جو کلام انبیاء علیہم السلام بلکہ کلام صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی مشابہت نہ رکھتی ہوں، مثلاً یہ روایت کہ تین چیزوں سے بینائی میں اضافہ ہوتا ہے۔ (۱) گھاس کو دیکھنے سے (۲) بہتے پانی کو دیکھنے سے (۳) خوبصورت چہرے کو دیکھنے سے، یا یہ روایت کہ خوبصورت چہروں کو دیکھنے سے بینائی میں اضافہ ہوتا ہے، یا یہ روایت کہ ملیح اور نمکین چہروں اور کالی سیاہ پتلی والی آنکھوں سے قریب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہا کرو کیونکہ اللہ ایسے چہرے والوں کو عذاب دینے سے شرماتا ہے، یا یہ روایت کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے خوبصورت چہرہ اور عمدہ نام دیا ہو اور اسے ایسی جگہ رکھا ہو جہاں اس پر کوئی عیب نہ لگایا جا سکے تو وہ اللہ کا برگزیدہ بندہ ہے، ایسی تمام روایات موضوع ہیں۔

(۸) وہ روایات جن میں تاریخ کی تعیین کی گئی ہو، مثلاً اگر فلاں مہینے میں ایسا ہوا تو یہ واقعہ رونما ہوگا اور اگر فلاں سال میں ایسا ہوا تو یہ ہوگا وغیرہ

(۹) وہ روایات جو حدیث سے زیادہ طبی نسخوں سے مشابہت رکھتی ہوں، مثلاً یہ روایت کہ مچھلی کھانے سے حسد کی بیماری دور ہوتی ہے وغیرہ۔

(۱۰) وہ روایات جن میں عقل کی تخلیق اور اس کی فضیلت وارد ہوئی ہے۔

(۱۱) وہ روایات جن میں حضرت خضر علیہ السلام اور حیات خضر کا تذکرہ ہو، مثلاً یہ روایت کہ نبی علیہ السلام ایک مرتبہ مسجد میں تھے کہ پیچھے سے کسی کے بولنے کی آواز آئی، لوگوں نے جا کر دیکھا تو حضرت خضر علیہ السلام تھے۔

(۱۲) وہ روایات جن کے باطل اور غلط ہونے پر شواہد صحیحہ موجود ہوں، مثلاً یہ روایت کہ عوج بن عنق کا قد تین ہزار تین سو تینتیس گز لمبا تھا، اور یہ کہ حضرت نوح علیہ السلام کو جب طوفانِ نوح کی خبر دی گئی اور طوفان آیا تو وہ اس کے ٹخنے تک نہیں پہنچ سکا تھا، اور یہ کہ وہ سمندر کی تہہ میں ہاتھ ڈال کر مچھلی نکال لیتا تھا اور اسے سورج کے سامنے بھون کر کھا جاتا تھا اور یہ کہ اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لشکر کے برابر ایک پتھر اکھاڑ پھینکا تھا۔

ہمیں تعجب ان بدنصیب لوگوں پر نہیں ہے جنہوں نے اس قسم کی لغویات کو گھڑا ہے اصل تعجب تو ان لوگوں پر ہے جو اپنی کتب تفسیر کو اس قسم کی لغویات سے آراستہ و پیراستہ کرتے ہیں اور ان عجائب و نوادر کو بیان کرنے کے بعد اس بات کی وضاحت کرنے کی زحمت ہی گوارا نہیں کرتے کہ اس کا جھوٹ ہونا اور غلط ہونا بھی تحریر کر دیں، نتیجہ یہ ہوتا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ عوام میں یہ قصے اسی طرح رواج پا جاتے ہیں۔

(۱۳) وہ روایات جن میں مخصوص ایام کے لئے مخصوص نمازیں ذکر کی گئی ہوں مثلاً فلاں مہینے میں ہفتہ کے دن یہ نماز پڑھنے کا یہ فائدہ ہے اور اتوار کے دن اس طرح نماز پڑھنے کا یہ ثواب ہے، مثلاً یہ روایت کہ جو شخص رجب کی پہلی رات میں نماز مغرب کے بعد بیس رکعتیں پڑھ لے وہ پل صراط پر سے بغیر حساب کتاب کے گذر جائے گا۔

(۱۴) وہ روایات جن کے الفاظ انتہائی رکیک اور نامناسب ہوں اور انسانی فطرت ان کی تردید کرتی ہو، مثلاً یہ روایت کہ چار چیزیں چار چیزوں سے سیراب نہیں ہوتیں۔ (۱) عورت مرد سے (۲) زمین بارش سے (۳) آنکھ دیکھنے سے (۴) کان سننے سے۔ یا یہ حدیث کہ اللہ کے یہاں ایک فرشتہ ہے جسے ''عمارہ'' کہتے ہیں، وہ روزانہ پتھر سے گدھے پر اترتا ہے اور قیمتوں کے نرخ مقرر کرتا ہے، ایسی تمام روایات موضوع ہیں۔

(۱۵) وہ روایات جن میں حبشیوں اور سیاہ فاموں کی مذمت وارد ہوئی ہے مثلاً یہ روایت کہ ایک مرتبہ نبی علیہ السلام نے کھانے پینے کی کچھ چیزیں دیکھیں تو دریافت فرمایا کہ یہ کس کی ہیں؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے یہ حبشیوں کو کھلانے کے لئے منگوائی ہیں، فرمایا ایسا نہ کرو، اس لئے کہ یہ لوگ جب بھوکے ہوتے ہیں تو چوری کرتے ہیں اور جب سیراب ہوتے ہیں تو بدکاری کرتے ہیں۔

(۱۶) وہ روایات جن میں ترکیوں کی مذمت ہو، یا غلاموں کی مذمت ہو۔

(۱۷) وہ روایات جن کا قرائن کے ذریعے بطلان یقینی ہو مثلاً اہل خیبر سے جزیہ معاف کر دینے کی روایت کہ یہ متعدد وجوہ کی بناء پر صراحۃً دروغ گوئی ہے، مثلاً اس میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی شہادت کا ذکر ہے حالانکہ وہ تو غزوۂ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیبر سے بہت پہلے غزوۂ خندق کے موقع پر شہید ہو گئے تھے جب کہ بنو قریظہ کا فیصلہ ہوا تھا، نیز اس میں مذکور ہے کہ جزیہ نامہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا تھا حالانکہ وہ تو اگلے سال فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائے تھے، تیسری وجہ یہ ہے کہ اس وقت تک جزیہ کا حکم ہی نازل نہ ہوا تھا اور صحابہ رضی اللہ عنہم یا اہل عرب میں یہ ایک غیر معروف چیز تھی، جزیہ کا حکم تو غزوۂ تبوک کے بعد نازل ہوا تھا، چوتھی وجہ یہ ہے کہ اس روایت کے مطابق نبی علیہ السلام نے اہل خیبر سے بیگار لینے کی ممانعت کر دی تھی حالانکہ اس وقت بیگار لینے کا رواج ہی نہ تھا، پانچویں وجہ یہ ہے کہ نبی علیہ السلام نے ان کے لئے کسی وقت کی پابندی اپنے اوپر لازم نہیں کی تھی بلکہ یہ فرمایا تھا کہ جب تک ہم چاہیں گے تمہیں اس پر برقرار رکھیں گے، پھر ان سے جزیہ ساقط کر دینے کا کیا مطلب؟ جزیہ ہی کے ذریعے تو ذمیوں کی حفاظت مسلمانوں پر واجب ہوتی ہے، چھٹی وجہ یہ ہے کہ اس نوعیت کی روایات و واقعات تو ائمہ و محدثین نقل کرنے میں دلچسپی کا مظاہرہ کرتے ہیں، سوال یہ ہے کہ یہ واقعہ رونما بھی ہو گیا اور کسی کو پتہ بھی نہ چل سکا؟ ساتویں وجہ یہ ہے کہ اہل خیبر نے قبل ازیں مسلمانوں پر کوئی احسان نہیں کیا تھا جس کا بدلہ سقوطِ جزیہ کے ذریعے انہیں دیا جا رہا ہو، بلکہ اس کے برعکس انہوں نے تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنگ کی، نبی علیہ السلام کے کھانے میں زہر ملایا، دشمنان اسلام کو ٹھکانہ فراہم کیا، ایسے لوگوں کے ساتھ احسان چہ معنی دارد؟ آٹھویں وجہ یہ ہے کہ نبی علیہ السلام نے جزیہ تو ان لوگوں کو معاف نہیں کیا تھا جو دور دراز کے علاقوں میں رہتے تھے اور اسلام کے ساتھ ان کا رویہ بھی معاندانہ نہیں تھا مثلاً اہل یمن و اہل نجران، تو جو لوگ قریب رہتے تھے اور ان کی اسلام دشمنی بھی اظہر من الشمس تھی، ان سے جزیہ ساقط کرنے کا کیا مطلب؟ نویں وجہ یہ ہے کہ اگر ان سے جزیہ معاف کر دیا گیا تھا تو ان کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاشی حالت بہتر ہو جاتی لیکن ایسا بھی نہیں ہو سکا، اور دسویں وجہ یہ ہے کہ اگر یہ روایت صحیح ہوتی تو تمام صحابہ رضی اللہ عنہم، تمام تابعین اور تمام فقہاء اس کے مخالف قول پر اتفاق رائے نہ کرتے، حقیقت یہ ہے کہ کوئی ایک صحابی، تابعی یا فقیہہ ایسا نہیں ہے جو اہل خیبر پر وجوبِ جزیہ کا قائل نہ ہو، خلاصہ یہ کہ جن روایات کا قرائن کے ذریعے باطل ہونا یقینی ہو، ایسی تمام روایات موضوع ہیں۔

(۱۸) وہ روایات جن میں کسی چیز یا فرد کی ناقابل یقین فضیلت بیان کی گئی ہو مثلاً قرآن کریم کی مختلف سورتوں کے محیر العقول فضائل اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے غیر منقول فضائل وغیرہ۔

اہل علم کے لئے ان اصولوں کی روشنی میں کسی حدیث پر حکم لگانے میں خاصی سہولت ہو سکتی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ مؤلف کو علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کی اس بات سے بھی سو فیصد اتفاق ہے کہ احادیث میں امتیاز اور فرق کی یہ کیفیت انسانی محنت سے زیادہ خدا داد صلاحیت اور ملکہ کی رہینِ منت ہوتی ہے اور انسان کا ذوق سلیم اور حدیث کے ساتھ گہرا شغف بالآخر اسے صحیح اور خود ساختہ احادیث میں فرق کرنے کا ملکہ عطاء کر ہی دیتا ہے۔

مقدمہ کے اختتام پر وضع حدیث کی سزا کے حوالے سے اگر میں نے طبرانی کی یہ روایت اور واقعہ نہ سنایا تو اس میں تشنگی اور عدم تکمیل کا احساس مجھے مسلسل کچوکے لگاتا رہے گا کہ آخر یہ واقعہ سنانے میں کیا حرج تھا کہ ایک مرتبہ ایک شخص نبی علیہ السلام کے لباس جیسا لباس زیب بدن کر مدینہ منورہ کے ایک نواحی علاقے میں چلا گیا اور اہل علاقہ سے جا کر کہنے لگا کہ مجھے نبی علیہ السلام نے اس بات کی اجازت دی ہے کہ میں جس گھر میں چاہوں، جھانک کر دیکھ سکتا ہوں، بعض روایات کے مطابق اس علاقے کی کسی عورت سے اسے محبت ہو گئی تھی، اس نے نبی علیہ السلام کا حلیہ اختیار کر کے اس علاقے میں پہنچ کر یہ بات پھیلا دی کہ نبی علیہ السلام نے فلاں عورت سے میری شادی کر دی ہے، ان لوگوں نے اسے ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کمرے میں بٹھا دیا اور اسے بتائے بغیر خفیہ طریقے سے نبی علیہ السلام کی خدمت میں ایک قاصد روانہ کر دیا تا کہ اصل حقیقت معلوم ہو سکے، اگر نبی علیہ السلام نے واقعۃً اسے بھیجا ہے تو سرِ تسلیم خم ہے، بصورت دیگر بھی نبی علیہ السلام کے علم میں یہ بات لانا ضروری ہے۔

جب قاصد نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا ماجرا عرض کیا تو نبی علیہ السلام نے اس کا زبانی جواب دینے کی بجائے حضراتِ شیخین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں سارا واقعہ سنا کر فرمایا آپ دونوں اس کے ساتھ چلے جائیں، اگر وہ زندہ مل جائے تو اسے قتل کر کے آگ میں جلا دیں اور اگر آپ کی طرف سے اس کے معاملے میں کفایت کر دی گئی ہو "جیسا کہ میرا احساس ہے" تو آپ اس کی لاش کو سپرد آگ کر دیں۔

حضرات شیخین رضی اللہ عنہما جب اس بستی میں پہنچے تو پتہ چلا کہ وہ رات کو پیشاب کرنے کے لئے نکلا تھا، راستے میں اسے کسی زہریلے سانپ نے ڈس لیا اور وہ مر گیا چنانچہ دونوں حضرات نے اسے سپرد آتش کر دیا اور نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر ساری صورت حال ذکر فرما دی، اس موقع پر نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جان بوجھ کر کسی جھوٹی بات کو میری طرف منسوب کرتا ہے، اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لینا چاہئے۔

آپ یقین کیجئے کہ مؤلف نے جب سے اس روایت کو پڑھا ہے، اس وقت سے بیان حدیث میں احتیاط کا دائرہ مزید وسیع کر دیا ہے، کیونکہ ہر دم خطرہ رہتا ہے کہ کہیں بھولے سے بھی نبی علیہ السلام کی طرف کسی غلط بات کی نسبت نہ ہو جائے، اور حیرانگی ہوتی ہے ان لوگوں کی دیدہ دلیری پر جو حدیثیں گھڑتے بھی تھے اور اس کا اعتراف بھی کرتے تھے۔

چنانچہ امام ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ہارون الرشید خلیفہء عباسی کے دربار میں ایک مرتبہ ایک زندیق کو لایا گیا جس پر وضع حدیث کا الزام تھا، ہارون الرشید نے اسے قتل کرنے کا حکم دے دیا، یہ سن کر وہ بدنصیب بولا کہ امیر المؤمنین! آپ مجھے تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قتل کردیں گے، ان چار ہزار روایات کا کیا کریں گے جو میں نے گھڑ گھڑ کر لوگوں میں پھیلا دی ہیں اور ان کے ذریعے حلال کو حرام اور حرام کو حلال کر چکا ہوں، جن میں نبی علیہ السلام کا فرمایا ہوا ایک حرف بھی نہیں ہے، اس موقع پر خلیفہ ہارون الرشید عباسی نے جو جواب دیا، وہ سنہرے حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے اور خلیفہ کی علم دوستی کا منہ بولتا ثبوت ہے، اس نے کہا کہ او منحوس! تو اپنے انجام کو پہنچ، میرے پاس عبداللہ بن مبارک اور ابواسحٰق الفزاری جیسے مایہ ناز محدثین موجود ہیں جو تیری گھڑی ہوئی ایک ایک روایت کو ذخیرۂ حدیث سے نکال باہر پھینکیں گے۔

اسی طرح معلّٰی بن عبدالرحمٰن نامی ایک بدنصیب نے خود اپنی موت سے پہلے اس بات کا اقرار کیا تھا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل بیان کرتے ہوئے ستر حدیثیں گھڑی تھیں جو اب لوگوں میں پھیل چکی ہیں۔

☆......☆......☆

مؤلف کو اس بات پر یقین محکم ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کلام پیغمبر کی حفاظت کا نظم نہ کیا جاتا اور کبار محدثین اپنی زندگیوں کو اس خدمت کے لئے وقف نہ کر دیتے تو دشمنان دین نے احکام اسلامیہ کے اس اہم ترین ماخذ کو مشتبہ اور ساقط الاعتبار کر دینے کی کوششوں میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی اور اسلام دشمنی میں انہوں نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ رکھا تھا۔

الحمدللہ! مسند امام اعظم کی شرح و تحقیق سے فراغت کے بعد مورخہ ۲ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ بروز بدھ بمطابق ۹، اپریل ۲۰۰۸ء کو موضوع روایات ''جنہیں لوگ خود گھڑتے تھے اور نبی علیہ السلام کی طرف انہیں منسوب کر دیتے تھے'' کی چھان پھٹک اور تحقیق کا کام شروع کیا گیا تھا جس میں ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ ''جو کہ عظیم محدث، عظیم فقیہہ اور عظیم نقاد تھے'' کی کتاب موضوعات کبیر سے احادیث کا انتخاب کیا گیا اور اردو دان طبقے کے لئے اس سلسلے کی سب سے پہلی اور باضابطہ کوشش کی گئی جس کی طباعت کا اہتمام ملک کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشہور و معروف ادارے ''مکتبہ رحمانیہ'' کے مدیر اور ذمہ دار افراد نے کیا ہے اور اس پر راقم الحروف ان کا شکریہ ادا کرنا اپنے لئے ضروری سمجھتا ہے، اللہ تعالیٰ انہیں اپنی شایان شان جزائے خیر عطاء فرمائیں۔ آمین

یہاں یہ بات ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ اگر اس کتاب میں کسی حدیث کو موضوع قرار دیا گیا ہے تو وہ اس کی ایک مخصوص سند کی بناء پر کہا گیا ہے، نفسِ مضمون صحیح ہونے کا بھی امکان ہے اور اس بات کا بھی کہ اس حدیث کی کوئی دوسری سند ایسی مل جائے جس میں وہ خرابی موجود نہ ہو جس کی وجہ سے اس حدیث کو موضوع قرار دینا پڑے۔

☆......☆......☆

مؤلف نے اپنے ذہن میں اس کام کا جو خاکہ بنا رکھا تھا، اس کے مطابق یہ کام ۱۵ مئی تک مکمل ہونا تھا، لیکن الحمد للہ! پروردگارِ عالم کی توفیق اور فضل و کرم سے صرف ۱۵ دن کے عرصے میں یہ کام ۱۷ ربیع الثانی بمطابق ۲۴ اپریل بروز جمعرات پایۂ تکمیل تک پہنچ گیا، اور آج ۲۷ اپریل کو اس کے مقدمے سے فراغت ہو رہی ہے، کتاب کے آخر میں مؤلف کے تین رسائل ''چہل حدیث، ثلاثیات بخاری اور معلوماتِ صحاح ستہ کو بھی افادۂ عام کے لئے شامل کر دیا گیا ہے۔''

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس مختصر سی کاوش کو نافع و مقبول فرمائے اور راقم الحروف کو قرآن و حدیث میں ہی اپنی زندگی بسر کرنے اور ختم کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

و یرحم اللہ عبدا قال آمینا

محمد ظفر

۲۰ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ

۲۷ اپریل ۲۰۰۸ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿باب الالف﴾

(۱) آخِرُ الطِّبِّ الْكَيُّ

ترجمہ: ''علاج کا آخری درجہ داغنا ہے۔''

(ماضی میں علاج کا ایک طریقہ یہ بھی رہا ہے کہ جسم کے جس حصے پر تکلیف ہوتی تھی اسے کسی گرم چیز سے داغ دیا کرتے تھے) یہ حدیث نہیں ہے بلکہ کسی کا کلام ہے جیسا کہ امام سخاوی رحمہ اللہ کے شاگرد ابن دیبع الیمانی نے اپنی کتاب مختصر المقاصد میں کہا ہے، اور حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کے مطابق اہل عرب میں یہ مثال ان لفظوں سے مشہور ہے ''آخر الدواء الکی''

---

(۲) آيَةٌ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ

ترجمہ: ''کتاب اللہ کی ایک آیت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کی آل سے بہتر ہے۔''

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس کی کوئی سند معلوم نہیں ہو سکی۔

---

(۳) اَلْأَنْبِيَاءُ قَادَةٌ، وَالْفُقَهَاءُ سَادَةٌ، وَ مُجَالَسَتُهُمْ زِيَادَةٌ

ترجمہ: ''انبیاء کرام علیہم السلام قائدین ہیں، فقہاء کرام سردار ہیں اور ان کی رفاقت نور علی نور ہے۔''

یہ روایت موضوع ہے جیسا کہ خلاصہ میں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) اَبُوْ حَنِیْفَۃَ سِرَاجُ اُمَّتِیْ

ترجمۃ: ''امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ میری امت کے چراغ ہیں۔''

تمام محدثین کا اس حدیث کے موضوع ہونے پر اتفاق ہے۔

---

(۵) اَبَی اللّٰہُ اِلَّا اَنْ یَّصِحَّ کِتَابُہٗ

ترجمۃ: ''اللہ تعالیٰ کو صرف یہی بات پسند ہے کہ اس کی کتاب صحیح رہے۔''

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اس حدیث کو نہیں پہچانتا۔

---

(۶) اَلْاَبْدَالُ مِنَ الْاَوْلِیَاءِ

ترجمۃ: ''ابدال بھی اولیاء ہی میں سے ہوتے ہیں۔''

یہ حدیث متعدد طرق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوعاً مروی ہے جو مختلف الفاظ سے ہونے کے باوجود سب کے سب ضعیف ہیں، جیسا کہ ابن دیبع نے ذکر کیا ہے، حافظ ابن صلاح فرماتے ہیں کہ ابدال سے متعلق سب سے زیادہ مضبوط روایت جو ہم تک پہنچی ہے وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا یہ ارشاد ہے کہ ابدال شام میں ہوتے ہیں، باقی ادباء، نجباء اور نقباء کے جو الفاظ ہمارے سامنے آتے ہیں وہ بعض صوفیاء کرام نے اولیاء کے درجات بیان کرتے ہوئے ذکر فرمائے ہیں، ان کا ثبوت کسی حدیث سے نہیں ملتا۔

البتہ امام زرکشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مسند احمد میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ایک روایت آتی ہے کہ اس امت میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ جیسے مضبوط ایمان کے تیس ابدال ہوں گے، ان میں سے جب کسی ایک کا انتقال ہوگا تو اس کی جگہ بدل کر اللہ تعالیٰ کسی اور کو مقرر فرما دیں گے (اور اسی وجہ سے انہیں ابدال کہا جاتا ہے) سند کے اعتبار سے یہ روایت درجۂ حسن کی ہے، اور حلیۃ الاولیاء میں اس کا ایک شاہد بھی موجود ہے جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے، نیز

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے متعدد شواہد موجود ہیں جو میں نے "التعقبات علی الموضوعات" میں بیان کر دیئے ہیں اور ایک مستقل رسالے میں الگ سے بھی انہیں ذکر کر دیا ہے۔

---

(۷) اِتَّخِذُوْا عِنْدَ الْفُقَرَاءِ اَیَادِیَ، فَاِنَّ لَهُمْ دَوْلَةً یَوْمَ الْقِیٰمَةِ، فَاِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ نَادٰی مُنَادٍ: سِیْرُوْا اِلَی الْفُقَرَاءِ، فَیَعْتَذِرُ اِلَیْهِمْ کَمَا یَعْتَذِرُ اَحَدُکُمْ اِلٰی اَخِیْهِ فِی الدُّنْیَا۔

ترجمہ: "فقراء پر احسان کرتے رہا کرو، کیونکہ قیامت کے دن ان ہی کی حکومت ہوگی، چنانچہ جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منادی آواز لگائے گا کہ فقراء کے پاس جاؤ، اور اللہ ان سے اسی طرح معذرت کرے گا جیسے دنیا میں تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے معذرت کرتا ہے۔"

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی کوئی اصلیت نہیں ہے، حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مضمون کی متعدد روایات نقل کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ یہ سب باطل ہے، اور امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا ان کے متعلق حکم گذر چکا جیسا کہ ابن دیبع نے ذکر کیا ہے۔

ہمارے شیخ المشائخ حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا ابتدائی حصہ ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے (اس لئے اسے مکمل طور پر موضوع قرار دینا مشکل ہے)

---

(۸) اِتَّقُوا الْبَرْدَ فَاِنَّهٗ قَتَلَ اَخَاکُمْ اَبَا الدَّرْدَاءِ

ترجمہ: "سردی سے بچا کرو کیونکہ اس ہی نے تمہارے بھائی ابودرداء کو قتل کیا ہے۔"

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے، اگر سنداً یہ حدیث موجود بھی ہو تب بھی محتاجِ تاویل ہے کیونکہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ تو نبی علیہ السلام کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد کافی عرصہ تک زندہ رہے ہیں۔ منوفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کی یہ تاویل کی جا سکتی ہے کہ نبی علیہ السلام نے مضارع کو ماضی سے تعبیر فرما دیا کیونکہ نبی علیہ السلام کی سچی پیشین گوئیوں کے مطابق بہت سے واقعات بعینہ اسی طرح پیش آئے ہیں جیسے نبی علیہ السلام نے خبر دی تھی۔

---

(۹) اِتَّقُوْا ذَوِی الْعَاھَاتِ

ترجمہ: ''آفات والوں سے بچو'' (جو لوگ کسی سماوی یا ارضی آفت کا شکار ہوں ان سے بے تکلف ہونے میں احتیاط کرو)۔

امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان الفاظ سے کوئی حدیث مجھے معلوم نہیں۔

---

(۱۰) اِتَّقُوْا مَوَاضِعَ التُّھَمِ

ترجمہ: ''تہمتوں کی جگہوں سے اجتناب کرو۔''

دراصل یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اس جملے کا مفہوم ہے کہ جو شخص تہمت کے راستوں پر چلتا ہے، اس پر تہمت لگا دی جاتی ہے جیسا کہ خرائطی نے مکارم الاخلاق میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ کے ساتھ اسے موقوفاً نقل کیا ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو تہمت کے مقام پر کھڑا کرتا ہے تو وہ اپنے ساتھ بدگمانی کرنے والے کو ملامت نہ کرے۔

---

(۱۱) اِتَّقِ شَرَّ مَنْ اَحْسَنْتَ اِلَیْہِ

ترجمہ: ''جس پر تم نے احسان کیا ہو، اس کے شر سے بچو۔''

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اس حدیث کو نہیں پہچانتا، البتہ یہ جملہ بعض اسلاف کے کلام کے مشابہہ معلوم ہوتا ہے، چنانچہ دینوری کی کتاب المجالسۃ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً منقول ہے کہ شریف آدمی توجہ طلب کرنے پر نرمی کرتا ہے اور کمینے آدمی کے ساتھ جب مہربانی کی جاتی ہے تو وہ قساوت کا مظاہرہ کرتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۲) اِحۡذَرُوۡا صُفۡرَ الۡوُجُوۡہِ فَاِنَّهٗ اِنۡ لَّمۡ یَکُنۡ مِنۡ عِلَّةٍ اَوۡ سَهۡرٍ فَاِنَّهٗ مِنۡ غِلٍّ فِیۡ قُلُوۡبِهِمۡ لِلۡمُسۡلِمِیۡنَ

ترجمہ: ''زرد رنگ کے چہروں والے لوگوں سے بچو کیونکہ اگر ان کی یہ رنگت بیماری یا بے خوابی کی وجہ سے نہ بھی ہو تب بھی یہ اس بات کی علامت ہے کہ ان کے دلوں میں مسلمانوں کے متعلق کوئی کھوٹ پایا جاتا ہے۔''

اس حدیث کو دیلمی نے اپنی مسند میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے، حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اس کی اصل پر مطلع نہیں ہو سکا، گوکہ ابن قیم نے اسے طب نبوی میں ذکر کیا ہے لیکن اس کی کوئی سند ذکر نہیں کی۔

---

(۱۳) اِجۡتِمَاعُ الۡخَضِرِ وَ اِلۡیَاسَ عَلَیۡهِمَا السَّلَامُ فِی الۡمَوَاسِمِ کُلَّ عَامٍ

ترجمہ: ''حضرت خضر اور حضرت الیاس علیہما السلام کا ہر سال موسم حج میں اکٹھا ہونا۔''

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس سلسلے میں کوئی حدیث ثابت نہیں ہے، شاید حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مراد صحیح حدیث کا عدم ثبوت ہے ورنہ عقیلی اور دارقطنی نے افراد میں اور ابن عساکر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی علیہ السلام کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ حضرت خضر اور حضرت الیاس علیہما السلام ہر سال موسم حج میں ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں اور ایک دوسرے کا سر مونڈتے ہیں اور ان کلمات پر ایک دوسرے سے جدا ہو جاتے ہیں جیسا کہ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ذکر کیا ہے۔

"بسم اللّٰہ، ماشاء اللّٰہ، لا یسوق الخیر الا اللّٰہ، ماشاء اللّٰہ، لا یصرف السوء الا اللّٰہ، ماشاء اللّٰہ، ماکان من نعمة فمن اللّٰہ، ماشاء اللّٰہ لاحول ولاقوة الا باللّٰہ"

---

(۱۴) اِجۡتَمِعُوۡا وَارۡفَعُوۡا اَیۡدِیَکُمۡ، فَاجۡتَمَعۡنَا وَرَفَعۡنَا اَیۡدِیَنَا ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغۡفِرۡ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِلْمُعَلِّمِيْنَ ثَلَاثًا كَيْلَا يَذْهَبَ الْقُرْآنُ، وَ اَعِزَّ الْعُلَمَاءَ كَيْلَا يَذْهَبَ الدِّيْنُ

ترجمہ: ''ایک مرتبہ نبی علیہ السلام نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ جمع ہو جاؤ اور اپنے ہاتھ دعا کے لئے بلند کرو، ہم جمع ہو گئے اور ہم نے اپنے ہاتھ بلند کر لئے، پھر نبی علیہ السلام نے تین مرتبہ یہ دعا فرمائی کہ اے اللہ! معلمین کو بخش دے تا کہ قرآن ضائع نہ ہو جائے اور علماء کو عزتیں عطاء فرما تا کہ دین ضائع نہ ہو جائے۔''

یہ حدیث موضوع ہے، اسی طرح یہ حدیث بھی موضوع ہے کہ اے اللہ! معلمین کو بخش دے، ان کی عمریں لمبی کر دے اور ان کی کمائی میں برکت عطا فرما جیسا کہ اللآلی المصنوعۃ میں ہے۔

---

(۱۵) اِحْيَاءُ اَبَوَيْهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

ترجمہ: ''نبی علیہ السلام کے والدین کا زندہ ہونا۔''

اس موضوع کی روایات من گھڑت ہیں جیسا کہ ابن دحیہ فرماتے ہیں اور میں نے اس مسئلہ میں ایک مستقل رسالہ بھی لکھا ہے۔

---

(۱۶) اِخْتِلَافُ اُمَّتِيْ رَحْمَةٌ

ترجمہ: ''میری امت کا اختلاف بھی رحمت ہے۔''

اکثر ائمہ کا یہ خیال ہے کہ اس روایت کی کوئی اصل نہیں ہے، لیکن امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے ''غریب الحدیث'' میں طرد اللباب ذکر کیا ہے کہ میرے خیال میں اس حدیث کی اصل موجود ہے، اور علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو نصر المقدسی نے ''الحجۃ'' میں ذکر کیا ہے اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے بغیر سند کے ''الرسالۃ الاشعریۃ'' میں اور امام حلیمی، قاضی حسین اور امام الحرمین وغیرہم نے بھی اس کی تخریج کی ہے، عین ممکن ہے کہ یہ روایت حفاظ حدیث کی ان کتابوں میں موجود ہو جو ہم تک نہیں پہنچیں۔ واللہ اعلم

امام زرکشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی تخریج نصر المقدسی نے اپنی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب ''الحجۃ'' میں مرفوعاً کی ہے، امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''المدخل'' میں اسے قاسم بن محمد کے قول کے طور پر ذکر کیا ہے اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول ذکر کیا ہے کہ مجھے اس بات کی کوئی خواہش نہیں ہے کہ کاش! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان اختلاف نہ ہوتا، اس لئے کہ اگر ان کے درمیان اختلاف نہ ہوتا تو گنجائش اور رخصت کہاں سے نکلتی؟

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی مراد احکام و مسائل میں اختلاف ہے، جب کہ بعض حضرات کی رائے صنعت و حرفت میں اختلاف مراد ہے، جب کہ مسند فردوس دیلمی میں سنداً حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ میرے صحابہ کا اختلاف تمہارے لئے رحمت ہے۔

ابن سعد نے اپنی کتاب ''طبقات'' میں حضرت قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اختلاف باہمی لوگوں کے لئے رحمت تھا، جس کا مفہوم یہ ہے کہ اس امت کے علاوہ دوسری امتوں کا اختلاف زحمت اور باعث عذاب تھا، اس کی تائید ان روایات سے بھی ہوتی ہے جن کے الفاظ تو اگرچہ مختلف ہیں لیکن معنی اور مفہوم میں اختلاف نہیں ہے اور وہ یہ کہ میری امت کبھی گمراہی پر جمع نہیں ہوگی، اس حدیث کو ابن ابی عاصم نے ''السنۃ'' میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے جب کہ امام ترمذی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے اس حدیث کو ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس امت کو کبھی بھی گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا، مستدرک حاکم میں اس پر یہ اضافہ بھی ہے کہ اللہ کی طاقت ہمیشہ جماعت کے شامل حال رہتی ہے، جب کہ مسند احمد اور طبرانی کی معجم کبیر میں حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ایک حدیث میں منقول ہے کہ میں نے اپنے رب سے یہ درخواست کی کہ میری امت کو کبھی گمراہی پر جمع نہ کیا جائے تو اللہ نے میری یہ درخواست قبول فرمالی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۷) اَخِّرُوْ هُنَّ حَيْثُ اَخَّرَهُنَّ اللّٰهُ

ترجمہ: ''عورتوں کو پیچھے رکھا کرو، جیسا کہ اللہ نے انہیں پیچھے رکھا ہے۔''

ہدایہ میں ہے کہ یہ حدیث مشہور ہے لیکن علامہ ابن ہمام فرماتے ہیں کہ شہرت تو بڑی دور کی بات، یہ حدیث ثابت ہی نہیں ہے، صحیح بات یہ ہے کہ یہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

---

(۱۸) اَخْفُوا الْخِتَانَ وَ اَعْلِنُوا النِّكَاحَ

ترجمہ: ''ختنہ چھپا کر کیا کرو اور نکاح کا اعلان کیا کرو۔''

حافظ سخاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کی کوئی اصلیت نہیں ہے (پہلے جملے کی) بلکہ اس کے برعکس متعدد روایات سے ختنہ کا اعلان کرنے کا ثبوت ملتا ہے۔

---

(۱۹) اِذَا اَرَدْتُ اَنْ اُخَرِّبَ الدُّنْيَا بَدَاْتُ بِبَيْتِي فَخَرَّبْتُهُ ثُمَّ اُخَرِّبُ الدُّنْيَا

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب میں دنیا کو تباہ کرنے کا ارادہ کروں گا تو اپنے گھر سے اس کا آغاز کروں گا، اس کے بعد ساری دنیا کو تباہ کر دوں گا۔''

حافظ عراقی ''احیاء العلوم'' کی احادیث کی تخریج میں فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے۔

---

(۲۰) اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّنْزِلَ اِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا نَزَلَ عَنْ عَرْشِهٖ بِذَاتِهٖ

ترجمہ: ''جب اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول اجلال کا ارادہ فرماتے ہیں تو اپنی ذات کے ساتھ عرش سے اترتے ہیں (گویا اللہ کا جسم ہے)۔''

اس حدیث کو حدیث کہنے والا دجال و کذاب ہے۔

---

(۲۱) اِذَا اَكَلْتُمْ فَافْضُلُوْا

ترجمہ: ''جب تم کھانا کھایا کرو تو کچھ بچا بھی لیا کرو۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر کچھ بھی کلام نہیں فرمایا، ابن دیبع فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی تردید صحیح بخاری کی اس روایت سے ہوتی ہے جس میں پیالے اور پلیٹ کو صاف کرنے کا حکم آیا ہے۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ البتہ اس کی موافقت میں دو حدیثیں مل جاتی ہیں، ایک تو یہ حدیث کہ اس کھانے اور پینے میں کوئی خیر و برکت نہیں جس میں سے کچھ نہ بچے، اس حدیث کو قاضی عیاض نے ذکر کیا ہے اور دوسری یہ حدیث کہ جب تم کچھ پیا کرو تو اس کا جھوٹا بنایا کرو (کچھ چھوڑ دیا کرو) اس حدیث کو قاضی عیاض اور امام ابن اثیر نے نقل کیا ہے اس لئے ان دونوں قسم کی روایات میں تطبیق دی جائے گی اور وہ اس طرح کہ برتن کو صاف کر لینا جائز ہے اور اس میں کچھ باقی چھوڑ دینا افضل ہے، لیکن وہ اتنا ہو کہ جس سے بعد میں کوئی دوسرا فائدہ اٹھا سکے ورنہ اسے صاف کر لینا ہی افضل ہے جیسا کہ یہ جملہ مشہور ہے "بقوا اونقوا" یعنی باقی رکھو یا صاف کرلو۔

---

(۲۲) اِذَا جِئْتَ یَا مُعَاذُ اَرْضَ الْحَصِیْبِ یَعْنِیْ مِنَ الْیَمَنِ فَهَرْوِلْ، فَاِنَّ فِیْهَا الْحُوْرَ الْعِیْنَ

ترجمہ: "اے معاذ! جب تم یمن سے ارض حصیب کی طرف آؤ تو دوڑ کر آؤ، کیونکہ وہاں حور عین رہتی ہے۔"

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اس حدیث کو نہیں پہچانتا، اور منوفی کہتے ہیں کہ اس پر موضوع ہونے کا حکم لگانا بالکل واضح اور بدیہی ہے۔

---

(۲۳) اِذَا جَلَسَ الْمُتَعَلِّمُ بَیْنَ یَدَیِ الْعَالِمِ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِ سَبْعِیْنَ بَابًا مِنَ الرَّحْمَةِ، وَ لَا یَقُوْمُ مِنْ عِنْدِهٖ اِلَّا کَیَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ، وَ اَعْطَاهُ اللّٰهُ بِکُلِّ حَرْفٍ ثَوَابَ سِتِّیْنَ شَهِیْدًا، وَ کَتَبَ اللّٰهُ بِکُلِّ حَدِیْثٍ عِبَادَةَ سَنَةٍ۔

ترجمہ: "جب کوئی طالب علم کسی عالم کے سامنے آکر بیٹھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحمت کے ستر دروازے کھول دیتا ہے اور جب وہ اس کے پاس سے اٹھ کر جاتا ہے تو ایسے ہو کر جاتا ہے جیسے اس کی ماں نے اسے آج ہی جنم دیا ہو اور اللہ تعالیٰ ہر حرف پر اسے ساٹھ شہیدوں کا ثواب عطاء فرماتے ہیں اور ہر حدیث پر ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھ دیتے ہیں۔''

یہ حدیث موضوع ہے جیسا کہ ''الذیل'' میں ہے۔

---

(۲٤) اِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَالْعِشَاءُ فَابْدَءُ وْا بِالْعَشَاءِ

ترجمہ: ''جب رات کا کھانا اور نماز عشاء ایک ہی وقت میں اکٹھے ہو جائیں تو پہلے کھانا کھالو۔''

حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ الفاظِ مذکورہ کے ساتھ کتب حدیث میں اس کی کوئی اصلیت نہیں ہے، البتہ اس کا نفس مضمون صحیحین کی حدیث سے ثابت ہے جس میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ جب رات کا کھانا پیش کر دیا جائے اور نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانے سے فارغ ہو جاؤ، اور علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو مصنف ابن ابی شیبہ کی طرف منسوب کرنے والوں کو وہم ہو گیا ہے، حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اس موقع پر سبقت قلم ہو گئی ہے اور انہوں نے اسے ابن ابی شیبہ کی طرف منسوب کر دیا ہے۔

---

(۲۵) اِذَا ذُکِرَ الصَّالِحُوْنَ فَحَیَّھَلاً بِعُمَرَ

ترجمہ: ''جب نیک لوگوں کا تذکرہ ہو تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا بھی تذکرہ کرو۔''

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے ''الاکمال'' میں اسے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے طور پر ذکر کیا ہے اور امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ کی رائے بھی یہی ہے، جب کہ حافظ عراقی کے ''الذخیرہ'' میں کلام سے بظاہر اس کا حدیث ہونا ثابت ہوتا ہے، عین ممکن ہے کہ اس سے ان کی مراد حدیث موقوف ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۶) اِذَا رَأَیْتَ الْقَارِیَٔ یَلُوْذُ بِالسُّلْطَانِ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لِصٌّ، وَ اِذَا رَاَیْتَهٗ یَلُوْذُ بِالْاَغْنِیَآءِ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ مُرَاءٍ، وَ اِیَّاكَ اَنْ تَخْدَعَ ....

ترجمہ: ''جب تم کسی قاری کو دیکھو کہ وہ کسی بادشاہ سے فائدہ حاصل کر رہا ہے تو سمجھ لو کہ وہ چور ہے، اور جب تم اسے مالداروں سے فائدہ حاصل کرتے ہوئے دیکھو تو سمجھ لو کہ وہ ریاکار ہے، اپنے آپ کو دھوکہ دہی سے بچاؤ کہ لوگ یہ کہیں کہ فلاں قاری صاحب ظلم کو دور کر رہے ہیں اور مظلوم کا دفاع کر رہے ہیں (حالانکہ درحقیقت اپنے مفادات کا دفاع کر رہے ہیں) یہ شیطان کا دھوکہ ہے اور اس نے قراء کو اس مقصد کے لئے اپنا زینہ بنا رکھا ہے۔''

یہ حدیث نہیں ہے بلکہ امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کا قول ہے، اسی طرح یہ بھی امام سفیان ثوری رحمہ اللہ ہی کا قول ہے کہ جب میں کسی ایسے آدمی سے ملتا ہوں جو مجھے اچھا نہیں لگتا اور وہ مجھ سے میری خیریت دریافت کرتا ہے تو میرا دل اس کے لئے نرم ہو جاتا ہے، اب جو آدمی کسی کا کھانا کھائے اور اس کے قالینوں کو روندے اس کے دل میں ان کے لئے نرمی پیدا نہ ہو یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ اسی وجہ سے روایات میں یہ دعا وارد ہوئی ہے کہ اے اللہ! کسی فاجر آدمی کے پاس میرے لئے کسی نعمت کو نہ رکھئے کہ میرا دل اس کی طرف مائل ہو جائے، اسی طرح اس سلسلے کا ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ انتہائی بری اور قبیح بات ہوگی کہ لوگ کسی عالم کے پاس جائیں اور پتہ چلے کہ وہ فلاں امیر سے ملنے کے لئے گئے ہوئے ہیں، اسی طرح ایک قول یہ بھی ہے:

"بئس الفقیه علی باب الامیر، و نعم الامیر علی باب الفقیه"

''وہ عالم بہت برا ہے جو کسی امیر کے دروازے پر جائے اور وہ امیر بہت اچھا ہے جو کسی عالم کے دروازے پر جائے۔''

---

(۲۷) اِذَا صَدَقَتِ الْمَحَبَّةُ سَقَطَتْ شُرُوْطُ الْاَدَبِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ’’جب محبت صادق ہو تو ادب کی شرائط خود بخود ختم ہو جاتی ہیں۔‘‘

ابن دیبع فرماتے ہیں کہ یہ حدیث نہیں ہے بلکہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے جیسا کہ رسالہ قشیریہ میں ہے۔

---

(۲۸) اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَعَمِّمُوْا

ترجمہ: ’’جب تم مجھ پر درود پڑھا کرو تو اس میں تعمیم کیا کرو (میرے ساتھ اس درود میں دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام اور میرے آل و اصحاب کو بھی شامل کر لیا کرو)۔‘‘

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ان الفاظ کے ساتھ کسی حدیث سے واقف نہیں ہوں۔

---

(۲۹) اِذَا كَانَ الْفَيُّ ذِرَاعًا وَ نِصْفًا اِلٰى ذِرَاعَيْنِ فَصَلُّوا الظُّهر

ترجمہ: ’’جب سورج کا سایہ دو کی نسبت ڈیڑھ ہاتھ ہو جائے تو ظہر کی نماز پڑھ سکتے ہو (یہ مثل اور مثلین کے درمیان ایک تیسری من گھڑت شق ہے)۔‘‘

یہ حدیث باطل ہے۔

---

(۳۰) اِذَا كَبُرَ وَلَدُكَ فاخِهِ

ترجمہ: ’’جب تمہارا بیٹا بڑا ہو جائے تو اس کی کسی سے مواخات کرا دو۔‘‘

یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ وارد نہیں ہوئی، البتہ طبرانی، ابونعیم اور دارقطنی نے یہ روایت مرفوعاً نقل کی ہے کہ بچہ سات سال تک (اپنی مرضی اور آزادانہ زندگی گذارنے کی وجہ سے) سردار اور امیر ہوتا ہے، اور سات سال تک غلام اور اسیر ہوتا ہے اور سات سال تک بھائی اور وزیر ہوتا ہے، لیکن اس کی سند ضعیف ہے۔

---

(۳۱) اِذَا كُنْتَ عَلَى الْمَاءِ فَلَا تَبْخَلْ بِالْمَاءِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ترجمہ: ''جب تمہارے پاس پانی موجود ہو تو اس میں بخل اور کنجوسی مت کرو۔''

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اس حدیث سے واقف نہیں ہوں۔

---

(۳۲) اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ فَامْقُلُوْہُ ثُمَّ انْقُلُوْہُ

ترجمہ: ''جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر پڑے تو اسے اس میں ڈبو دو، پھر نکال دو۔''

یہ حدیث ''فامقلوہ'' تک تو صحیح ہے، لیکن ''ثم انقلوہ'' کا لفظ زائد اور من گھڑت ہے جیسا کہ ''المغرب'' میں ہے۔

---

(۳۳) اَرْبَعٌ لَا یَشْبَعْنَ مِنْ اَرْبَعٍ، اَرْضٌ مِنْ مَطَرٍ، وَ اُنْثٰی مِنْ ذَکَرٍ، وَ عَیْنٌ مِنْ نَظَرٍ، وَ عَالِمٌ مِنْ عِلْمٍ۔

ترجمہ: ''چار چیزیں چار چیزوں سے سیراب نہیں ہوتیں، زمین بارش سے، عورت مرد سے، آنکھ دیکھنے سے اور عالم علم سے (یعنی یہ چیزیں جتنی بھی زیادہ ہوں پھر بھی ناکافی ثابت ہوتی ہیں)۔''

یہ حدیث موضوع ہے جیسا کہ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے، حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام حاکم نے تاریخ نیشاپور میں اور ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء میں اسے سلیمان تیمی کی حدیث کے حوالے سے نقل کیا ہے جو کہ وضع حدیث اور کذب میں متہم ہے، امام زرکشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو ابن عدی نے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اسے منکر قرار دیا ہے، منوفی کہتے ہیں کہ مشہور قول کے مطابق یہ جملہ حکماء کے کلام کے مشابہ ہے۔

---

(۳۴) اَلْاَرْضُ فِی الْبَحْرِ کَالْاِصْطَبْلِ فِی الْبَرِّ

ترجمہ: ''سمندر کے مقابلے میں زمین کی مثال ایسی ہی ہے جیسے خشکی میں گھوڑوں کا اصطبل۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی کوئی اصل نہیں مل سکی۔

---

(۳۵) اَلْأَرَضُوْنَ سَبْعٌ، فِيْ كُلِّ اَرْضٍ نَبِيٌّ كَنَبِيِّكُمْ

ترجمہ: ”زمینیں سات ہیں اور ہر طبقہ زمین میں تمہارے نبی کی طرح ایک نبی ہوتا ہے۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس قسم کی بات نقل کی گئی ہے، جسے حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے ابن جریر کی طرف منسوب کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ اگر اس کی سند صحیح ہو تب بھی اسے اسرائیلیات پر محمول کیا جائے گا اور اس نوعیت کی جتنی بھی چیزیں ہیں اگر سند صحیح سے ثابت نہ ہوں تو وہ رد کر دی جائیں گی۔

---

(۳۶) اَلْأَرْضُ الْمُقَدَّسَةُ لَا تُقَدِّسُ اَحَدًا، اِنَّمَا يُقَدِّسُ الْاِنْسَانَ عَمَلُهٗ

ترجمہ: ”ارض مقدس کسی کو مقدس نہیں بناتی، انسان کو اس کے اعمال مقدس بناتے ہیں۔“

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے مؤطا میں یحییٰ بن سعید کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ ارض مقدس چلے آؤ، اس پر انہوں نے یہ جواب لکھا، گویا یہ روایت موقوف ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس میں انقطاع بھی پایا جاتا ہے، اور ابن ملک نے شرح خطبۃ المشارق میں لکھا ہے کہ میرے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے مشائخ کے حوالے سے نقل کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ جو شخص مکہ مکرمہ میں مدفون ہو جائے لیکن وہ اس مقام و مرتبہ کے لائق نہ ہو (کہ مکہ مکرمہ میں دفن ہو سکے) تو فرشتے اسے وہاں سے کسی دوسری جگہ منتقل کر دیتے ہیں لیکن روایۃً مجھے اس کا کوئی حوالہ نہیں ملا۔

---

(۳۷) اِسْتَفْتِحُوْا بِالصَّدَقَاتِ اَوْ بِقَضَاءِ الدَّيْنِ

ترجمہ: ”صدقات یا اداءِ قرض کے ذریعے اللہ سے فتح مندی طلب کیا کرو (اداءِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرض یا صدقہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ دشمنوں پر فتح کے دروازے کھول دیتے ہیں یا انسان کے لیے مشکلات میں کشادگی کا دروازہ کھول دیتے ہیں)۔"

یہ لوگوں کی زبانوں پر مروج تو ہے لیکن ان الفاظ کے ساتھ مجھے کوئی حدیث نہیں ملی، جیسا کہ ابن دیبع نے ذکر کیا ہے۔

---

(۳۸) اَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ: "میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا پیغمبر ہوں۔"

امام رافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ بات منقول ہو کر ہم تک پہنچی ہے کہ نبی علیہ السلام تشہد میں "اشهد انی رسول الله" کہتے تھے، لیکن حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کی کوئی اصل نہیں ہے، اور تشہد کے الفاظ متواتر ہیں جس میں "اشهد ان محمدا رسول الله" یا "اشهدان محمدا عبده و رسوله" کے الفاظ صراحۃً موجود ہیں، البتہ تشہد کے علاوہ دیگر مواقع پر ایسا کہنا ثابت ہے جیسا کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل حدیث میں ہے، اسی طرح جب حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر یہ خوشخبری سنائی کہ ان کے والد کا قرض بھی ادا ہو گیا ہے اور آپ کی دعا کی برکت سے کچھ بچ بھی گیا ہے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا پیغمبر ہوں۔

---

(۳۹) اِكْرَامُ الْمَيِّتِ دَفْنُهٗ

ترجمہ: "میت کا اکرام یہی ہے کہ اسے دفن کر دیا جائے۔"

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سند مرفوع کے ساتھ میں اس حدیث سے واقف نہیں ہوں، ابن ابی الدنیا نے ایوب سختیانی کی سند سے نقل کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ کہا جاتا تھا میت کا اکرام اس کے اہل خانہ کے ذمے یہی ہے کہ اسے اس کی آخری آرام گاہ تک جلد پہنچا دیا جائے، اور اس کی شہادت میں وہ روایت پیش کی جاتی ہے جس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں وارد ہوا ہے کہ جنازے کو جلدی لے کر جایا کرو۔

نیز انہوں نے فرمایا کہ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے میت کو جلدی لے جانے کے استحباب پر ایک باب باندھا ہے اور اس میں وہ روایت ذکر کی ہے جو امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند سے مرفوعاً نقل کی ہے کہ مسلمان کی نعش کو اس کے گھر والوں میں روکے رکھنا مناسب نہیں ہے، اسی طرح طبرانی میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعا مروی ہے کہ جب تم میں سے کسی کا انتقال ہو جائے تو اسے روک کر نہ رکھو بلکہ اسے جلد اس کی قبر تک پہنچا دو، اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص صبح کے وقت فوت ہو جائے تو اسے اتنی جلدی دفن کر دینا چاہئے کہ قیلولے کے وقت وہ قبر میں ہو، اور اگر دوسرے پہر میں فوت ہو جائے تو اس کی رات قبر میں گزرنی چاہئے۔

اس کے بعد حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اہلِ مکہ اس حکم سے تغافل برتتے ہیں اور اکثر اپنے مُردوں کو ظہر کے بعد یا صبح تسبیح کے وقت لے کر آتے ہیں حالانکہ وہ ان دونوں وقتوں سے بہت پہلے کا فوت ہو چکا ہوتا ہے اور وہ اسے لے کر خانہ کعبہ کے پاس رکھ دیتے ہیں اور نماز فجر یا نماز عصر کے بعد اس کی نماز جنازہ ادا کرتے ہیں۔

امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے اس انکار میں سچے ہیں اور خود ہمارے شیخ عارف باللہ محمد بن عراق اہل مکہ کے اس عمل پر نکیر فرماتے تھے لیکن میری رائے یہ ہے کہ اہل مکہ کی یہ تاخیر اس عذر کی وجہ سے تھی کہ ان نمازوں میں مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد موجود ہوتی ہے جس کی وجہ سے شرکاء جنازہ کی تعداد بھی بڑھ جاتی ہے خاص طور پر گرمی کے موسم میں، اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے صحیح سند کے ساتھ مرفوعاً مروی ہے کہ مسلمان جس چیز کو اچھا سمجھیں، وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھی ہوتی ہے (یہ روایت موقوفاً بھی مروی ہے)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٤٠) اَکْرِمُوا الْخُبْزَ

ترجمہ: ''روٹی کا اکرام اور توقیر کیا کرو (بے عزتی نہ کیا کرو کہ پاؤں میں رکھ دیا یا کسی ایسی جگہ رکھ دیا جہاں اسے رکھنا مناسب نہ تھا)۔''

یہ حدیث متعدد اسناد سے مروی ہے لیکن سب میں ضعف و اضطراب پایا جاتا ہے گو کسی میں کم اور کسی میں زیادہ، حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس پر موضوع ہونے کا حکم نہیں لگایا جا سکتا بالخصوص جب کہ مستدرک حاکم میں بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس مضمون کی روایت انہی الفاظ کے ساتھ مروی ہے۔ علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مستدرک کی یہ روایت اس حدیث کے لئے شاہد صالح ہے، نیز ہماری تحقیق کے مطابق اس حدیث کو امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی معجم الصحابہ میں نقل کیا ہے جس کے آخر میں یہ اضافہ بھی ہے کہ اللہ نے روٹی کو آسمانی برکات کا حصہ بنا کر نازل کیا ہے۔

---

(٤١) اَکْرِمُوا الشُّهُوْدَ، فَاِنَّ اللّٰهَ يَسْتَخْرِجُ بِهِمُ الْحُقُوْقَ، وَ يَدْفَعُ بِهِمُ الظُّلْمَ۔

ترجمہ: ''گواہوں کا اکرام کیا کرو، اس لئے کہ ان ہی کے ذریعے اللہ حقوق نکلواتا ہے اور ظلم کو دور کرتا ہے۔''

امام عقیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غیر محفوظ ہے بلکہ صغانی نے تو اس کے موضوع ہونے کی تصریح کی ہے۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دیلمی نے اسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے جب کہ میری رائے یہ ہے کہ امام حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے جیسا کہ حافظ عراقی نے احیاء العلوم کی تخریج احادیث میں فرمایا ہے اسی طرح خود امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کی موضوع قرار دی ہوئی روایات میں اس کے موضوع ہونے کی تردید کی ہے، اور امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی امام حاکم پر تعقب کی بجائے سکوت اختیار کیا ہے۔

---

(٤٢) اَکْلُ الطِّيْنِ حَرَامٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ''ہر مسلمان پر مٹی کھانا حرام ہے۔''

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس سلسلے میں متعدد احادیث مروی ہیں لیکن ان میں سے کوئی بھی صحیح نہیں ہے، دیگر محدثین کرام کی رائے بھی یہی ہے اور حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی بات ذکر فرمائی ہے، امام زرکشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس موضوع پر ایک چھوٹا سا رسالہ بھی لکھا گیا ہے لیکن اس کی احادیث صحیح نہیں ہیں۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کسی حدیث کے صحیح نہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ حسن یا کم از کم درجہ ضعف تک بھی نہ پہنچ سکے، یہی وجہ ہے کہ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے جامع صغیر میں طبرانی کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث مرفوعاً نقل کی ہے کہ جو شخص مٹی کھاتا ہے وہ اپنے قتل پر خود اپنی مدد کرتا ہے (خودکشی کی راہ اختیار کرتا ہے)

---

(۴۳) اَکْلُ الْھَرِیْسَةِ

ترجمہ: ''ہریسہ کھانے سے متعلق روایات'' (موضوع ہیں)۔

''المختصر'' میں ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا میں نے جبریل سے قوت باہ کی کمزوری کی شکایت کی تو انہوں نے مجھے ہریسہ کھانے کا حکم دیا، اس حدیث کی تمام اسناد موضوع ہیں، جب کہ بعض حضرات نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے، باقی رہی یہ روایت ''کہ ایک مرتبہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے نبی علیہ السلام سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! کیا آپ کے پاس جنت کا کوئی کھانا لایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں! میرے پاس ہریسہ لایا گیا جسے کھانے کے بعد میری قوت میں چالیس مردوں کی طاقت کے برابر اضافہ ہو گیا، اس کے بعد حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا یہ معمول بن گیا کہ وہ ہمیشہ کھانے کا آغاز ہریسے سے کرتے تھے'' تو اسے محمد بن حجاج اللخمی نے وضع کیا ہے کیونکہ یہ خود بہت ہریسہ کھاتا تھا اور اس حدیث کی اکثر اسناد کا دارومدار اسی پر ہے جس سے بعد میں کچھ کذاب راویوں نے چرا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر اسے آگے بیان کر دیا۔

بعض حضرات نے اس کی ایک دوسری سند بھی ذکر کی ہے لیکن اس میں مرکزی راوی ابراہیم ہے جس کے متعلق ازدی نے کہا ہے کہ وہ ساقط الاعتبار ہے، اسی طرح شمائل ترمذی کی وہ شرح جو علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھی ہے، اس میں طبرانی کی ''الاوسط'' سے یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ جبریل نے مجھے ہریسہ کھلایا تاکہ قیام اللیل میں مجھے طاقت مل جائے، لیکن علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے موضوع کہہ کر رد کر دیا ہے۔

---

(٤٤) اَلإِعَادَةُ سَعَادَةٌ

ترجمہ: ''کلام کو بار بار لوٹانا سعادت ہے۔''

ان الفاظ کے ساتھ مجھے کوئی حدیث نہیں ملی، یہ ابن دیبع کا قول ہے لیکن ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عوام میں اس کے برعکس یہ بات مشہور ہے کہ افادہ (لوگوں کو فائدہ پہنچانا اور مفید کلام کرنا) اعادہ (بار بار لوٹانے) سے بہتر ہے، جب کہ شمائل ترمذی میں یہ روایت آتی ہے کہ نبی علیہ السلام بات کو اچھی طرح سمجھانے کے لئے تین مرتبہ اپنی بات کو دہرایا کرتے تھے (اس لئے اسے موضوع قرار دینا مشکل ہے)۔

---

(٤٥) اَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ اَحْمَزُهَا

ترجمہ: ''افضل ترین عبادت وہ ہے جو انسان کو سب سے زیادہ تھکا دے۔''

امام زرکشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غیر معروف ہے اور علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر سکوت کیا ہے، اور ابن قیم نے شرح المنازل میں فرمایا ہے کہ اس کی کوئی اصل نہیں ہے، ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ معنی کے اعتبار سے یہ حدیث صحیح ہے اور اس کی دلیل صحیحین کی وہ روایت ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ''الأجر بقدر التعب''

---

(٤٦) اَكْثَرُ اَهْلِ الْجَنَّةِ الْبُلْهُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ''اکثر اہل جنت بھولے بھالے ہوں گے (جنت میں داخل ہونے والوں میں دانشوروں سے زیادہ بھولے بھالے لوگ ہوں گے)۔''

بزار نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے اور امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح، جب کہ بعض روایات میں اس کے آخر میں یہ الفاظ بھی ہے کہ علیین اہلِ عقل و دانش کے لئے ہے لیکن اس کی کوئی اصل نہیں ہے جیسا کہ حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے بلکہ احمد بن ابی الحواری کے کلام سے اس کا ادراج کیا گیا ہے، ابن عدی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث منکر ہے۔

پھر اس حدیث کی مراد متعین کرتے ہوئے بعض حضرات یہ فرماتے ہیں کہ بھولے بھالے لوگوں سے مراد دنیوی معاملات میں ہیں، دینی معاملات میں نہیں کیونکہ ان میں تو انسان کو ان دنیاداروں کی نسبت زیادہ سمجھدار ہونا چاہئے جن کے متعلق قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے:

"یعلمون ظاهرا من الحیوۃ الدنیا و هم عن الآخرۃ هم غفلون"

''وہ ظاہری دنیاوی زندگی کو جانتے ہیں لیکن آخرت سے غافل ہیں۔''

حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دل غیر اللہ کی طرف متوجہ اور لہو ولعب کا شکار ہیں، لیکن ظاہر ہے کہ اکثریت کی رائے یہ نہیں ہے بلکہ اس سلسلے میں زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ بھولے بھالے لوگوں سے مراد دیہاتی اور گاؤں پنڈ کے رہنے والے ہیں، نیز اس کا مصداق وہ لوگ ہیں جو اپنے دین میں پختہ اور ثابت قدم ہیں اور اپنے یقین میں کسی تزلزل کا شکار نہیں ہوتے۔

بعض محقق صوفیاء نے اس کا مصداق ان لوگوں کو قرار دیا ہے جو جنت اور اس کی نعمتوں پر قانع ہوں گے، نہایہ میں ہے کہ اس حدیث میں "بلہ" کا جو لفظ آیا ہے وہ "ابلہ" کی جمع ہے اور اس کا اطلاق لغۃً اس شخص پر ہوتا ہے جو شر سے غافل اور فطرتاً نیک ہو، بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اس کا اطلاق ان لوگوں پر ہوتا ہے جن پر سلامتیِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قلب اور لوگوں کے ساتھ حسن ظن کا غلبہ ہو اور وہ دنیاوی معاملات سے بے خبر ہونے کی وجہ سے اس کی چالاکیوں سے ناواقف ہوں، اور اپنی آخرت کی طرف متوجہ ہو کر ان چیزوں سے منہ موڑ چکے ہوں، اسی لئے انہیں اہل جنت میں اکثریت کا حقدار قرار دیا گیا ہے، باقی "ابلہ" کا یہ معنی کہ جس میں عقل نام کی کوئی چیز ہی نہ ہو یعنی بیوقوف تو حدیث میں وہ معنی مراد نہیں ہے۔

---

(٤٧) اَلْسِنَةُ الْخَلْقِ اَقْلَامُ الْحَقِّ

ترجمہ: "زبانِ خلق قلمِ حق ہے۔"

ابن دیبع فرماتے ہیں کہ اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

---

(٤٨) اَللّٰهُمَّ اَيِّدِ الْإِسْلَامَ بِاَحَدِ الْعُمَرَيْنِ

ترجمہ: "اے اللہ! اسلام کی دو میں سے ایک عمر کے ذریعے تائید فرما۔"

اس حدیث کی ان الفاظ کے ساتھ کوئی اصلیت نہیں ہے، عُمران کا لفظ تغلیباً عمرو بن ہشام پر بھی بول دیا گیا ہے جسے زمانہء جاہلیت میں ابوالحکم کے لقب سے پکارا جاتا تھا، بعد میں نبی علیہ السلام نے اسے "ابوجہل" سے تبدیل کر دیا، باقی مضمونِ حدیث حدیث صحیح اور ثابت ہے چنانچہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے اسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل کیا ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں

"اللهم ايد الاسلام باحب هذين الرجلين اليك بابى جهل او بعمر بن الخطاب"

اور بعض روایات میں یہ الفاظ آتے ہیں

"اللهم اعز الاسلام بعمر"

ان دونوں میں تطبیق کی صورت یہ ہے کہ پہلے نبی علیہ السلام نے پہلی دعا فرمائی ہوگی اور جب وحی الٰہی کے ذریعے معلوم ہو گیا کہ ابوجہل اسلام قبول نہیں کرے گا تو آپ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ نے خصوصیت کے ساتھ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حق میں دعا فرمائی جو قبول ہو گئی۔

---

(۴۹) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نَبِیٍّ قَبَّلَكَ

ترجمہ: ”اے اللہ! اس پیغمبر پر رحمتوں کا نزول فرما جس نے تجھے بوسہ دیا۔“

عوام حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے یہ دعا پڑھتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں اور نہ ہی اس کا تصور کیا جا سکتا ہے کیونکہ یہ تو صریح کفر ہے چنانچہ اپنے زمانے میں شام کے ایک بہت بڑے عالم علامہ عبدالنبی المغربی نے اس موضوع پر باقاعدہ ایک کتاب لکھی اور اس کے قائل کو کافر قرار دیا ہے۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اصل میں یہ غلطی عوام سے صادر ہوئی ہے اور اس کی ایک بنیاد ہے اور وہ یہ کہ حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت بعض اکابرین یہ دعاء مانگتے ”اللھم صل علی نبی قبّله“ اے اللہ! اس پیغمبر پر رحمتوں کا نزول فرما جس نے اسے بوسہ دیا، ظاہر ہے کہ یہ جملہ صحیح ہے، اسی طرح بعض حضرات یہ الفاظ کہتے تھے ”صلی اللّٰه علی نبی قبّلک“ یہ بھی صحیح ہے، اب لوگوں نے دونوں عبارتوں اور جملوں کو ایک ساتھ ملا کر ایک نیا جملہ بنا لیا جس سے یہ عظیم فساد پیدا ہو گیا۔

البتہ اگر اب بھی کوئی شخص یہ دعا کرتا ہوا مل جائے تو اسے صنعتِ التفات پر محمول کر لینا زیادہ مناسب ہے اور یہی ایک مسلمان کے ساتھ حسن ظن کے مناسب بھی ہے کہ وہ اس کا مذکورہ معنی مراد نہیں لے رہا جو کہ کفر صریح ہے بلکہ ”قبّلک“ کو جملہ مستانفہ قرار دے لیا جائے تاکہ یہ معنی بن ہی نہ سکے۔

---

(۵۰) اُمِرْتُ اَنْ اَحْكُمَ بِالظَّاهِرِ، وَاللّٰهُ يَتَوَلَّى السَّرَائِرَ

ترجمہ: ”مجھے ظاہر کے مطابق فیصلہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ دلوں کے راز اللہ جانتا ہے۔“

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصولیین اور فقہاء کے درمیان یہ روایت حد شہرت تک پہنچی ہوئی ہے بلکہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی شرح مسلم میں بھی یہ روایت مندرجہ ذیل روایت کی وضاحت میں مذکور ہے

"انی لم أومر ان انقب عن قلوب الناس"

"مجھے لوگوں کے دلوں میں سوراخ کر کے دیکھنے کا حکم نہیں دیا گیا۔"

لیکن حدیث کی کتب مشہورہ میں اس کا کوئی وجود نہیں ہے، اور حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات پر یقین ظاہر کیا ہے کہ اس کی کوئی اصل نہیں ہے، اسی طرح حافظ مزی اور ابن ملقن نے بھی اسے منکر قرار دیا ہے، امام زرکشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان الفاظ سے یہ حدیث غیر معروف ہے اور امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام ہے جو ان کی کتاب "الرسالہ" میں موجود ہے، جب کہ حافظ ابن کثیر نے "المختصر" کی تخریج حدیث میں فرمایا ہے کہ میں اس کی کسی سند پر مطلع نہیں ہو سکا۔

---

(۵۱) أُمِرْنَا بِتَصْغِيرِ اللُّقْمَةِ فِي الْأَكْلِ وَ تَدْقِيقِ الْمَضْغِ

ترجمہ: "ہمیں کھانے کے دوران چھوٹا لقمہ لینے اور اسے اچھی طرح چبانے کا حکم دیا گیا ہے۔"

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سنداً یہ حدیث صحیح نہیں ہے (گو کہ مضمون صحیح ہے)

---

(۵۲) اَمِيْرُ النَّحْلِ عَلِيٌّ

ترجمہ: "شہد کی مکھیوں کے سردار حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔"

ابن دبیع فرماتے ہیں کہ اس کی کوئی اصلیت نہیں ہے (ہم تو انہیں امیر النحل کے بجائے امیر المؤمنین کہتے ہیں) البتہ دیلمی نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ میں مسلمانوں کا یعسوب (سردار) ہوں اور نبی علیہ السلام نے میرے متعلق فرمایا تھا کہ اے علی! تو مسلمانوں کا سردار اور مؤمنین کا یعسوب ہے، اسی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح طبرانی نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی اسے نقل کیا ہے جیسا کہ امام زرکشی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے۔

(٥٣) اَنَا اَفْصَحُ مَنْ نَطَقَ بِالضَّادِ

ترجمہ: ”ضاد کا تلفظ کرنے والوں میں میں سب سے زیادہ فصیح ہوں۔“

معنی کے اعتبار سے یہ بات صحیح ہے لیکن الفاظ کے اعتبار سے اس کی کوئی اصل نہیں ملتی، اسی طرح علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی فرمایا ہے کہ اس کی کوئی اصل نہیں ہے اور نہ ہی یہ صحیح السند ہے، لیکن ہمیں تو علامہ جلال الدین محلی پر تعجب ہے کہ انہوں نے اپنی جلالت محل کے باوجود جمع الجوامع کی شرح میں اس حدیث کو یوں ہی نقل کر دیا اور اس پر کوئی تنبیہ نہیں فرمائی، جب کہ اس کی کوئی اصل موجود بھی نہیں ہے۔

(٥٤) اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّيْنِ

ترجمہ: ”علم حاصل کرو، اگرچہ چین سے ہی ہو۔“

اس حدیث کی سند میں ایک راوی ابوعاتکہ طریف بن سلمان ہے جو منکر الحدیث ہے۔

(٥٥) اَنَا اَفْصَحُ الْعَرَبِ بَيْدَ اَنِّيْ مِنْ قُرَيْشٍ

ترجمہ: ”میں عرب میں سب سے زیادہ فصیح ہوں، یہ الگ بات ہے کہ میرا تعلق قبیلہء قریش سے ہے۔“

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کچھ خبر نہیں ہے کہ اس حدیث کی تخریج کس نے کی ہے اور اس کی سند کیا ہے؟

(٥٦) اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَ عَلِيٌّ بَابُهَا

ترجمہ: ”میں علم کا شہر اور علی اس کا دروازہ ہیں۔“

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جامع میں نقل کر کے منکر قرار دیا ہے، اسی طرح امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی کوئی صحیح سند نہیں ہے، یحییٰ بن معین فرماتے ہیں کہ یہ سراسر جھوٹ ہے، اس کی کوئی اصل نہیں ہے، ابو حاتم اور یحییٰ بن سعید القطان بھی یہی فرماتے ہیں، علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے، اور حافظ ذہبی وغیرہ نے اس پر ان کی موافقت کی ہے، حافظ ابن دقیق العید فرماتے ہیں کہ محدثین اس حدیث کو ثابت نہیں سمجھتے اور اسے باطل قرار دیتے ہیں۔

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ صحیح بھی نہیں ہے جیسا کہ امام حاکم کہتے ہیں اور موضوع بھی نہیں ہے جیسا کہ علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں بلکہ یہ درجہ حسن کی حدیث ہے، اور حافظ ابو سعید علائی بھی فرماتے ہیں کہ تعدد اسناد کی وجہ سے اسے حسن قرار دینا ہی صحیح ہے اور موضوع قرار دینا تو بڑی دور کی بات ہے اسے ضعیف بھی نہیں کہہ سکتے، یہ الگ بات ہے کہ اس پر صحیح ہونے کا حکم بھی نہیں لگایا جا سکتا۔

---

(۵۷) اَنَا مِنَ اللّٰہِ، وَالْمُؤْمِنُوْنَ مِنِّیْ

ترجمہ: ''میں اللہ سے ہوں اور مؤمنین مجھ سے ہیں۔''

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت من گھڑت اور سراسر جھوٹ ہے، علامہ زرکشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غیر معروف ہے، علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اسے موضوع قرار دیتے ہیں اور حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دیلمی نے اس حدیث کو بغیر سند کے عبداللہ بن جراد سے مرفوعاً اس طرح نقل کیا ہے کہ میں اللہ سے ہوں اور مؤمنین مجھ سے ہیں اس لئے جو کسی مسلمان کو تکلیف پہنچاتا ہے درحقیقت وہ مجھے تکلیف دیتا ہے۔

---

(۵۸) اَنْصِفْ بِالْحَقِّ مَنِ اعْتَرَفَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اعتراف کر لینے والے کے ساتھ انصاف کا معاملہ کرو (اقرارِ جرم کر لینے کے بعد بے حساب کتاب سزا نہ دی جائے)۔"

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اس حدیث کو نہیں پہچانتا۔

---

(۵۹) اَنْفِقْ مَا فِی الْجَیْبِ یَأْتِکَ مَا فِی الْغَیْبِ

ترجمہ: "جیب میں موجود جو کچھ بھی ہے وہ خرچ کر دو، غیب میں جو کچھ بھی ہے وہ تمہارے پاس آجائے گا۔"

لفظی اعتبار سے تو اس کی کوئی اصل نہیں مل سکی، البتہ معنوی اعتبار سے یہ صحیح ہے، اور اس کی دلیل ایک تو قرآن کریم کی یہ آیت ہے۔

"وما انفقتم من شئ فهو يخلفه"

"تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے اللہ اس کا بدلہ دے گا۔"

اور دوسری دلیل صحیحین کی یہ حدیث ہے

"انفق انفق عليك"

"تو خرچ کر، تجھ پر خرچ کیا جائیگا۔"

---

(۶۰) اِنَّ الْاَرْضَ لَتَنْجَسُ مِنْ بَوْلِ الْاَقْلَفِ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا

ترجمہ: "بے ختنہ کے پیشاب سے زمین چالیس دن تک ناپاک رہتی ہے۔"

اس حدیث کی سند میں ایک راوی ہے جس کا نام داؤد ہے، وہ احادیث گھڑا کرتا تھا اس لئے یہ حدیث موضوع ہے۔

---

(۶۱) اِنَّ بِلَالًا کَانَ یُبَدِّلُ الشِّیْنَ فِی الْاَذَانِ سِیْنًا

ترجمہ: "حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دیتے وقت (اشهد ان کی) شین کو سین سے بدل دیتے تھے (کیونکہ انہیں شین کا صحیح تلفظ کرنے پر قدرت نہ تھی)۔"

حافظ مزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ بات عوام میں مشہور تو ہے لیکن کسی کتاب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہماری نظروں سے نہیں گزری۔

(٦٢) اِنَّ شَيْطَانًا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ يُقَالُ لَهُ الْوَلْهَانُ، مَعَهُ ثَمَانِيَةُ امْثَالِ وُلْدِ آدَمَ مِنَ الْجُنُودِ، وَلَهُ خَلِيفَةٌ يُقَالُ لَهُ: خِنْزَبٌ

ترجمہ: ''آسمان اور زمین کے درمیان ایک شیطان ہے جسے ''ولہان'' کہا جاتا ہے، اس کے پاس جو لشکر ہے اس کی تعداد تمام اولاد آدم سے آٹھ گنا ہے اور اس کا ایک خلیفہ بھی ہے جسے خزب کہا جاتا ہے۔''

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع ہے۔

(٦٣) اِنَّ الْعَالِمَ وَالْمُتَعَلِّمَ اِذَا مَرَّا عَلٰى قَرْيَةٍ، فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَرْفَعُ الْعَذَابَ عَنْ مَقْبَرَةِ تِلْكَ الْقَرْيَةِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا

ترجمہ: ''اگر کسی بستی سے کوئی عالم یا طالب علم گزر جائے تو اس بستی کے قبرستان سے اللہ تعالیٰ چالیس دن کیلئے عذاب موقوف فرما دیتے ہیں۔''

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے۔

(٦٤) اِنَّ الْقَصِيْرَةَ قَدْ تُطِيْلُ

ترجمہ: ''ٹھگنے قد کی عورت بھی کبھی لمبی ہو جاتی ہے۔''

علامہ جوہری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحاح میں ذکر کیا ہے، لیکن صاحب قاموس نے اسے عربی ضرب المثل قرار دیا ہے لہٰذا یہ حدیث نہیں ہے جیسا کہ جوہری کو وہم ہوا ہے۔

(٦٥) اِنَّ لِاِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلِ وَلِاَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ لِحْيَةٌ فِي الْجَنَّةِ

ترجمہ: ''جنت میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ڈاڑھی ہوگی۔''

یہ حدیث صحیح نہیں ہے اور حدیث کی مشہور کتابوں میں اس کا کہیں پتہ نہیں چلتا،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح طبرانی میں بھی ایک روایت آتی ہے کہ اہل جنت ''منڈے کھنڈے'' ہوں گے سوائے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کہ ان کی ڈاڑھی ان کی ناف تک آرہی ہوگی، اسی طرح امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تعلق حضرت ہارون علیہ السلام کے ساتھ جوڑا ہے اور خود میں نے بعض اہل علم کی تحریرات میں اس کی نسبت حضرت آدم علیہ السلام کی طرف بھی دیکھی ہے لیکن ان میں سے ایک چیز بھی ثابت نہیں ہے۔

---

(٦٦) اِنَّ اللّٰہَ لَمَّا خَلَقَ الْعَقْلَ قَالَ لَہٗ: اَقْبِلْ فَاَقْبَلَ، ثُمَّ قَالَ لَہٗ: اَدْبِرْ فَاَدْبَرَ فَقَالَ: وَ عِزَّتِیْ وَ جَلَالِیْ! مَا خَلَقْتُ خَلْقًا اَشْرَفَ مِنْکَ، فَبِکَ اٰخُذُ، وَ بِکَ اُعْطِیْ

ترجمہ: ''جب اللہ نے عقل کو پیدا کیا تو اس سے فرمایا آگے آ، وہ آگے آگئی، پھر اس سے فرمایا پیچھے جا، وہ پیچھے چلی گئی، پھر فرمایا کہ مجھے اپنے جلال اور اپنی عزت کی قسم! میں نے تجھ سے زیادہ معزز مخلوق کوئی نہیں پیدا کی، اب میں تیرے ہی ذریعے مؤاخذہ کروں گا اور تیرے ہی ذریعے عطاء کروں گا۔''

علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ فرماتے ہیں کہ یہ سراسر جھوٹ اور بالاتفاق موضوع روایت ہے، لیکن احیاء العلوم میں یہ روایت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر فرمائی ہے، اور اس کی تخریج میں حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسے طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں اور ابونعیم نے حلیہ میں دو ضعیف سندوں سے روایت کیا ہے۔

---

(٦٧) اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ لَذَّۃَ الْاَغْنِیَاءِ فِیْ طَعَامِ الْفُقَرَاءِ

ترجمہ: ''اللہ نے مالداروں کی لذت فقیروں کے کھانے میں رکھ دی ہے (یہی وجہ ہے کہ فقیر آدمی روکھی سوکھی کھا کر بھی لذت محسوس کرتا ہے اور مالدار مرغ مسلم کھا کر بھی اس میں کیڑے نکالتا ہے)۔''

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر موضوع ہونے کا حکم لگایا ہے جیسا کہ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الموضوعات کے آخر میں ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۶۸) اِنَّ اللّٰہَ تَعالٰی اَخذَ الْمِیْثَاقَ: عَلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ اَنْ یُبْغِضَ کُلَّ مُنَافِقٍ، وَ عَلٰی کُلِّ مُنَافِقٍ اَنْ یُبْغِضَ کُلَّ مُؤْمِنٍ

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے یہ عہد لے رکھا ہے کہ ہر مؤمن کے ذمے ضروری ہے کہ وہ ہر منافق سے نفرت کرے اور ہر منافق کے ذمے ضروری ہے کہ وہ ہر مؤمن سے نفرت کرے۔''

یہ حدیث نہیں مل سکی۔

---

(۶۹) اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی وَعَدَ ھٰذَا الْبَیْتَ اَنْ یَحُجَّہٗ فِیْ کُلِّ سَنَۃٍ سِتُّمِائَۃِ اَلْفٍ، فَاِنْ نَقَصُوْا اَکْمَلَھُمُ اللّٰہُ بِالْمَلٰئِکَۃِ، وَ اِنَّ الْکَعْبَۃَ تُحْشَرُ کَالْعُرُوْسِ الْمَزْفُوْفَۃِ، کُلُّ مَنْ حَجَّھَا یَتَعَلَّقُ بِاَسْتَارِھَا، یَسْعَوْنَ حَوْلَھَا حَتّٰی تَدْخُلَ الْجَنَّۃَ فَیَدْخُلُوْا مَعَھَا۔

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ سے وعدہ کر رکھا ہے کہ ہر سال چھ لاکھ آدمی اس کا حج کریں گے، اگر کسی سال تعداد اس سے کم ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی کمی فرشتوں سے پوری کر دے گا، نیز یہ کہ کعبہ کا حشر اس حال میں ہوگا جیسے شب زفاف کی دلہن ہوتی ہے اور اس کا حج کرنے والے اس کے کپڑوں اور پردوں سے چمٹ جائیں گے یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے گا اور اس کا حج کرنے والے بھی اس کے ساتھ ہی جنت میں داخل ہو جائیں گے۔''

یہ حدیث احیاء العلوم میں امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کی ہے لیکن حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس کی اصل نہیں مل سکی۔

---

(۷۰) اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الرَّجُلَ الشَّعْرَانِیَّ، وَ یَکْرَہُ الْمَرْأَۃَ الشَّعْرَانِیَّۃَ

ترجمہ: ''اللہ بڑے بالوں والے مرد کو پسند کرتا ہے لیکن لمبے بالوں والی عورت کو پسند نہیں کرتا۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظاہر ہے کہ یہ بات بداہتِ عقل کے خلاف ہے اور انسانی فطرت سے بھی مطابقت نہیں رکھتی، علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد اس پر سکوت فرمایا ہے اور کوئی حکم نہیں لگایا لیکن جیسا کہ ہم نے ذکر کیا، اس کا موضوع ہونا بالکل واضح ہے۔

---

(۷۱) اِنَّ اللّٰہَ یَکْرَہُ الرَّجُلَ الْبِطَالَ

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ بے کار بیٹھنے والے آدمی کو پسند نہیں کرتا (جس کا کام صرف اتنا ہو'' کام کا نہ کاج کا، دشمن اناج کا)۔''

امام زرکشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث نہیں مل سکی، علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابن عدی نے اسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک ایسی سند سے نقل کیا ہے جس میں ایک راوی متروک ہے اور اس کا مضمون یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ محنت مزدوری کرنے والے آدمی کو پسند کرتا ہے، دیلمی میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ وہ اپنے بندے کو رزق حلال کی تلاش میں تھکا ہوا دیکھے، اس سلسلے میں سب سے زیادہ مضبوط روایت وہ ہے جو سنن سعید بن منصور میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوفاً منقول ہے کہ میں اس بات کو برا سمجھتا ہوں کہ کسی آدمی کو فارغ دیکھوں جو دنیا کا کوئی کام کرتا ہے اور نہ ہی آخرت کا۔

---

(۷۲) اِنَّ اللّٰہَ یَکْرَہُ الرَّجُلَ الْمِطْلَاقَ

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کثرت سے طلاق دینے والے کو ناپسند کرتا ہے۔''

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو ان الفاظ کے ساتھ میں نہیں پہچانتا، البتہ یہ حدیث ثابت ہے کہ اللہ کے نزدیک حلال چیزوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز طلاق ہے، اسی طرح یہ حدیث بھی ثابت ہے کہ میں اُن مردوں کو پسند نہیں کرتا جو عورتوں کا ذائقہ چکھتے پھرتے ہیں (عورتوں سے نکاح کر کے طلاق دے دیتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں پھر کسی اور عورت سے نکاح کر لیتے ہیں اور اس طرح کرنے کو اپنی عادت اور لذت کا سبب بنا لیتے ہیں) اور نہ ان عورتوں کو جو مردوں کا ذائقہ چکھتی پھرتی ہیں (کہ پہلے خاوند سے طلاق لے کر دوسرے سے نکاح کر لیا، جب اس سے جی بھر گیا تو طلاق لے کر تیسرے سے نکاح کر لیا)

---

(۷۳) اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰئِکَۃً تَنْقُلُ الْاَمْوَاتَ

ترجمہ: "اللہ نے کچھ فرشتے اس کام کے لئے مقرر کر رکھے ہیں کہ وہ مُردوں کو ادھر سے اُدھر منتقل کرتے رہیں۔"

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

---

(۷۴) اِنَّ لِلّٰہِ مَلَکًا مَا بَیْنَ شَفْرَیْ عَیْنَیْہِ مَسِیْرَۃُ خَمْسِمِائَۃِ عَامٍ

ترجمہ: "اللہ کا ایک فرشتہ ایسا بھی ہے کہ اس کی دونوں آنکھوں کی پلکوں کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے۔"

اس کی بھی کوئی اصل نہیں مل سکی۔

---

(۷۵) اِنَّکُمْ فِیْ زَمَانٍ اُلْھِمْتُمْ فِیْہِ الْعَمَلَ، وَ سَیَاْتِیْ قَوْمٌ یُلْھَمُوْنَ الْجَدَلَ

ترجمہ: "تم ایک ایسے زمانے میں ہو کہ جس میں تمہیں عمل کا الہام کیا گیا ہے اور عنقریب ایک قوم ایسی آئے گی جس پر جدل (جھگڑے) کا الہام کیا جائے گا (تمہاری زندگی عملی اور ان کی زندگی خانہ جنگی والی ہوگی چنانچہ اس کا مشاہدہ ہو رہا ہے)۔"

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے احیاء العلوم میں ذکر کیا ہے لیکن حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث نہیں مل سکی۔

---

(۷۶) اِنَّ مِنَ الذُّنُوْبِ ذُنُوْبًا لَا یُکَفِّرُھَا اِلَّا الْوُقُوْفُ بِعَرَفَۃَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ''بعض گناہ ایسے ہیں کہ ان کا کفارہ صرف وقوف عرفہ ہے۔''

یہ حدیث احیاء العلوم میں ہے لیکن حافظ عراقی فرماتے ہیں کہ مجھے اس کی اصل نہیں مل سکی۔

---

(۷۷) اِنَّ لِلْقَلْبِ فَرْحَةً عِنْدَ اَكْلِ اللَّحْمِ

ترجمہ: ''گوشت کھا کر دل کو فرحت نصیب ہوتی ہے۔''

اس حدیث کی سند میں احمد بن عیسیٰ الخشاب راوی آتا ہے جو کذاب ہے۔

---

(۷۸) اِنَّ الْمَلٰئِكَةَ حَوْلَ الْعَرْشِ يَتَكَلَّمُوْنَ بِالْفَارِسِيَّةِ

ترجمہ: ''عرش الٰہی کے اردگرد جو فرشتے ہیں وہ فارسی میں بات چیت کرتے ہیں۔''

اس حدیث کا موضوع ہونا ظاہر ہے اور یوں بھی اس کی سند میں حسن بن دینار نامی راوی پایا جاتا ہے جسے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ نے کذاب قرار دیا ہے۔

---

(۷۹) اِنَّ مِنَ الْعِصْمَةِ اَنْ لَّا تَقْدِرَ

ترجمہ: ''عصمت کا ایک حصہ یہ بھی ہے کہ تم کسی چیز پر قادر نہ ہوسکو (کیونکہ اگر قدرت مل جائے اور اس چیز کو استعمال کر لیا جائے تو ہوسکتا ہے کہ وہ حرام ہو اور بعد میں اس کی حرمت کا علم ہو، اس پر افسوس کے سوا کیا ہوسکتا ہے؟ اس لئے اگر کسی چیز پر قدرت نہیں ملتی تو یہ بھی حفاظت الٰہی کا حصہ ہے۔)''

یہ صوفیاء کا کلام ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس جملے سے بہت خوش ہوتے تھے جو کہ عبداللہ بن احمد نے زوائد الزہد میں عوف بن عبداللہ سے نقل کیا ہے، جیسا کہ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر فرمایا ہے۔

---

(۸۰) اِنَّ الْمَيِّتَ يَرَى النَّارَ فِيْ بَيْتِهٖ سَبْعَةَ اَيَّامٍ

ترجمہ: ''مرنے والا شخص (اپنے مرنے سے پہلے) سات دن تک اپنے گھر میں آگ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھتا ہے۔"

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ مناقب احمد میں فرماتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا یہ حدیث باطل ہے اور اس کی کوئی اصل نہیں ہے، اور منوفی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے متن پر ظلمت چھائی ہوئی ہے اور اس کا واضع مجرم ہے۔

---

(۸۱) اِنَّ الْمُسَافِرَ وَ مَالَهٗ عَلٰی قَلَتٍ

ترجمہ: "بے شک مسافر اور اس کا مال تباہی و ہلاکت کے دہانے پر ہوتا ہے (کسی بھی وقت کچھ بھی ہوسکتا ہے کیونکہ راستے میں ڈاکوؤں اور لٹیروں سے جان و مال کو دھڑکا لگا رہتا ہے)۔"

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ تہذیب میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث نہیں ہے، کلامِ سلف ہے، بعض لوگوں نے اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کیا ہے اور ابن سکیت اور جوہری نے اسے ایک دیہاتی کی طرف منسوب کیا ہے، جب کہ دیلمی نے بغیر سند کے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً یہ روایت نقل کی ہے کہ اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ مسافر پر اللہ کی کیا خاص رحمت اور کرم نوازی ہوتی ہے تو سب لوگ مسافر ہی بن جائیں، یہ الگ بات ہے کہ مسافر اور اس کی سواری ہر وقت تباہی کے دہانے پر ہوتے ہیں سوائے اس کے جسے اللہ بچالے، ابن اثیر نے بھی اسے نہایہ میں ذکر کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حدیث مکمل طور پر موضوع نہیں ہے البتہ اسے ضعیف ضرور قرار دیا جاسکتا ہے۔

---

(۸۲) اِنَّ الْوَرْدَ خُلِقَ مِنْ عَرَقِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَوْ مِنْ عَرَقِ الْبُرَاقِ

ترجمہ: "گلاب کا عطر نبی علیہ السلام کے پسینے سے بنایا گیا ہے یا براق کے پسینے سے۔"

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سنداً یہ روایت صحیح نہیں ہے اور حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ اسے موضوع قرار دیتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۸۳) اِنْ كَانَ الْكَلَامُ مِنْ فِضَّةٍ فَالصَّمْتُ مِنْ ذَهَبٍ

ترجمہ: ''اگر بولنا ''چاندی'' ہے تو خاموش رہنا ''سونا'' ہے۔''

یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا قول ہے یا حضرت لقمان علیہ السلام کی اپنے بیٹے کو نصیحت ہے، جیسا کہ ابن دیبع نے ذکر کیا ہے، علامہ خطابی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت اس کلام پر محمول ہے جس میں کوئی شرعی فائدہ نہ ہو، ورنہ بعض مقامات پر بولنا واجب ہوتا ہے اور بعض مقامات پر افضل اور مستحب ہوتا ہے۔

---

(۸٤) اِنْ لَمْ تَكُنِ الْعُلَمَاءُ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ، فَلَيْسَ لِلّٰهِ وَلِيٌّ

ترجمہ: ''اگر علماء اللہ کے ولی نہیں ہیں تو پھر اللہ کا کوئی ولی نہیں ہے۔''

یہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مقولہ ہے، اس سلسلے میں بعض علماء یہ بھی فرماتے ہیں کہ جو شخص علماء پر زبان طعن دراز کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے دل کو مردہ کر دیتے ہیں اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ علماء کی غیبت کبیرہ گناہوں میں بھی بہت بڑا گناہ ہے، اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ علماء کی غیبت کر کے ان کا گوشت کھانا ایسے ہی ہے جیسے کوئی شخص انتہائی تیز زہر کھالے۔

---

(۸۵) اِنِّیْ لَاَجِدُ نَفَسَ الرَّحْمٰنِ مِنْ قِبَلِ الْيَمِيْنِ اَوْ مِنْ جَانِبِ الْيَمِيْنِ

ترجمہ: ''مجھے اپنی دائیں جانب سے رحمان کے سانس کا احساس ہوتا ہے۔''

حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس کی کوئی اصل نہیں مل سکی۔

---

(۸٦) اِيَّاكُمْ وَ خَضْرَاءَ الدِّمَنِ

ترجمہ: ''سرسبز و شاداب مینگنی سے بچو۔''

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث کسی سند صحیح سے ثابت نہیں، جب کہ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسے دیلمی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے، لہٰذا اسے موضوع قرار دینا مشکل ہے، نیز صاحب تحفۃ العروس نے بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً نقل کیا ہے اور اس کے مضمون میں کچھ اضافہ بھی ہے۔

دراصل اس جملے میں خوبصورت لیکن بری نسل والی عورت کو اس گھاس سے تشبیہ دی گئی ہے جو کسی گندی جگہ پر اگ آئے، بظاہر تو اس گھاس کی شادابی نظروں کو بہت اچھی لگتی ہے لیکن اس کا باطن اور اس کی جڑ خراب ہے، اسی طرح اگر کوئی عورت بظاہر خوبصورت ہو لیکن اس کی جڑ اور نسل خراب ہو تو اس سے اپنے آپ کو بچاؤ اور ایسی عورت سے شادی کر لو جو بظاہر خوبصورتی میں کم ہو لیکن نیک نسل ہو کیونکہ وہ اپنے باپ اور بھائیوں کی خوبیوں پر پیدا ہوتی ہے۔

---

(۸۷) اَلْاِیْمَانُ عَقْدٌ بِالْقَلْبِ، وَ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ، وَ عَمَلٌ بِالْاَرْکَانِ

ترجمہ: ''ایمان قلبی عقیدے، اقرارِ لسانی اور عملِ جسمانی کا نام ہے۔''

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند سے مرفوعاً نقل کیا ہے لیکن ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر موضوع ہونے کا حکم لگایا ہے جب کہ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تردید کی ہے، فیروز آبادی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث جو مشہور ہے کہ ایمان قول و عمل کا نام ہے جو کم و بیش ہوتا رہتا ہے اس طرح کی سب روایات غیر صحیح ہیں، اور امام زرکشی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا گیا "الایمان لایزید و لا ینقص" تو انہوں نے اس کے جواب میں لکھ بھیجا کہ جو شخص اس حدیث کو بیان کرے وہ سخت سزا اور حبسِ طویل کا مستوجب اور حقدار ہے۔

☆☆☆

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب الباء

(٨٨) اَلْبَاذِنْجَانُ لِمَا اُكِلَ لَهٗ

ترجمہ: ''بینگن جس مقصد کے لئے کھایا جائے، وہ پورا ہو جاتا ہے۔''

یہ حدیث باطل اور بے اصل ہے، علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اس حدیث سے واقف نہیں ہوں، بعض حفاظ حدیث فرماتے ہیں کہ اسے زنادقہ نے گھڑا ہے، امام زرکشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عوام میں یہ حدیث بڑی مقبول ہے حتیٰ کہ میں نے ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے بھی سنا ہے کہ یہ حدیث اس حدیث سے زیادہ صحیح ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ آبِ زمزم جس مقصد کے لئے پیا جائے، وہ پورا ہو جاتا ہے، لیکن یہ بہت بڑی غلطی ہے اور اس سلسلے کی ساری روایات باطل ہیں۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اس حدیث کی کسی سند سے واقف نہیں ہوں، البتہ تاریخ بلخ میں یہ روایت آئی ہے لیکن موضوع ہے، اسی طرح علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی ''فتاوی حدیثہ'' میں ہے کہ یہ قول رکھنے والا شدید غلطی کا شکار ہے کیونکہ بینگن والی حدیث سراسر جھوٹ اور من گھڑت ہے اور اس پر تمام ائمہ حدیث کا اتفاق ہے جیسا کہ علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے ''موضوعات'' میں اور حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ''میزان'' میں ذکر کیا ہے، البتہ آب زمزم والی روایت بعض حضرات کے مطابق سنداً صحیح ہے، بعض کے مطابق حسن اور بعض کی رائے میں ضعیف ہے لیکن کسی نے بھی اسے موضوع قرار نہیں دیا۔

---

(٨٩) بَاعِدُوْا بَيْنَ اَنْفَاسِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

ترجمہ: ''مردوں اور عورتوں کے سانسوں کے درمیان جدائی اور دوری پیدا کر دو (تاکہ ایک دوسرے کا سانس بھی نہ سونگھ سکیں اور غلط جذبات کا شکار نہ ہو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائیں)۔"

یہ حدیث ثابت نہیں ہے، البتہ ابن حاج نے "المدخل" میں اسے نماز عیدین کے تحت اور ابن جماعہ نے "المنسک" میں اسے طواف نساء کے تحت ذکر کیا ہے۔

---

(۹۰) اَلْبَاقِلاَّءُ

ترجمہ: "وہ روایات جن میں لوبیے کا ذکر آتا ہے۔"

ابن دیبع فرماتے ہیں کہ اس کی کوئی اصل نہیں ہے اور امام زرکشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کو لوبیے اور مسور سے متعلق احادیث باطل ہیں۔

---

(۹۱) بُخَلاَءُ أُمَّتِي الْخَيَّاطُوْنَ

ترجمہ: "میری امت کے کنجوس لوگ درزی ہوں گے۔"

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اس حدیث سے واقف نہیں ہوں، ابن دیبع فرماتے ہیں کہ اس کی کوئی اصل ہی نہیں ہے کیونکہ اس کی تردید اس حدیث سے ہو جاتی ہے جو تمام نے "فوائد" میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے کہ نیک لوگوں کا پیشہ درزی ہے اور نیک عورتوں کا پیشہ سوت کاتنا ہے۔

---

(۹۲) اَلْبَخِيْلُ عَدُوُّ اللّٰهِ وَ لَوْ كَانَ رَاهِبًا

ترجمہ: "کنجوس اللہ کا دشمن ہوتا ہے اگرچہ وہ راہب ہی کیوں نہ ہو۔"

اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے، اسی طرح اس حدیث کی بھی کوئی اصل نہیں ہے کہ کنجوس آدمی جنت میں نہیں جائے گا اگرچہ وہ عبادت گزار ہی کیوں نہ ہو، اور سخی آدمی جہنم میں نہیں جائے گا اگرچہ وہ فاسق ہی کیوں نہ ہو۔

---

(۹۳) اَلْبَرْدُ عَدُوُّ الدِّيْنِ

ترجمہ: "سردی دین کی دشمن ہے (یہی وجہ ہے کہ نماز فجر اور دیگر مواقع پر سردی ہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان کو مسجد اور نماز سے روکتی ہے)۔"

یہ حدیث نہیں ہے بلکہ ایک بہت بڑے بزرگ شیخ سعید بن عبدالعزیز دمشقی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام ہے۔

---

(۹٤) اَلْبَرَكَةُ فِي الْبَنَاتِ

ترجمہ: "بیٹیاں اللہ کی برکت ہوتی ہیں۔"

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی اپنی بیٹیوں کے لئے موت کی دعا مانگ رہا تھا، نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ ایسی دعا مت کرو کیونکہ بیٹیاں تو اللہ کی برکت ہوتی ہیں، لیکن اس کی سند میں ایک راوی ہے جس پر وضعِ حدیث کی تہمت ہے۔

پھر اس حدیث کا ٹکراؤ اس صحیح حدیث سے ہوتا ہے جس میں وارد ہوا ہے کہ بچی کا فوت ہو جانا باعثِ اطمینان ہے (کہ اب اس کی عفت و عصمت کے حوالے سے کوئی اندیشہ اور خطرہ نہیں رہا) لیکن درحقیقت ان میں کوئی منافات اور ٹکراؤ نہیں ہے کیونکہ موقع بدلنے سے حالات و احکام بدل جاتے ہیں، چنانچہ طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط وغیرہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب نبی علیہ السلام کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا اور لوگوں نے اس پر تعزیت کا اظہار کیا تو فرمایا شکر ہے اس اللہ کا جس نے بچیوں کو عزت کے ساتھ دفن کر دیا (کہ ان کے دامن پر کسی قسم کا کوئی داغ دھبہ نہیں ہے) اسی طرح ابن ابی الدنیا نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ ان کی ایک بیٹی کا انتقال ہو گیا، لوگ تعزیت کے لئے آئے تو فرمایا کہ یہ چھپانے کی چیز تھی سو اللہ نے اسے چھپا لیا، ایک ذمہ داری تھی جس کی کفالت اور کفایت اللہ نے اپنے ذمے لے لی اور ایک اجر تھا جو اللہ نے آگے چلا دیا۔

---

(۹۵) بُرْمَةُ الشِّرْكِ لَا تَفُوْرُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ''شرک کی ہنڈیا کبھی نہیں ابلتی (اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا)۔''

یہ جملہ حدیث نہیں ہے جیسا کہ ابن دیبع نے فرمایا ہے۔

---

(۹۶) اَلْبَشَاشَةُ خَیْرٌ مِنَ الْقِرٰی

ترجمہ: ''ہشاش بشاش طبیعت کے ساتھ آنے والے سے مل لینا مہمان نوازی سے بہتر ہے۔''

حافظ سخاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں اس حدیث کو نہیں پہچانتا۔

---

(۹۷) بَشِّرِ الْقَاتِلَ بِالْقَتْلِ

ترجمہ: ''قاتل کو خوشخبری دیدو کہ عنقریب وہ بھی قتل ہوگا۔''

حافظ سخاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

---

(۹۸) اَلْبِطِّیْخُ وَ فَضَائِلُهٗ

ترجمہ: ''وہ روایات جن میں خربوزے کے فضائل مذکور ہیں۔''

اس عنوان پر ابوعمر توقانی نے ایک چھوٹا سا رسالہ لکھا ہے لیکن ابن دیبع کے مطابق اس کی تمام روایات باطل ہیں، ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ فضائل خربوزہ کی روایات تو واقعی باطل ہیں، البتہ جن روایات میں نبی علیہ السلام کا اسے کھانا مذکور ہے، وہ ثابت ہیں خاص طور پر کھجور کے ساتھ، جیسا کہ شمائل ترمذی وغیرہ میں ہے۔

---

(۹۹) اَلْبِطْنَةُ تُذْهِبُ الْفِطْنَةَ

ترجمہ: ''موٹاپا ذہانت کو زائل کر دیتا ہے (اسی وجہ سے موٹے آدمی کے متعلق عوام میں یہ مشہور ہوتا ہے کہ اس کی عقل بھی موٹی ہے)۔''

ان الفاظ کے ساتھ اس کی کوئی اصل نہیں مل سکی۔

---

(۱۰۰) اَلْبَلَاءُ مُوَکَّلٌ بِالْقَوْلِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ''آزمائش زبان سے نکلنے والے الفاظ کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے (انسان کی زبان سے بعض اوقات کوئی ایسی بات نکل جاتی ہے جو آزمائش کا سبب بن جاتی ہے)۔''

علامہ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے۔

---

(۱۰۱) بَيْتُ الْمَقْدِسِ طَسْتٌ مِنْ ذَهَبٍ، مَمْلُوْءٍ عَقَارِبَ

ترجمہ: ''بیت المقدس سونے کی ایک طشتری ہے جو بچھوؤں سے بھری ہوئی ہے۔''

یہ حدیث نہیں ہے بلکہ تورات کی طرف منسوب ایک جملہ ہے۔

---

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿باب التاء﴾

(۱۰۲) تَحِيَّةُ الْبَيْتِ الطَّوَافُ

ترجمہ: ”بیت اللہ شریف میں تحیۃ المسجد ”طواف“ ہی ہے۔“

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ میری نظروں سے نہیں گزری، البتہ اس کا مفہوم صحیح ہے چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مکہ مکرمہ تشریف آوری کے بعد نبی علیہ السلام نے سب سے پہلے وضو کیا پھر طواف فرمایا، یہی وجہ ہے کہ مسجد حرام میں داخل ہونے والے ہر شخص کے لئے پہلے طواف کرنا ہی مسنون ہے خواہ اس کا وہ طواف فرض ہو یا نفل، اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ مسجد حرام میں تحیۃ المسجد ساقط ہو جاتی ہے جیسا کہ بعض نادان لوگ اس عبارت کا یہ مطلب سمجھتے ہیں۔

---

(۱۰۳) تَخَتَّمُوْا بِالزَّبَرْجَدِ، فَإِنَّهُ يُسْرٌ لَا عُسْرَ فِيْهِ

ترجمہ: ”زبرجد کی انگوٹھی پہنا کرو، کیونکہ وہ سراسر آسانی ہے، اس میں مشکل نام کی کوئی چیز نہیں ہے (زبرجد کی انگوٹھی پہننے سے آسانیاں پیدا ہوتی ہیں)۔“

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع ہے، باقی وہ روایت جس میں یاقوت کی انگوٹھی پہننے کا ذکر ہے کہ اس سے فقر دور ہوتا ہے، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان اسے بیچ کر اپنی ضرورت پوری کر سکتا ہے۔

---

(۱۰۴) تَخَتَّمُوْا بِالزُّمُرُّدِ، فَإِنَّهُ يَنْفِي الْفَقْرَ

ترجمہ: ”زمرد کی انگوٹھی پہنا کرو کیونکہ اس سے فقر و فاقہ دور ہوتا ہے۔“

اسے دیلمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے لیکن اس کی سند صحیح نہیں ہے جیسا کہ ابن دیبع نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۰۵) تَخَتَّمُوْا بِالْعَقِیْقِ

ترجمہ: ''عقیق کی انگوٹھی پہنا کرو۔''

اس حدیث کی متعدد اسناد ہیں اور سب کی سب واہی تباہی ہیں جیسا کہ ابن دیبع نے کہا ہے، لیکن دیلمی نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے متعدد اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بہر حال اس کی کچھ نہ کچھ اصل موجود ہے، اور مطرزی کی ''الیواقیت'' میں ہے کہ اس حدیث کے متعلق ابراہیم حربی سے پوچھا گیا تو انہوں نے اسے صحیح قرار دیا۔

---

(۱۰۶) تَرْكُ الْعَادَةِ عَدَاوَةٌ

ترجمہ: ''کسی عادت کو ترک کر دینا خود اپنے ساتھ دشمنی کرنا ہے۔''

ابن دیبع فرماتے ہیں کہ اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

---

(۱۰۷) تُعَادُ الصَّلٰوةُ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهَمِ يَعْنِيْ مِنَ الدَّمِ

ترجمہ: ''اگر کپڑے پر ایک درہم کے برابر خون لگا ہوا ہو تو نماز لوٹائی جائے گی۔''

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے خطبہء مسلم کی شرح میں فرمایا ہے کہ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے، لیکن یہ حدیث باطل ہے اور محدثین کے نزدیک اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

---

(۱۰۸) تَفَقَّهُوْا قَبْلَ اَنْ تُسَوَّدُوْا

ترجمہ: ''سربراہ (سردار) بننے سے قبل ہی فقاہت حاصل کرلو۔''

یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور اس کا معنی یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس سے پہلے کہ تمہاری شادی ہو اور تم گھربار اور نوکر چاکر والے بن جاؤ، علم حاصل کرلو، اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ عورتوں کی رانوں میں علم ضائع ہوگیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۰۹) تَفَكُّرُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ سَنَةٍ

ترجمہ: ''ایک لمحہ کے لئے سوچ بچار کر لینا ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے۔''

فاکہانی نے اسے ذکر کیا ہے اور اس میں ''تفکر'' کی بجائے ''فکر'' کا لفظ لائے ہیں اور کہا ہے کہ یہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ایک لمحہ کے لئے سوچ بچار کر لینا ایک رات کے قیام سے بہتر ہے جیسا کہ علامہ خطابی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے جب کہ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے جامع صغیر میں اسے ساٹھ سال کی عبادت سے افضل قرار دیا ہے۔

(۱۱۰) اَلتَّكْبِيْرُ جَزْمٌ

ترجمہ: ''نماز میں تکبیر یقین کی تعبیر ہے (وضاحت آ رہی ہے)۔''

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کسی مرفوع روایت میں اس کی اصل نہیں مل سکی، بلکہ یہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے جو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جامع میں نقل کیا ہے کہ تکبیر بھی یقین کا نام ہے اور سلام بھی۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے سنن سعید بن منصور کا حوالہ بھی دیا ہے، اور مطلب اس کا یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب ''اللہ اکبر'' کہتے تھے تو اس میں انہیں کوئی شک وشبہ نہیں ہوتا تھا اس لئے تکبیر نام ہے یقین کا۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بظاہر یہاں ''جزم'' سے ''وقف'' کی حالت مراد ہے کہ ایک مرتبہ ''اللہ اکبر'' کہہ کر رک جانا چاہئے کیونکہ وہ ایک مکمل جملہ ہے جیسا کہ قرأت کا بھی یہی حکم ہے کہ ہر آیت اور وقف کی جگہ پر رکنا مستحب ہے۔

(۱۱۱) تَمْكُثُ اِحْدٰكُنَّ شَطْرَ عُمْرِهَا لَا تُصَلِّي۔

ترجمہ: ''تم میں سے ایک اپنی عمر کے آدھے حصے تک رکی رہتی ہے کہ نماز نہیں پڑھ سکتی'' (عورت ایام مخصوصہ میں نماز نہیں پڑھ سکتی)

ابن مندہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ثابت نہیں ہے، ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ اسے غیر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معروف قرار دیتے ہیں، امام نووی رحمہ اللہ اسے باطل کہتے ہیں اور امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کو بہت تلاش کیا لیکن مجھے اس کی کوئی سند نہیں مل سکی، خلاصہ یہ کہ ان الفاظ کے ساتھ اس کی کوئی اصل نہیں ہے، البتہ معنوی اعتبار سے اس کے مقارب بہت سی روایات موجود ہیں۔

(۱۱۲) اَلتَّوَکُّأُ عَلَى الْعَصَا مِنْ سُنَّةِ الْأَنْبِيَاءِ

ترجمہ: ''لاٹھی سے ٹیک لگانا انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے۔''

یہ کلام تو صحیح ہے لیکن اس کی کوئی اصل صریح نہیں ہے، باقی رہی یہ حدیث کہ جو شخص چالیس سال کی عمر کو پہنچ گیا اور لاٹھی نہیں تھامی تو اس نے نافرمانی کی، سو اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

(۱۱۳) اَلتَّهْنِئَةُ بِالشُّهُوْرِ وَالْأَعْيَادِ، مِمَّا اعْتَادَهُ النَّاسُ فِيْ بَعْضِ الْبِلَادِ

ترجمہ: ''بعض شہروں میں مہینوں اور ایام عید پر مبارک باد دینے کا لوگوں میں رواج ہے۔''

ان الفاظ کے ساتھ اس سلسلے میں کوئی صحیح روایت نہیں ملتی، البتہ اس کا مفہوم اور مضمون صحیح ہے چنانچہ مروی ہے کہ خالد بن معدان کی عید کے دن حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ ہماری اور تمہاری جانب سے قبول فرمائے اور اس کی نسبت نبی علیہ السلام کی طرف فرمائی، لیکن اس میں زیادہ درست بات موقوف ہونا ہی ہے۔

اور اس بات کا بھی ثبوت ملتا ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام بیت اللہ کے حج سے فارغ ہوئے تو فرشتوں نے انہیں مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ آپ کا حج مبرور ہو، ہم نے بھی آپ سے پہلے حج کیا ہے، اسی طرح صحیحین میں حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی توبہ قبول ہونے پر حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا کھڑے ہو کر انہیں مبارکباد دینا بھی مذکور ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿باب الثاء﴾

(۱۱۴) اَلثِّقَةُ بِكُلِّ اَحَدٍ عَجْزٌ

ترجمہ: ''ہر ایک پر اعتماد کر لینا بیوقوفی ہے۔''

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان الفاظ کے ساتھ میں کسی حدیث کو نہیں جانتا۔

---

(۱۱۵) ثَلٰثٌ لَا يُرْكَنُ اِلَيْهَا، اَلدُّنْيَا وَالسُّلْطَانُ وَالْمَرْاَةُ

ترجمہ: ''تین چیزوں کی طرف مائل نہیں ہونا چاہیے، دنیا، بادشاہ اور عورت۔''

معنی کے اعتبار سے یہ کلام صحیح ہے لیکن لفظی طور پر یہ حدیث نہیں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿باب الجیم﴾

(۱۱۶) اَلْجَارُ اِلٰی اَرْبَعِیْنَ

ترجمہ: ”حق ہمسائیگی چالیس گھروں تک ہوتا ہے۔“

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ”الادب المفرد“ میں اسے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا قول قرار دیا ہے، کہ ایک مرتبہ خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے ہمسائے کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ چالیس گھر آگے، چالیس گھر پیچھے، چالیس گھر دائیں جانب اور چالیس بائیں جانب تک حق ہمسائیگی ہوتا ہے، امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

---

(۱۱۷) جُبِلَتِ الْقُلُوْبُ عَلٰی حُبِّ مَنْ اَحْسَنَ اِلَیْهَا، وَ بُغْضِ مَنْ اَسَاءَ اِلَیْهَا

ترجمہ: ”انسان کی قلبی فطرت ہے کہ وہ اچھا سلوک کرنے والے سے محبت کرتا ہے اور برا سلوک کرنے والے سے نفرت کرتا ہے۔“

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسے مرفوعا اور موقوفا دونوں طرح نقل کیا جاتا ہے لیکن دونوں طرح باطل ہے، البتہ اس کی تائید میں وہ روایت پیش کی جاسکتی ہے جس میں یہ دعا وارد ہوئی ہے

”اللھم لاتجعل للفاجر عندی نعمة یرعاہ بھا قلبی“

---

(۱۱۸) اَلْجَزَاءُ مِنْ جِنْسِ الْعَمَلِ

ترجمہ: ”جزاء بھی عمل کی ہی جنس سے ہوتی ہے۔“

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ان الفاظ سے واقف نہیں ہوں البتہ اس کا مضمون صحیح ہے جیسے ”کماتدین تدان“ کا مضمون صحیح ہے کہ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۱۹) جَنِّبُوا مَسَاجِدَ كُمْ صِبْيَانَكُمْ

ترجمہ: ''اپنی مسجدوں کو اپنے بچوں سے بچاؤ۔''

بزار فرماتے ہیں کہ اس کی کوئی اصل نہیں ہے، لیکن حافظ سخاوی رحمہ اللہ نے اس کی تردید کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ امام ابن ماجہ نے اس حدیث کو سندِ ضعیف کے ساتھ اپنی کتاب میں نقل کیا ہے، اس لئے اسے بے اصل قرار دینا صحیح نہیں ہے۔

---

(۱۲۰) اَلْجُوْعُ كَافِرٌ لَا يَرْحَمُ عَلٰى صَاحِبِهٖ فِيْ حَالِهٖ

ترجمہ: ''بھوک بڑی کافر ہوتی ہے کہ بھوکے پر کسی حال میں رحم نہیں کھاتی۔''

یہ جملہ معنوی طور پر تو صحیح ہے لیکن ابن دیبع کے مطابق لفظی اعتبار سے یہ جملہ لوگوں کی زبانوں پر تو بہت چڑھا ہوا ہے تاہم یہ حدیث نہیں ہے۔

---

(۱۲۱) جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَشَكٰى اِلَيْهِ قِلَّةَ الْوَلَدِ، فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّاْكُلَ الْبَيْضَ

ترجمہ: ''ایک آدمی نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور قلتِ ولد کی شکایت کی تو نبی علیہ السلام نے اسے انڈہ کھانے کا حکم دیا۔''

یہ روایت موضوع ہے کیونکہ اس میں ایک راوی محمد بن یحییٰ بن ضرار ہے جو من گھڑت روایات نقل کرتا ہے۔

---

(۱۲۲) جَاعَ النَّبِيُّ ﷺ جُوْعًا شَدِيْدًا، فَنَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرِيْلُ بِلَوْزَةٍ، فَاِذَا فِيْهَا فَرِيْدَةٌ خَضْرَاءُ، مَكْتُوْبٌ عَلَيْهَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

ترجمہ: ''ایک مرتبہ نبی علیہ السلام سخت بھوک کا شکار ہوئے تو جبریل امین علیہ السلام ایک بادام لے کر آئے، جب اسے توڑا گیا تو اس میں سبز رنگ کا ایک نادر موتی نکلا جس پر ''لا الٰہ الا اللّٰہ'' لکھا ہوا تھا۔''

یہ حدیث موضوع ہے اور اس کے اندر محمد بن ابی الزعیزعہ نامی ایک کذاب و دجال راوی پایا جاتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿باب الحاء﴾

(۱۲۳) اَلْحَبِيْبُ لَا يُعَذِّبُ حَبِيْبَهٗ

ترجمہ: ''دوست اپنے دوست کو تکلیف نہیں دیتا۔''

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مرفوعات میں مجھے ایسی کسی روایت کا علم نہیں ہے۔

---

(۱۲۴) حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ

ترجمہ: ''دنیا کی محبت ہر برائی کی جڑ ہے۔''

بعض حضرات نے اس روایت کو موضوع قرار دیا ہے جن میں علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل ہیں، اور وہ اس بات پر یقین ظاہر کرتے ہیں کہ یہ جندب البجلی کا کلام ہے، جب کہ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے شعب الایمان میں اس روایت کو سندِ حسن کے ساتھ خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مرسلاً نقل کیا ہے، علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو موضوعات میں شمار کیا گیا ہے، شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علی بن المدینی نے مراسیل حسن کی تعریف کی ہے اس لئے اگر یہ مرسل ہو تب بھی صحیح ہے، نیز دیلمی نے اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ذکر کیا ہے لیکن اس کی کوئی سند ذکر نہیں ہے، جب کہ حلیۃ الاولیاء میں اسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول اور ابن ابی الدنیا کی ''مکائد الشیطان'' میں مالک بن دینار کا قول قرار دیا گیا ہے۔

---

(۱۲۵) حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْإِيْمَانِ

ترجمہ: ''وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے۔''

امام زرکشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اس حدیث سے واقف نہیں ہوں، سید معین الدین صفوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ ثابت نہیں ہے، بعض حضرات اسے کلامِ سلف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرار دیتے ہیں، حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اس حدیث کے الفاظ سے تو واقف نہیں ہو سکا البتہ اس کا معنی صحیح ہے، لیکن منوفی فرماتے ہیں کہ حافظ سخاوی کا یہ دعوی کرنا ''کہ اس کا معنی صحیح ہے'' قابل تعجب ہے اس لئے کہ وطن کی محبت اور ایمان کے درمیان تلازم نہیں ہے اور خود قرآن کریم کی اس آیت سے اس دعویٰ کی تردید ہو جاتی ہے۔

"ولو انا کتبنا علیھم ان اقتلوا انفسکم او اخرجوا من دیارکم مافعلوہ الا قلیل منھم"

''اگر ہم ان پر یہ حکم فرض کر دیتے کہ اپنے آپ کو قتل کر دیا اپنے وطن کو چھوڑ کر نکل جاؤ تو سوائے چند آدمیوں کے کوئی بھی یہ کام نہ کرتا۔''

معلوم ہوا کہ آیت میں مذکور لوگوں کو اپنے وطن سے محبت تھی جب ہی تو وہ اس سے نکلنے کے لئے تیار نہ ہوئے لیکن اس کے باوجود ان میں ایمان نہیں تھا بلکہ وہ منافق تھے۔

بعض علماء نے حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت کا مطلب بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اپنے وطن سے محبت صرف مؤمن ہی کرتا ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ وطن کی محبت ایمان کے منافی نہیں ہے۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر اس حدیث کے الفاظ سند صحیح سے ثابت ہو جائیں تو اس کا معنی یہ ہوگا کہ وطن سے مراد وطن اصلی یعنی جنت ہے کیونکہ ہمارے باوا آدم علیہ السلام کا سب سے پہلا ٹھکانہ وہی تھا، یا پھر وطن سے مراد مکہ مکرمہ ہوگا جو کہ ام القری اور قبلہ عالم اور مرکز کائنات ہے، یا پھر صوفیاء کی تشریح کے مطابق اس سے مراد رجوع الی اللہ ہے۔

اور اگر اس سے عام مشہور معنی ہی مراد ہو یعنی وہ وطن جہاں سے انسان کی پیدائش اور حیات مستعار کی کچھ یادیں وابستہ ہوں تو یہ بھی صحیح ہے لیکن اس شرط کے ساتھ مشروط ہے کہ اس میں صلہ رحمی، اور اپنے شہر کے یتیم اور فقیر لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کا موقع ملتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تحقیقی جواب یہ ہے کہ کسی چیز کی علامت ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ اس علامت کے ساتھ خاص ہو کر رہ جائے جیسے مروی ہے کہ عرب کی محبت ایمان کی علامت ہے حالانکہ یہ کفار میں بھی پائی جاسکتی ہے، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جہاں بھی عرب کی محبت پائی جائیگی وہاں ایمان پایا جائیگا بلکہ مطلب یہ ہے کہ جہاں ایمان پایا جائے گا وہاں اہل عرب کی محبت بھی پائی جائیگی۔

(۱۲۶) حُبُّ الْهِرَّةِ

ترجمہ: ''بلی سے محبت پر دلالت کرنے والی روایات''

علامہ صغانی وغیرہ اس نوع کی تمام روایات کو موضوع قرار دیتے ہیں۔

(۱۲۷) حَبَّذَا الْمُتَخَلِّلُوْنَ مِنْ اُمَّتِیْ

ترجمہ: ''میری امت میں سے وہ لوگ کیا ہی خوب ہیں جو خلال کرتے ہیں۔''

علامہ صغانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کا موضوع ہونا واضح ہے اور وہ اس کی تشریح دوران وضو انگلیوں کے خلال سے کرتے ہیں، یا کھانے کے بعد انگلیوں کا خلال اس حدیث کا مصداق سمجھتے ہیں، ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو ان الفاظ کے ساتھ موضوع قرار دینا غیر واضح ہے اور اس کا معنی دیگر صحیح احادیث سے ثابت ہے یہی وجہ ہے کہ تخلیل لحیہ اور تخلیل اصابع دونوں کو سننِ وضو میں شمار کیا جاتا ہے۔

(۱۲۸) اَلْحَجُّ جِهَادُ كُلِّ ضَعِيْفٍ

ترجمہ: ''ہر کمزور شخص کا جہاد حج کرنا ہے۔''

علامہ صغانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے موضوعات میں شمار کر کے تساہل سے کام لیا ہے، حالانکہ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً سند حسن کے ساتھ نقل کیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۲۹) اَلْحَدِيْثُ فِي الْمَسْجِدِ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ الْبَهِيْمَةُ الْحَشِيْشَ

ترجمہ: ''مسجد میں باتیں کرنا نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے کوئی جانور گھاس کھا جاتا ہے۔''

یہ حدیث نہیں مل سکی۔

---

(۱۳۰) حَسَنَاتُ الْأَبْرَارِ سَيِّاتُ الْمُقَرَّبِيْنَ

ترجمہ: ''ابرار کی نیکیاں مقربین کے حق میں گناہ ہوتی ہیں (یعنی جن لوگوں کو بارگاہ الٰہی میں مقام قرب حاصل ہو، ان کی نیکیوں کا درجہ اور لیول بہت اونچا ہوتا ہے۔)''

یہ حدیث نہیں ہے بلکہ حضرت ابوسعید الخراز کا کلام ہے۔

---

(۱۳۱) حَسِّنُوْا نَوَافِلَكُمْ تُكْمَلُ بِهَا فَرَائِضُكُمْ

ترجمہ: ''نوافل کو خوب اچھے طریقے سے ادا کیا کرو کیونکہ اس کے ذریعے تمہارے فرائض کی تکمیل کر دی جاتی ہے۔''

ان الفاظ کے ساتھ اس کی کوئی اصل نہیں ہے، البتہ معنی صحیح ہے۔

---

(۱۳۲) اَلْحَسُوْدُ لَا يَسُوْدُ

ترجمہ: ''حاسد کبھی سردار نہیں بن سکتا۔''

یہ حدیث نہیں ہے بلکہ اسلاف میں سے کسی کا کلام ہے جیسا کہ رسالہ قشیریہ میں ہے۔

---

(۱۳۳) حُضُوْرُ مَجْلِسِ عَالِمٍ أَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةِ أَلْفِ رَكْعَةٍ

ترجمہ: ''کسی عالم کی مجلس میں حاضر ہونا ایک ہزار رکعت نوافل پڑھنے سے زیادہ افضل ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احیاء العلوم میں اسے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے لیکن اس کی تخریج میں حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علامہ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے۔

---

(۱۳۴) اَلْحِفْظُ فِی الصِّغَرِ كَالنَّقْشِ فِی الْحَجَرِ

ترجمہ: ''بچپن میں کسی چیز کو یاد کر لینا ایسے ہے جیسے پتھر پر لکیر۔''

یہ حدیث ثابت نہیں ہے البتہ خطیب نے اپنی جامع میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوعاً نقل کی ہے کہ چھوٹے بچے کا کسی چیز کو حفظ کر لینا پتھر پر لکیر کی طرح ہے اور بڑھاپے کے بعد حفظ کرنا ایسے ہے جیسے کوئی شخص پانی پر لکھنا شروع کر دے۔

---

(۱۳۵) حُكْمِیْ عَلَى الْوَاحِدِ كَحُكْمِیْ عَلَى الْجَمَاعَةِ

ترجمہ: ''میرا کسی ایک فرد پر حکم لگانا ایک جماعت پر حکم لگانے کی طرح ہے۔''

حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اور امام مزی نے اسے منکر قرار دیا ہے اور امام زرکشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غیر معروف ہے۔

---

(۱۳۶) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رِدَاءُ الرَّحْمٰنِ

ترجمہ: ''الحمد للہ'' رحمان کی چادر ہے۔

اس حدیث کی کوئی اصل نہیں مل سکی۔

---

(۱۳۷) حَمْلُ عَلِیٍّ بَابَ خَیْبَرَ

ترجمہ: ''حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا دروازہ خیبر اٹھا لینا۔''

ابن اسحاق نے اسے ''سیرۃ'' میں بیان کیا ہے لیکن علماء نے اسے منکر قرار دیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی متعدد سندیں ہیں اور سب کی سب واہی تباہی ہیں جبکہ امام زرکشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام حاکم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی سند سے یہ روایت نقل کی ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ قلعہ تک پہنچے تو اس کے ایک دروازے کو کھینچ کر اکھاڑ ڈالا اور اسے زمین پر دے مارا، اس کے بعد ستر آدمی اس دروازے کو اٹھانے کیلئے بڑھے تو اسے نہ اٹھا سکے، جبکہ ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ سات آدمی مل کر بھی اسے ہلا نہ سکے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب الخاء

(۱۳۸) خَابَ قَوْمٌ لَا سَفِيهَ لَهُمْ

ترجمہ: ''وہ قوم نامراد ہے جس میں کوئی بیوقوف نہ ہو'' (یہ بیوقوفوں کی فضیلت ہے)۔

ابن ابی الدنیا نے نقل کیا ہے کہ یہ مشہور محدث مکحول شامی کا قول ہے، حدیث نہیں ہے۔

---

(۱۳۹) خَازِنُ الْقُوتِ مَمْقُوتٌ

ترجمہ: ''غذائی اشیاء کا ذخیرہ اندوز ملعون ہے۔

یہ حدیث نہیں ہے، البتہ اس کا مفہوم صحیح ہے اور اس کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں فرمایا گیا ہے ''**المحتکر ملعون**''

---

(۱۴۰) خُذُوا شَطْرَ دِينِكُمْ عَنِ الْحُمَيْرَاءِ

ترجمہ: ''اپنے دین کا آدھا حصہ تو صرف حمیراء یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی سے حاصل کرلیا کرو۔'' (کیونکہ دین کے تقریباً نصف مسائل انہی سے مروی ہیں)

حمیراء، حمراء کی تصغیر ہے اور لغت کی کتاب النہایہ میں اس کا معنی صرف سرخ نہیں بلکہ سرخ وسفید بیان کیا گیا ہے، علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس کی کسی سند کا پتہ نہیں ہے اور نہ ہی ابن اثیر کی ''النہایہ'' کے علاوہ حدیث کی کسی کتاب میں میری نظر سے یہ حدیث گزری ہے لیکن ابن اثیر نے بھی یہ ذکر نہیں کیا کہ اس حدیث کی تخریج کس نے کی ہے۔ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے امام مزی رحمۃ اللہ علیہ اور ذہبی رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے اس کے متعلق لاعلمی کا اظہار کیا۔

دیلمی نے اسے بغیر سند کے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے لیکن اس کے الفاظ یہ ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"خذوا ثلث دينكم من بيت الحميراء۔"

''اپنے دین کا ایک تہائی حصہ حمیراء کے گھر سے حاصل کرو۔''

اسی طرح امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسے ذکر کیا ہے، امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اس حدیث سے واقف نہیں ہوں، ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا مضمون صحیح ہونے میں کسی کو کلام نہیں ہے اور وہ صحیح ہے، اسی طرح لوگوں کی زبان پر یہ حدیث بھی مشہور ہے کہ اے حمیرا مجھ سے باتیں کیا کرو، لیکن علماء کے نزدیک اس کی بھی کوئی اصل نہیں ہے۔

---

(۱٤۱) اَلْخُمُوْلُ نِعْمَةٌ وَ كُلٌّ يَأْبَاهَا

ترجمہ: ''گمنامی نعمت ہے لیکن ہر شخص اسے ناپسند کرتا ہے۔''

یہ حدیث نہیں ہے بلکہ اسلاف میں سے کسی کا کلام ہے، البتہ حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس مضمون کی ایک مرفوع حدیث حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے یوں مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندے کو پسند فرماتے ہیں جو گمنام اور متقی ہو، اسی طرح بعض مشائخ یہ بھی فرماتے ہیں کہ گمنامی راحت ہے اور شہرت آفت ہے۔

---

(۱٤۲) خِيَارُ نِسَاءِ أُمَّتِي أَحْسَنُهُنَّ وَجْهًا وَ أَرْخَصُهُنَّ مَهْرًا

ترجمہ: ''میری امت کی بہترین عورتیں وہ ہیں جن کا چہرہ خوبصورت ہو اور مہر کم ہو۔''

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسے دیلمی نے بغیر سند کے ذکر کیا ہے لہٰذا اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

---

(۱٤۳) خَيْرُ تِجَارَتِكُمُ الْبَزُّ، وَ خَيْرُ صَنَائِعِكُمُ الْخَرْزُ

ترجمہ: ''تمہاری بہترین تجارت ریشمی کپڑوں کی ہے اور بہترین پیشہ موچی ہے (کیونکہ اس میں عاجزی کا عنصر غالب ہوتا ہے)

حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اس حدیث کی کسی سند سے واقف نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں۔

(۱۴۴) خَیرُ الْبِرِّ عَاجِلُهُ

ترجمہ: ''بہترین نیکی وہ ہے جس کا بدلہ جلدی مل جائے۔''

الفاظ کے اعتبار سے یہ حدیث صحیح نہیں ہے، البتہ اسی کے ہم معنی ایک روایت حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے آتی ہے کہ نیکی مکمل نہیں ہوتی مگر جلدی کے ساتھ۔ اور یہی معنی ہے اس جملے کا جو لوگوں کی زبان پر مشہور ہے۔ ''الانتظار اشد من الموت''

(۱۴۵) خَیرُ الْاَسْمَاءِ مَا عُبِّدَ وَمَا حُمِّدَ

ترجمہ: ''بہترین نام وہ ہے جس میں عبد یا حمد کا مادہ آتا ہو۔''

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اس حدیث سے واقف نہیں ہوں، البتہ معجم طبرانی میں حضرت ابوزہیر ثقفی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے کہ تم جب بھی نام رکھو تو اس میں ''عبد'' کا پیوند ضرور لگاؤ، اسی طرح حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی مروی ہے کہ اللہ کے نزدیک بہترین نام وہ ہے جس میں لفظ عبد آتا ہو، لیکن اس کی سند بھی ضعیف ہے، اسی طرح ابو نعیم نے اپنی سند کے ساتھ مرفوعاً یہ حدیث قدسی نقل کی ہے کہ اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! میں کسی ایسے شخص کو عذاب جہنم میں مبتلا نہیں کروں گا جس کا نام آپ کے نام پر ہو۔

(۱۴۶) خَیرُ السُّودَانِ ثَلَاثَةٌ: لُقْمَانُ، وَ بِلَالٌ، وَ مَهْجَعٌ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم

ترجمہ: ''حبشیوں میں تین لوگ سب سے بہتر ہیں، حضرت لقمانؑ، حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور نبی علیہ السلام کے آزاد کردہ غلام حضرت مہجع رضی اللہ عنہ۔''

ابن دیبع فرماتے ہیں کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو اپنی صحیح میں حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے لیکن یہ سہو پر مبنی ہے جو کاتب کی غلطی کی وجہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ہوا یا خود مصنف کو اشتباہ پیش آ گیا، کیونکہ یہ حدیث بخاری شریف میں موجود نہیں ہے۔ نیز اس حدیث میں مہجع رضی اللہ عنہ کو نبی علیہ السلام کا آزاد کردہ غلام قرار دیا گیا ہے، حالانکہ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے اور غزوۂ بدر میں مسلمانوں کے سب سے پہلے شہید تھے، انہیں اچانک ایک تیر آ لگا تھا جس سے یہ دونوں فریقوں کی صفوں کے درمیان ہی جام شہادت نوش کر گئے تھے، بنیادی طور پر یہ یمن کے رہنے والے تھے۔

---

(۱٤۷) اَلْخَيْرُ فِيَّ وَ فِيْ أُمَّتِيْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

ترجمہ: ''قیامت تک کیلئے خیر و بھلائی مجھ میں اور میری امت میں رکھ دی گئی ہے۔''

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں اس حدیث کو نہیں پہچانتا، البتہ اس کا مضمون اور مفہوم صحیح ہے۔

---

(۱٤۸) خِيَرَةُ اللّٰهِ لِلْعَبْدِ خَيْرٌ مِنْ خِيَرَتِهِ لِنَفْسِهِ

ترجمہ: ''اللہ اپنے بندے کیلئے جو بھلائی سوچتا ہے وہ اس سے بہتر ہوتی ہے جو بندہ اپنے لئے سوچتا ہے۔''

ان الفاظ سے تو اس کی کوئی اصل نہیں مل سکی، البتہ اس کا مضمون صحیح اور قرآن و سنت سے مؤید ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿باب الدال﴾

(۱۴۹) دَارُ الظَّالِمِ خَرَابٌ وَ لَوْ بَعْدَ حِيْنٍ

ترجمہ: ”ظالم کا گھر بھی اجڑ کر رہتا ہے خواہ کچھ عرصے کے بعد ہی ہو۔“

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اس حدیث سے واقف نہیں ہوں۔

---

(۱۵۰) دَاوِمِيْ قَرْعَ بَابِ الْجَنَّةِ

ترجمہ: ”جنت کا دروازہ ہمیشہ کھٹکھٹاتی رہا کرو۔“

یہ بات نبی علیہ السلام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمائی تھی، اس پر انہوں نے دریافت کیا کس چیز سے؟ فرمایا بھوک سے، یہ حدیث امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں ذکر کی ہے لیکن حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس کی کوئی اصل نہیں مل سکی۔

---

(۱۵۱) دُخُوْلُهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَمَّامًا بِالْجُحْفَةِ

ترجمہ: ”وہ روایات جن میں نبی علیہ السلام کا مقامِ جحفہ میں حمام میں داخل ہونا مذکور ہے۔“

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مہذب میں فرمایا ہے کہ ایسی روایات انتہائی ضعیف ہیں، علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح شمائل میں فرمایا ہے کہ ان روایات کے موضوع ہونے پر تمام حفاظ کا اتفاق ہے لیکن ان کی یہ بات برمحل نہیں ہے کیونکہ علامہ دمیری رحمۃ اللہ علیہ نے ان احادیث کو ثابت کیا ہے اور علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی تضعیف کی ہے، موضوع قرار نہیں دیا اور ظاہر ہے کہ موضوع اور ضعیف میں فرق ہوتا ہے۔

---

(۱۵۲) اَلدَّرَجَةُ الرَّفِيْعَةُ

ترجمہ: ”اذان کے بعد پڑھی جانے والی دعاء کا لفظ“

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اذان کے بعد جو دعاء پڑھی جاتی ہے "اللهم رب هذه الدعوة التامة......" بعض لوگ اس میں "والدرجة الرفيعة" کا اضافہ بھی کرتے ہیں، حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ اضافہ کسی روایت میں میری نظروں سے نہیں گزرا۔

---

(۱۵۳) اَلدُّنْيَا سَاعَةٌ فَاجْعَلْهَا طَاعَةً

ترجمہ: "دنیا ایک لمحے کی ہے اسے اللہ کی اطاعت میں گزار دو۔"

ان الفاظ کی کوئی اصل نہیں ہے، البتہ ان کا معنی اور مضمون صحیح ہے۔

---

(۱۵٤) اَلدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْآخِرَةِ

ترجمہ: "دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔"

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگرچہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے احیاء العلوم میں ذکر کیا ہے لیکن میں اس حدیث سے واقف نہیں ہو سکا اور اس کا کوئی حوالہ مہیا نہیں ہو سکا، البتہ اس کا معنی صحیح ہے۔

---

(۱۵۵) اَلدِّيْكُ الْاَبْيَضُ صَدِيْقِيْ وَ صَدِيْقُ صَدِيْقِيْ وَ عَدُوُّ عَدُوِّيْ

ترجمہ: "سفید مرغ میرا دوست، میرے دوست کا دوست اور میرے دشمن کا دشمن ہے۔"

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے، حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس پر موضوع ہونے کا حکم لگانے پر میرا شرح صدر نہیں ہو رہا، اور حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کے اکثر الفاظ میں وہ رونق نہیں ہے جو حدیث میں ہوتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب الذال

(۱۵٦) ذَكَاةُ الْاَرْضِ يُبْسُهَا

ترجمہ: ''زمین کی پاکیزگی اس کا خشک ہو جانا ہے (اگر زمین پر کوئی نجاست لگ جائے اور وہ نجاست خشک ہو جائے اور کوئی شخص اسے دھوئے بغیر اس پر نماز پڑھ لے تو اس کی نماز ہو جائیگی اور زمین کو ناپاک تصور نہیں کیا جائیگا)''

ابن دیبع فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے حنفیہ استدلال کرتے ہیں لیکن کسی مرفوع روایت میں اس کی کوئی اصل موجود نہیں ہے، البتہ ابن ابی شیبہ نے اسے مرفوعاً حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے، ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کی اس سند سے ''جسے بجا طور پر سلسلہ الذہب قرار دیا جاسکتا ہے'' بڑھ کر اور کون سی سند ہو سکتی ہے؟ ہمارے نزدیک امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کی یہ روایت فقہ حنفی کے صحت مسلک کی دلیل ہے۔

پھر دوسری بات یہ بھی ہے کہ احکام کے معاملے میں جب کوئی مجتہد کسی حدیث سے استدلال کرتا ہے تو کوئی شخص یہ تصور بھی نہیں کرسکتا کہ وہ حدیث اس مجتہد کے نزدیک صحیح یا حسن نہ ہو، اگر بعد میں سند کے اندر ضعف آجائے یا کوئی وضاع و کذاب راوی در آئے تو اس سے اس مجتہد کے استدلال پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔

امام زرکشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے بلکہ یہ محمد بن حنفیہ کا قول ہے جسے ابن جریر نے تہذیب الآثار میں نقل کیا ہے اور امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابن ابی شیبہ نے اسے محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ، ابو جعفر امام باقر رحمۃ اللہ علیہ اور ابو قلابہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے، لیکن ہم یہ بات پیچھے ذکر کر چکے ہیں کہ یہ روایت مرفوعاً بھی منقول

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً بھی مروی ہے، ہدایہ میں اسی کو مرفوع قرار دیا گیا ہے لیکن مخرِّج نے کہا ہے کہ یہ روایت میری نظروں سے مرفوعاً نہیں گزری۔ تاہم اس سے بھی مسلک احناف پر کوئی قدغن نہیں لگائی جاسکتی کیونکہ ان کے نزدیک اقوال صحابہ بھی حجت ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب الراء

(۱۵۷) اَلرَّابِحُ فِي الشَّرِّ خَاسِرٌ

ترجمہ: ''شر میں نفع کمانے والا خسارے میں ہوتا ہے۔''

یہ بعض حکماء کا کلام ہے، حدیث نہیں ہے۔

---

(۱۵۸) رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَى الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ، قَالُوْا: وَمَا الْجِهَادُ الْاَكْبَرُ؟ قَالَ: جِهَادُ الْقَلْبِ۔

ترجمہ: ''ہم جہادِ اصغر سے جہادِ اکبر کی طرف لوٹ آئے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ جہادِ اکبر کیا چیز ہے؟ فرمایا دل کا جہاد۔'' (اصلاح قلب)

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ ''تسدید القوس'' میں فرماتے ہیں کہ لوگوں کی زبانوں پر یہ جملہ حدیث کے طور پر مشہور ہے حالانکہ یہ ابراہیم بن عبلہ کا کلام ہے جسے امام نسائی نے اپنی کتاب ''الکنیٰ'' میں ذکر کیا ہے، ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی احیاء العلوم میں ذکر کی ہے اور حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے بیہقی کی طرف منسوب کیا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔

---

(۱۵۹) رَحِمَ اللّٰهُ اَخِي الْخَضِرَ، لَوْ كَانَ حَيًّا لَزَارَنِيْ

ترجمہ: ''اللہ میرے بھائی خضر پر رحم کرے، اگر وہ زندہ ہوتے تو میری ملاقات کو ضرور آتے۔''

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مرفوعاً یہ روایت ثابت نہیں ہے۔

---

(۱۶۰) رَحِمَ اللّٰهُ مَنْ زَارَنِيْ، وَ زِمَامُ نَاقَتِهٖ بِيَدِهٖ

ترجمہ: ''اللہ اس شخص پر رحم کرے جو میری زیارت کو آئے اس حال میں کہ اس کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اونٹنی کی لگام اس کے ہاتھ میں ہو" (دور سے سفر کر کے آیا ہو)

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان الفاظ کے ساتھ اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

---

(۱٦۱) رَدُّ دَانِقٍ عَلٰی اَهْلِهٖ خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ سَبْعِيْنَ سَنَةً

ترجمہ: "ایک دانق اس کے مالک کو لوٹا دینا ستر سال کی عبادت سے بہتر ہے۔"

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان الفاظ کی کوئی اصل نہیں مل سکی، حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اصل میں فقہ مالکی کے ایک بہت بڑے اندلسی عالم یحییٰ بن عمر بن یوسف بن عامر ایک مرتبہ قیروان سے قرطبہ صرف اس مقصد کیلئے گئے کہ ایک سبزی فروش کا ایک دانق (ایک پیسہ) لوٹا سکیں، لوگوں نے انہیں بہت ملامت کی کہ صرف ایک پیسہ لوٹانے کیلئے اتنا بڑا سفر کرنے کی کیا ضرورت تھی اس پر انہوں نے یہ جملہ کہا تھا۔

---

(۱٦۲) رَدُّ الشَّمْسِ عَلٰی عَلِيٍّ

ترجمہ: "حضرت علی رضی اللہ عنہ کیلئے سورج کا لوٹ آنا۔"

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے اور ابن جوزی نے بھی "الموضوعات" میں امام احمد کی پیروی کی ہے، لیکن امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ اور قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تصحیح کی ہے۔

---

(۱٦۳) رَسُوْلُ الْمَرْءِ دَالٌّ عَلٰی عَقْلِهٖ

ترجمہ: "انسان کا قاصد اس کی عقل پر دلالت کرتا ہے" (اگر قاصد عقلمند ہو تو بھیجنے والے کا انتخاب صحیح ہوگا، بصورت دیگر بھیجنے والا خود مردم شناس نہیں ہوگا)

یہ حدیث نہیں ہے بلکہ یحییٰ بن خالد کا قول ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱٦٤) رِيْقُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ

ترجمہ: ''مسلمان کے تھوک میں شفاء ہے۔''

ان الفاظ کے ساتھ یہ حدیث نہیں مل سکی، اسی طرح لوگوں کی زبان پر یہ جملہ جو حدیث کے طور پر مشہور ہے، ''سور المؤمن شفاء'' کہ مسلمان کے جھوٹے میں شفاء ہوتی ہے، بھی حدیث نہیں ہے، البتہ معنی کے اعتبار سے صحیح ہے اور اس کی تائید دارقطنی کی اس روایت سے ہوتی ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ یہ بات انسان کی تواضع کی دلیل ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کا جھوٹا پی لے۔

---

(۱٦٥) رَاَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِىَ بِىْ، حَوْلَ الْعَرْشِ فَرِيْدَةً خَضْرَاءَ، فِيْهَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ، وَ اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ۔

ترجمہ: ''شب معراج میں نے دیکھا کہ عرش کے گرد ایک سبز رنگ کا نادر موتی ہے جس پر کلمہ کے ساتھ ابوبکر کا نام بھی لکھا ہوا تھا۔''

یہ روایت موضوع ہے اور اس میں ایک راوی ہے جس کا لقب سرّی ہے وہ ناقابل احتجاج ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿باب الزای﴾

(١٦٦) زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا۔

ترجمہ: ''کبھی کبھی ملاقات کیا کرو، اس سے محبت بڑھتی ہے۔''

یہ حدیث ضعیف اور کذاب راویوں سے منقول ہونے کی وجہ سے درجہ اعتبار سے ساقط ہو جاتی ہے۔

---

(١٦٧) اَلزَّحْمَةُ رَحْمَةٌ

ترجمہ: ''کبھی کبھی زحمت بھی رحمت بن جاتی ہے۔''

یہ حدیث نہیں ہے، البتہ اس کا مضمون صحیح ہے، یہی وجہ ہے کہ میدان عرفات و منی کی زحمت کو باعث رحمت سمجھا جاتا ہے۔

---

(١٦٨) زَكٰوةُ الْحُلِيِّ عَارِيَةٌ

ترجمہ: ''زیور کی زکوۃ اسے عاریۃً کسی کو دیدینا ہے۔''

یہ حدیث مرفوع نہیں بلکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے، البتہ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس روایت میں یہ آتا ہے کہ زیور پر زکوۃ نہیں ہے، وہ باطل اور بے اصل ہے۔

---

(١٦٩) زَكٰوةُ الْجَاهِ اِغَاثَةُ اللُّهْفَانِ

ترجمہ: ''حب جاہ کی زکوۃ کمزوروں کی مدد کرنا ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان الفاظ کے ساتھ یہ حدیث غیر معروف ہے۔

---

(۱۷۰) اَلزَّيْدِيَّةُ مَجُوْسُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ

ترجمہ: ''زیدیہ فرقہ اس امت کا مجوسی فرقہ ہے۔''

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت میری نظروں سے نہیں گزری، ابن دیبع فرماتے ہیں کہ یہ روایت موضوع ہے اور اسے روایت کرنا جائز نہیں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿باب السین﴾

(۱۷۱) سَبُّ اَصْحَابِیْ ذَنْبٌ لَا یُغْفَرُ۔

ترجمہ: ''میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہنا ایسا گناہ ہے جس کی بخشش نہیں ہوگی۔''

علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کی طرف اسے منسوب کرنا سراسر کذب اور جھوٹ ہے، کیونکہ قرآن خود کہتا ہے کہ شرک کے علاوہ اللہ جس گناہ کو چاہے، معاف فرمادے گا، ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر اس کے الفاظ صحیح سند سے ثابت ہو جائیں تو ہم اس کا معنی بھی واضح کر دیں گے کہ معنوی طور پر اس میں کوئی خرابی نہیں ہے اس لئے کہ عام طور پر شان صحابہ رضی اللہ عنہم میں گستاخی کرنے والا اسے عظیم کار ثواب سمجھتا ہے اور اس کے جواز میں اسے کوئی شبہ نہیں ہوتا۔ جبکہ قرآن کریم نے ان کی مدح و منقبت بیان فرمائی ہے، ان آیات قرآنی کی تردید کی وجہ سے اسے کافر سمجھا جائیگا۔

اور اس کا ایک معنی یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس حدیث میں ''لایغفر'' بمعنی ''لایسامح'' کے ہے، اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہنے والے سے چشم پوشی نہیں کی جاسکتی۔ اس کی دلیل یہ حدیث ہے کہ جو شخص میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہے، اسے سزا دو اور جو مجھے برا بھلا کہے اسے قتل کر دو۔

---

(۱۷۲) سَبَّابَةُ النَّبِیِّ عَلَیْهِ السَّلَامُ کَانَتْ اَطْوَلَ مِنَ الْوُسْطٰی۔

ترجمہ: ''نبی علیہ السلام کی شہادت والی انگلی درمیان والی انگلی سے زیادہ لمبی تھی۔''

یہ بات جس نے بھی کہی ہے، غلط ہے۔ علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بہت سے لوگوں کی زبانوں پر یہ بات مشہور ہے اور بعض بڑے علماء مثلاً امام دمیری رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کی طرف بھی یہ بات منسوب ہے، حالانکہ یہ بات غلط ہے اور اس کی بنیادی وجہ ایک مطلق روایت پر آنکھیں بند کر کے اعتماد کر لینا ہے۔ درحقیقت مسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ میں اس مضمون کی ایک روایت آتی ہے لیکن اس میں ''پاؤں'' کی قید بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، چنانچہ حضرت میمونہ بنت کردم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اس بات کو نہیں بھول سکتی کہ نبی علیہ السلام کے پاؤں کی انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی درمیان والی انگلی سے بڑی تھی، یہی روایت امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی دلائل النبوۃ میں ذکر کی ہے۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اصل میں امام دمیری رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے ہاتھ کی انگشت شہادت کو جو "اطول" قرار دیا ہے، انہیں اس میں لفظ "سبابہ" سے اشتباہ ہو گیا ہے کیونکہ حقیقۃً اس کا اطلاق ہاتھ کی انگشت شہادت پر ہی ہوتا ہے اور پاؤں کی اس انگلی پر اس کا اطلاق مجازاً ہوتا ہے، انہوں نے اس حدیث کو اس کی حقیقت پر محمول کرتے ہوئے یہ معنی مراد لے لیا حالانکہ دوسری روایت سے اس کے معنیٔ مجازی کی تعیین ہو جاتی ہے۔

---

(۱۷۳) اَلسِّرُّ عِندَ الْاَحْرَارِ

ترجمہ: "شریف لوگوں کے پاس راز محفوظ رہتا ہے۔"

یہ حدیث نہیں ہے بلکہ بعض اکابرین کا قول ہے جیسا کہ یہ بھی بعض اکابرین کا قول ہے "صدور الأحرار قبور الأسرار" شریف لوگوں کے سینے رازوں کے دفینے ہوتے ہیں۔

---

(۱۷۴) اَلسَّعِيدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهٖ

ترجمہ: "وہ شخص سعادت مند ہے جو دوسرے کو دیکھ کر نصیحت حاصل کرلے۔"

امام زرکشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علامہ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے غیر ثابت قرار دیا ہے، جبکہ امام رامہرمزی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے "الامثال" میں ذکر کیا ہے اور اس کی نسبت حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ وغیرہ کی طرف کی ہے، جس کے بارے علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث بہت لمبی ہے اور دیلمی نے اسے اپنی مسند میں نقل کیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۷۵) اَلسَّفَرُ يُسْفِرُ عَنْ اَخْلَاقِ الرِّجَالِ

ترجمہ: ''سفر لوگوں کے اخلاق واضح کر کے پیش کر دیتا ہے۔''

یہ حدیث نہیں ہے بلکہ لوگوں کا تجربہ ہے۔

---

(۱۷۶) اَلسَّلَامَةُ فِي الْعُزْلَةِ

ترجمہ: ''گوشہ نشینی میں سلامتی ہے۔''

یہ کلام تو صحیح ہے لیکن حدیث نہیں ہے۔

---

(۱۷۷) سَلِّمُوْا عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى، وَ لَا تُسَلِّمُوْا عَلٰى يَهُوْدِ اُمَّتِيْ، قِيْلَ: وَ مَنْ يَهُوْدُ اُمَّتِكَ؟ قَالَ: تُرَّاكُ الصَّلٰوةِ۔

ترجمہ: ''یہود و نصاریٰ کو تو سلام کر لیا کرو لیکن میری امت کے یہودیوں کو سلام نہ کیا کرو، کسی نے پوچھا کہ آپ کی امت کے یہودی کون ہیں؟ فرمایا تارکین نماز۔''

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اس حدیث سے واقف نہیں ہوں البتہ دیلمی نے اسے بغیر سند کے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے۔

---

(۱۷۸) سَوْدَاءُ وَلُوْدٌ خَيْرٌ مِنْ حَسْنَاءَ لَا تَلِدُ

ترجمہ: ''وہ کالی عورت جو ماں بن سکے اس حسین عورت سے بہتر ہے جو ماں نہ بن سکے۔''

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں اسے ذکر کیا ہے، علامہ عراقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے ''ضعفاء'' میں اس حدیث کی تخریج کی ہے، لیکن سنداً صحیح نہیں ہے جبکہ ابن اثیر نے بھی اسے انہی الفاظ کے ساتھ ''النہایہ'' میں ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۷۹) اَلسِّوَاكُ يَزِيْدُ الرَّجُلَ فَصَاحَةً

ترجمہ: ''مسواک انسان کی فصاحت میں موجب اضافہ ہے۔''

علامہ صغانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا موضوع ہونا واضح ہے۔

---

(۱۸۰) سِيْرُوْا عَلٰى سَيْرِ اَضْعَفِكُمْ

ترجمہ: ''اپنے میں سے سب سے زیادہ کمزور کی رفتار سے چلا کرو۔''

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان الفاظ کے ساتھ تو میں اس حدیث کو نہیں پہچانتا، البتہ اسی کے ہم معنی ایک حدیث ملتی ہے کہ سب سے زیادہ کمزور شخص کا خیال رکھ کر لوگوں کی امامت کیا کرو۔

---

(۱۸۱) سِيَاسَةُ النَّاسِ اَشَدُّ مِنْ سِيَاسَةِ الدَّوَابِّ

ترجمہ: ''انسانوں کی سیاست جانوروں کی سیاست سے زیادہ سخت ہے۔''

یہ حدیث نہیں ہے بلکہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے ''تہذیب الاسماء واللغات'' میں اسے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿باب الشین﴾

(۱۸۲) شَاوِرُوْ هُنَّ وَ خَالِفُوْ هُنَّ

ترجمہ: ''عورتوں سے مشورہ تو کرلیا کرو لیکن پھر ان کے مشورے پر عمل نہ کیا کرو۔''

یہ حدیث ان الفاظ سے تو ثابت نہیں ہے لیکن اس مضمون کی ایک دوسری روایت آتی ہے، علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں کوئی مرفوع روایت تو اسے نہیں سمجھتا، البتہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً یہ مضمون ضرور مروی ہے، کہ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کوئی کام نہ کرے جب تک وہ مشورہ نہ کرلے، اور اگر اسے مشورہ کیلئے کوئی نہ ملے تو کسی عورت سے ہی مشورہ کرلے لیکن اس کے مشورے پر عمل نہ کرے کیونکہ اسی میں برکت ہے، اس حدیث کی سند میں ضعف بھی ہے اور انقطاع بھی۔

اسی طرح دیلمی، عسکری اور قضاعی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بھی نقل کی ہے کہ ''عورتوں کی اطاعت، سراسر ہے ندامت'' لیکن ابن عدی فرماتے ہیں کہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کا اسے موضوعات میں شمار کرنا مناسب نہیں ہے۔ دوسری طرف علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اسے باطل اور بے اصل قرار دیتے ہیں، اس اختلاف سے بچنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اسے حدیث کے طور پر بیان ہی نہ کیا جائے۔

---

(۱۸۳) شَبِيْهُ الشَّيْءِ مُنْجَذِبٌ اِلَيْهِ

ترجمہ: ''جو چیز کسی کے مشابہ ہو، وہ اسی کی طرف مائل ہوتی ہے۔''

یہ حدیث نہیں ہے بلکہ اہل عرب کا ایک قول ہے جیسا کہ ''الجنس الی الجنس یمیل'' بھی اہل عرب کا مقولہ ہے، نیز ''**الصحبة مع غير الجنس عذاب شديد**'' بھی اسی حکم میں ہے۔

---

(۱۸۴) شِرَارُ كُمْ مُعَلِّمُوْ صِبْيَانِكُمْ، اَقَلُّهُمْ رَحْمَةً عَلَي الْيَتِيْمِ، وَ اَغْلَظُهُمْ عَلَى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمِسْكِيْنِ

ترجمہ: ''تم میں سے بدترین لوگ وہ ہیں جو بچوں کے استاذ ہوں، کہ وہ یتیم بچوں پر بہت کم رحم کھاتے ہیں اور مسکینوں پر انتہائی سختی کرتے ہیں۔''

''اللآلی'' میں ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے۔

(۱۸۵) اَلشَّفَقَةُ عَلٰى خَلْقِ اللّٰهِ تَعْظِيْمٌ لِاَمْرِ اللّٰهِ

ترجمہ: ''اللہ کی مخلوق پر شفقت کرنا درحقیقت امر الٰہی کی تعظیم ہے۔''

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ان الفاظ کے ساتھ اس حدیث کو نہیں پہچانتا۔ البتہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس نوعیت کا ایک قول بعض اکابرین کی طرف منسوب کیا ہے۔

(۱۸۶) اَلشُّكْرُ فِي الْوَجْهِ مَذَمَّةٌ

ترجمہ: ''منہ پر کسی کا شکریہ ادا کرنا گویا اس کی مذمت کرنا ہے۔''

یہ جملہ حدیث نہیں ہے، البتہ اس مضمون کی ایک حدیث بہرحال مل جاتی ہے۔

(۱۸۷) شَهَادَةُ الْمَرْءِ عَلٰى نَفْسِهٖ بِشَهَادَتَيْنِ

ترجمہ: ''انسان کا اپنے خلاف گواہی دینا اگر دو مرتبہ ہو تو اس کا اعتبار کیا جائیگا۔''

یہ حدیث نہیں ہے، البتہ اس کا مفہوم صحیح ہے۔

(۱۸۸) شَهَادَةُ الْمُسْلِمِيْنَ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضِهِمْ جَائِزَةٌ، وَ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْعُلَمَاءِ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ لِاَنَّهُمْ حُسَّدٌ

ترجمہ: ''مسلمانوں کی ایک دوسرے کے خلاف گواہی قبول کرلی جائیگی لیکن علماء کی گواہی ایک دوسرے کے خلاف قبول نہیں کی جائیگی کیونکہ وہ حاسد ہوتے ہیں۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ حدیث نہیں ہے اور اس کی سند متعدد وجوہ کی بناء پر فساد کا شکار ہے۔

(۱۸۹) اَلشُّهْرَةُ فِیْ قِصَرِ الثِّيَابِ

ترجمہ: ''کپڑوں کے چھوٹا ہونے میں شہرت کا راز ہے۔''

یہ حدیث صحیح نہیں ہے کیونکہ کپڑوں کا چھوٹا ہونا اس وقت اسباب شہرت میں سے ہوگا جبکہ قصداً اور ارادۃً ایسا کیا گیا ہو، ورنہ نہیں۔

(۱۹۰) شَيَاطِيْنُ الْاِنْسِ يَغْلِبُ شَيَاطِيْنَ الْجِنِّ

ترجمہ: ''انسانوں کے شیطان جنوں کے شیاطین پر غالب آجاتے ہیں۔''

یہ حدیث نہیں ہے بلکہ حضرت عبداللہ بن دینار کا کلام ہے۔

(۱۹۱) اَلشَّيْخُ فِیْ قَوْمِهٖ كَالنَّبِیِّ فِیْ اُمَّتِهٖ

ترجمہ: ''اپنی قوم میں کسی بوڑھے کی مثال ایسی ہوتی ہے جیسی کسی نبی کی اپنی امت میں ہوتی ہے۔''

یہ حدیث نہیں ہے بلکہ کسی بزرگ کا کلام ہے اور علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسے موضوعات میں سے قرار دیا ہے۔ جبکہ علامہ سیوطی کی تحقیق سے اس کا ضعیف ہونا ثابت ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿باب الصاد﴾

(۱۹۲) صَاحِبُ الْحَاجَةِ اَعْمٰی

ترجمہ: ''ضرورت مند تو نابینا ہوتا ہے۔'' (اسے اپنی ضرورت پوری کرنے سے مقصد ہوتا ہے اور وہ پچھلی تمام باتوں سے نظریں چرا لیتا ہے)

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایسی کوئی مرفوع روایت میرے علم میں نہیں ہے، ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہی حکم "الغریب کالأعمی" کا بھی ہے کہ مسافر یا اجنبی نابینا ہوتا ہے۔

---

(۱۹۳) اَلصَّبْرُ کَنْزٌ مِنْ کُنُوْزِ الْجَنَّةِ

ترجمہ: ''صبر جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔''

یہ حدیث احیاء العلوم میں ذکر کی گئی ہے لیکن حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث سنداً غریب ہے اور ہمیں نہیں مل سکی۔

---

(۱۹۴) صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اکثر لوگ یہ جملہ اس وقت کہتے ہیں جب مؤذن اذان فجر میں "الصلوۃ خیر من النوم" کہتا ہے، نبی علیہ السلام کی طرف اس کی نسبت کی کوئی اصل نہیں ہے کہ اس جملے کے بعد نبی علیہ السلام سے یہ کہنا کسی طرح ثابت ہو۔اسی طرح "الصلوۃ خیر من النوم" کے بعد "صدقت و بررت، وبالحق نطقت" کی بھی سند کے اعتبار سے کوئی اصل نہیں ہے، البتہ یوں ہی اس کے کہہ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے بلکہ شوافع نے اسے مستحب قرار دیا ہے۔

---

(۱۹۵) صَدَقَةُ الْقَلِيْلِ تَدْفَعُ الْبَلَاءَ الْكَثِيْرَ

ترجمہ: ''تھوڑا صدقہ بھی بہت سی مصیبتوں کو ٹال دیتا ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ حدیث نہیں ہے البتہ اس کا معنی صحیح ہے۔

---

(۱۹۶) صَغِّرُوا الْخُبزَ، وَ اَكثِرُوا عَدَدَهٗ يُبَارِكْ لَكُمْ فِيهِ

ترجمہ: ''روٹی چھوٹی پکایا کرو اور اس طرح اس کی گنتی بڑھا لیا کرو، اللہ اس میں تمہیں برکتیں عطا فرمائے گا۔''

اس حدیث کی سند بالکل واہی تباہی ہے، علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے اور امام زرکشی رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس مضمون کی روایات کے صحیح ہونے سے انکار کیا ہے۔

---

(۱۹۷) صَلٰوةٌ بِخَاتَمٍ تَعْدِلُ سَبْعِينَ بِغَيْرِ خَاتَمٍ

ترجمہ: ''انگوٹھی پہن کر پڑھی جانے والی نماز اس نماز سے ستر گنا برابر ہوتی ہے جو انگوٹھی کے بغیر پڑھی گئی ہو۔''

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت موضوع ہے اور حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسے موضوع قرار دیتے ہیں۔

---

(۱۹۸) اَلصَّلٰوةُ خَلْفَ الْعَالِمِ بِاَرْبَعَةِ آلَافٍ وَ اَرْبَعِمائَةٍ وَ اَرْبَعِينَ صَلٰوةً

ترجمہ: ''ایک عالم کے پیچھے نماز پڑھنے کا ثواب چار ہزار چار سو چالیس نمازوں کے برابر ہے۔''

یہ حدیث باطل ہے جیسا کہ ''المختصر'' میں ہے۔ اسی طرح صاحب ہدایہ نے جو یہ روایت ذکر فرمائی ہے کہ جو شخص کسی متقی کے پیچھے نماز پڑھ لے گویا اس نے نبی کے پیچھے نماز پڑھی، یہ بھی غیر معروف ہے اور حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان الفاظ سے مجھے یہ حدیث نہیں مل سکی۔

---

(۱۹۹) صَلٰوةُ النَّهَارِ عَجْمَاءُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ”دن کی نماز میں بلند آواز سے قرأت نہیں کی جاتی۔“

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ شرح مہذب میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث باطل ہے اور اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ بھی یہی فرماتے ہیں کہ یہ جملہ نبی علیہ السلام سے منقول نہیں ہے بلکہ بعض فقہاء کا قول ہے۔ امام زرکشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ”فضائل قرآن“ میں اسے ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔

---

(۲۰۰) اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ

ترجمہ: ”نماز دین کا ستون ہے۔“

علامہ ابن صلاح ”مشکل الوسیط“ میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غیر معروف ہے، امام نووی رحمۃ اللہ علیہ ”تنقیح“ میں اسے منکر اور باطل قرار دیتے ہیں لیکن امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ”شعب الایمان“ میں سند ضعیف کے ساتھ اسے روایت کیا ہے اس لئے اسے مکمل طور پر موضوع قرار دینا مشکل ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب الضاد

(۲۰۱) اَلضَّرُوْرَاتُ تُبِيْحُ الْمَحْظُوْرَاتِ

ترجمہ: ''ضرورت کے وقت ممنوع چیزیں بھی مباح ہو جاتی ہیں۔''

یہ حدیث نہیں ہے البتہ اس کا مضمون صحیح ہے۔

---

(۲۰۲) ضَعِيْفَانِ يَغْلِبَانِ قَوِيًّا

ترجمہ: ''دو کمزور مل کر ایک طاقتور پر غالب آ جاتے ہیں۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿باب الطاء﴾

(۲۰۳) طَعَامُ الْبَخِيْلِ دَاءٌ، وَ طَعَامُ السَّخِيِّ شِفَاءٌ

ترجمہ: ''کنجوس کا کھانا بیماری اور سخی کا کھانا شفاء ہوتا ہے۔''

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث منکر ہے، حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے سراسر جھوٹ قرار دیا ہے، اور علامہ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے باطل کہا ہے۔

---

(۲۰٤) اَلطَّلَاقُ يَمِيْنُ الْفُسَّاقِ

ترجمہ: ''طلاق فاسقوں کی قسم ہے۔''

یہ جملہ فقہاء مالکیہ کی کتابوں میں ملتا ہے، حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اس روایت سے واقف نہیں ہوں، بلکہ میں اسے ''کلام مدرج'' یعنی کسی راوی کی طرف سے اضافہ سمجھتا ہوں اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے مضمون کی تائید ایک دوسری روایت سے ہوتی ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ مؤمن طلاق کی قسم نہیں کھاتا، طلاق کی قسم تو کوئی منافق ہی اٹھاتا ہے، یہ روایت امام ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿باب الظاء﴾

(۲۰۵) اَلظَّالِمُ عَدْلُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ، یَنْتَقِمُ بِہٖ مِنَ النَّاسِ، ثُمَّ یَنْتَقِمُ مِنْہُ

ترجمہ: ''ظالم آدمی زمین میں اللہ کا عدل ہوتا ہے، اللہ اس کے ذریعے پہلے لوگوں سے انتقام لیتا ہے، پھر خود اس سے انتقام لیتا ہے۔''

امام زرکشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث نہیں مل سکی، علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے ذہن میں بھی یہ روایت مستحضر نہیں ہے۔ لیکن علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے مضمون کی تائید طبرانی کی ایک روایت سے ہو جاتی ہے اس لئے اسے بے اصل نہیں کہا جائیگا البتہ یہ الفاظ نہیں مل سکے۔

---

(۲۰۶) ظَھْرُ الْمُؤْمِنِ قِبْلَۃٌ

ترجمہ: ''مؤمن کی کمر قبلہ ہے۔''

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اس حدیث کو نہیں پہچانتا البتہ اس کا معنی اس اعتبار سے صحیح ہے کہ اگر دوران نماز ازدحام اور کثرت رش کی بناء پر زمین پر سجدہ کرنے کی جگہ نہ ہو تو اپنے سے آگے والے نمازی کی پشت پر سجدہ کر لینے سے سجدہ ادا ہو جائیگا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿باب العین﴾

(۲۰۷) اَلْعَدَاوَةُ فِي الْقَرَابَةِ، وَالْحَسَدُ فِي الْجِيْرَانِ، وَالْمَنْفَعَةُ فِي الْإِخْوَانِ

ترجمہ: ''دشمنی قرابت داری میں ہوتی ہے، حسد پڑوسیوں میں ہوتا ہے اور منفعت بھائیوں میں ہوتی ہے۔''

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے میں واقف نہیں ہوں، البتہ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے شعب الایمان میں اسے بشر بن حارث کا قول قرار دیا ہے۔

---

(۲۰۸) عَدُوُّ الْمُؤْمِنِ مَنْ يَعْمَلُ بِعَمَلِهٖ

ترجمہ: ''مومن کا دشمن وہ ہوتا ہے جو اس جیسا عمل کرے۔''

یہ حدیث نہیں ہے، البتہ امام ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ مکہ مکرمہ تشریف لائے، پتہ چلا کہ وہاں آل منکدر میں سے ایک شخص فتوی جاری کرتا ہے، سفیان بن عیینہ بھی وہاں اقامت گزین ہو کر فتاوی جاری کرنے لگے، اسے جب یہ پتہ چلا تو وہ کہنے لگا کہ یہ کون شخص ہے جو ہمارے علاقے میں آ کر فتویٰ دینا شروع ہو گیا ہے، اس پر سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے جواب میں لکھا کہ مجھ سے محمد بن دینار نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ تورات میں یہ بات درج ہے کہ میرا دشمن وہ ہے جو میرے عمل جیسا عمل کرے۔

---

(۲۰۹) اَلْعَرَبُ سَادَاتُ الْعَجَمِ

ترجمہ: ''اہل عرب اہل عجم کے سردار ہیں۔''

اس کی کوئی اصل نہیں ہے البتہ اس کا معنی صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۱۰) عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ

ترجمہ: ”میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں۔“

علامہ دمیری اور حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے، یہی قول امام زرکشی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ہے۔

---

(۲۱۱) اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ، عِلْمُ الْاَدْیَانِ وَ عِلْمُ الْاَبْدَانِ

ترجمہ: ”علم تو دو ہیں، علم ادیان اور علم ابدان (مذاہب کا علم اور علم طب)“

”خلاصہ“ میں ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے، اسی موضوع کی ایک روایت ”الذیل“ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک مرتبہ نبی علیہ السلام سے علم باطن کے متعلق سوال کیا تو فرمایا کہ میں نے اس کے متعلق جبریل سے پوچھا، انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ایک راز ہے جو میرے اور میرے دوستوں اور اولیاء و اصفیاء کے درمیان مخفی ہے، میں ان کے دلوں میں اسے ودیعت کر دیتا ہوں، اسی لئے کسی مقرب فرشتے اور کسی نبی مرسل کو بھی اس کی اطلاع نہیں ہو پاتی، علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ دوسری روایت بھی موضوع ہے۔

---

(۲۱۲) عَلٰی کُلِّ خَیْرٍ مَانِعٌ

ترجمہ: ”ہر بھلائی پر ایک رکاوٹ ڈالنے والا ہوتا ہے۔“

یہ حدیث نہیں ہے، البتہ اس کا مضمون صحیح ہے۔

---

(۲۱۳) عَلَیْکُمْ بِدِیْنِ الْعَجَائِزِ

ترجمہ: ”اپنے اوپر عورتوں کے دین کی طرح پابندی کو لازم کرلو“ (جس طرح عورتیں مذہبی احکام میں بہت مضبوط ہوتی ہیں کہ انہیں جو وظیفہ بتا دیا جائے وہ مرتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دم تک اس پر عمل کرتی ہیں خواہ کچھ بھی ہو جائے، اسی طرح اپنے دین کے ساتھ مکمل طور پر وابستگی اختیار کر لینی چاہیے)

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ ان الفاظ کے ساتھ اس حدیث کی کوئی اصلیت نہیں ہے اور اس مضمون کی جتنی بھی روایات آتی ہیں، کسی نہ کسی اعتبار سے ان کی سند میں ضعف پایا جاتا ہے۔

---

(۲۱٤) اَلْعِنَبُ دَوْ دَوْ يَعْنِىْ ثِنْتَيْنِ ثِنْتَيْنِ وَ التَّمْرُيَكْ يَكْ يَعْنِىْ وَاحِدَةً وَاحِدَةً۔

ترجمہ: ''انگور دو دو کھایا کرو اور کھجور ایک ایک کر کے۔''

اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿باب الغین﴾

(۲۱۵) اَلْغُرَبَاءُ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، وَ لَمْ يَبْعَثِ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا وَ هُوَ غَرِيْبٌ فِیْ قَوْمِه

ترجمہ: ''مسافر انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث ہوتے ہیں اور اللہ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا وہ اپنی قوم میں اجنبی مسافر تھے۔''

یہ حدیث باطل ہے اور خود قرآن کریم کی ان آیات سے اس کی تردید ہو جاتی ہے جن میں مختلف انبیاء کرام علیہم السلام کا تذکر کرتے ہوئے انہیں ان ہی کے اہل علاقہ اور قوم میں مبعوث فرمانے کا تذکرہ موجود ہے۔

---

(۲۱۶) اَلْغِنَاءُ رُقْيَةُ الزِّنَا

ترجمہ: ''گانا زنا کا منتر ہے۔''

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ شرح مسلم میں فرماتے ہیں کہ یہ اہل عرب میں مروج مثالوں میں سے ہے اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی نسبت فضیل بن عیاض کی طرف فرمائی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿باب الفاء﴾

(۲۱۷) فَازَ بِاللَّذَّةِ الْجَسُوْرُ

ترجمہ: ''دلیر آدمی ہی کامیابی کی لذت پاتا ہے۔''

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اس حدیث کو نہیں پہچانتا۔

---

(۲۱۸) فَازَ الْمُخِفُّوْنَ وَ هَلَكَ الْمُثْقَلُوْنَ

ترجمہ: ''ہلکے بوجھ والے کامیاب ہو گئے اور بھاری وزن والے ہلاک ہو گئے۔''

ان الفاظ کے ساتھ تو یہ حدیث نہیں مل سکی البتہ اس مضمون کی تائید دوسری روایات سے ہوتی ہے۔

---

(۲۱۹) اَلْفِرَارُ مِمَّا لَا يُطَاقُ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ

ترجمہ: ''جس چیز کی طاقت نہ ہو، اس سے راہ فرار اختیار کرنا انبیاء مرسلین کا طریقہ رہا ہے۔''

اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے اور اس کا معنی تو بالکل ہی غلط اور باطل ہے، بلکہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے تو اس بات کی تصریح کی ہے کہ ایسا عقیدہ رکھنا کفر ہے۔

---

(۲۲۰) فَضْلُ شَهْرِ رَجَبَ عَلَى الشُّهُوْرِ كَفَضْلِ الْقُرْآنِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ، وَ فَضْلُ شَهْرِ شَعْبَانَ عَلَى الشُّهُوْرِ كَفَضْلِيْ عَلٰى سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ، وَ فَضْلُ شَهْرِ رَمَضَانَ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى سَائِرِ الْعِبَادِ

ترجمہ: ''ماہ رجب کی دوسرے مہینوں کے مقابلے میں فضیلت ایسے ہی ہے جیسے قرآن کریم کی فضیلت باقی تمام کلاموں پر ہے، ماہ شعبان کی دوسرے مہینوں کے مقابلے میں فضیلت ایسے ہے جیسے تمام انبیاء کی نسبت میری فضیلت ہے اور ماہ رمضان کی فضیلت ایسے ہے جیسے اللہ کی فضیلت تمام مخلوق پر۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کو موضوع قرار دیتے ہیں۔

---

(۲۲۱) اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَ بِہٖ اَفْتَخِرُ

ترجمہ: ''فقر میرا فخر ہے اور میں اس پر فخر محسوس کرتا ہوں۔''

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث باطل اور موضوع ہے اور علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اسے سراسر جھوٹ قرار دیتے ہیں۔

---

(۲۲۲) فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ یَنْتَقِلُ بَرْدُ الرُّوْمِ اِلَی الشَّامِ، وَ بَرْدُ الشَّامِ اِلٰی مِصْرَ

ترجمہ: ''آخر زمانے میں (قیامت کے قریب) روم کی سردی شام کی طرف اور شام کی سردی مصر کی طرف منتقل ہو جائیگی۔''

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کی کوئی اصل نہیں۔

---

(۲۲۳) فِی الْحَرَکَاتِ الْبَرَکَاتُ

ترجمہ: ''حرکات میں برکات ہوتی ہیں۔''

ابن دیبع فرماتے ہیں کہ یہ حدیث نہیں ہے بلکہ اسلاف میں سے کسی کا کلام ہے اور صاحب رسالہ قشیریہ فرماتے ہیں کہ میں نے استاذ ابوعلی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اہل عرب کا یہ محاورہ بھی ہے ''فی الحرکة برکة'' کہ حرکت میں برکت ہوتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿باب القاف﴾

(۲۲۴) قَالَ لِجِبْرِيْلَ هَلْ زَالَتِ الشَّمْسُ؟ قَالَ: لَا، نَعَمْ، قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: كَيْفَ قُلْتَ لَا نَعَمْ؟ فَقَالَ مِنْ حِيْنَ قُلْتُ: لَا، اِلَى اَنْ قُلْتُ: نَعَمْ سَارَتِ الشَّمْسُ مَسِيْرَةَ خَمْسِمائَةِ عَامٍ

ترجمہ: ''نبی علیہ السلام نے ایک مرتبہ جبریلؑ سے پوچھا کیا سورج ڈھل گیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں، جی ہاں! نبی علیہ السلام نے فرمایا یہ کیا بات ہوئی نہیں، جی ہاں؟ انہوں نے کہا کہ میرے نہیں اور ہاں کہنے کے درمیان سورج نے پانچ سو سال کا فاصلے طے کر لیا۔''

اس حدیث کی کوئی اصل معلوم نہیں ہو سکی۔

---

(۲۲۵) قُدِّسَ الْعَدَسُ عَلَى لِسَانِ سَبْعِيْنَ نَبِيًّا آخِرُهُمْ عِيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

ترجمہ: ''ستر نبیوں کی زبان سے مسور (کی دال) کو مقدس قرار دلوایا گیا ہے جن میں سب سے آخری پیغمبر حضرت عیسی علیہ السلام ہیں۔''

امام زرکشی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث باطل ہے اور حفاظ حدیث کی ایک بڑی جماعت نے ''جس میں ابن مبارک، لیث بن سعد اور علی بن المدینی وغیرہ اکابر شامل ہیں'' اس کے باطل ہونے کی تصریح کی ہے اور علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے۔

---

(۲۲۶) قِرَاءَةُ سُوْرَةِ الْقَلَا قِلِ اَمَانٌ مِنَ الْفَقْرِ

ترجمہ: ''جن سورتوں کے شروع میں ''قل'' کا لفظ آتا ہے، ان کا پڑھنا فقر و فاقہ سے بچاتا ہے۔''

حافظ سخاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۲۷) اَلْقَلْبُ بَيْتُ الرَّبِّ

ترجمہ: ''انسان کا دل پروردگار کا گھر ہے۔''

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کی کوئی اصل نہیں ہے، امام زرکشی رحمۃ اللہ علیہ کی بھی یہی رائے ہے اور علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اسے موضوع قرار دیتے ہیں۔

---

(۲۲۸) قَلْبُ الْمُؤْمِنِ حُلْوٌ يُحِبُّ الْحَلَاوَةَ

ترجمہ: ''مومن کا دل میٹھا ہوتا ہے اور مٹھاس کو پسند کرتا ہے۔''

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو موضوعات میں ذکر کیا ہے، تاہم معنی کے اعتبار سے اس کا مضمون صحیح ہے۔ بلکہ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ تو یہاں تک فرماتے ہیں کہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کا اسے موضوع قرار دینا صحیح نہیں ہے کیونکہ بیہقی اور دیلمی نے اس روایت کی تخریج کی ہے۔

---

(۲۲۹) قَلِيلٌ مِنَ التَّوْفِيقِ خَيْرٌ مِنْ كَثِيرٍ مِنَ الْعِلْمِ

ترجمہ: ''تھوڑی سی توفیق بھی بہت سے علم کی نسبت زیادہ بہتر ہے۔''

اس حدیث کو امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں ذکر کیا ہے لیکن حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس کی کوئی اصل نہیں مل سکی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿باب الکاف﴾

(۲۳۰) كَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يَجْلِسُ اِلَيْهِ اَحَدٌ وَ هُوَ يُصَلِّيْ، اِلَّا خَفَّفَ صَلٰوتَهٗ، وَ سَأَلَهٗ عَنْ حَاجَتِهٖ، فَاِذَا فَرَغَ عَادَ اِلٰى صَلٰوتِهٖ۔

ترجمہ: ''جب نبی علیہ السلام نماز پڑھ رہے ہوتے اور کوئی شخص آ کر آپ ﷺ کے پاس بیٹھ جاتا تو آپ ﷺ اپنی نماز ہلکی کر دیتے اور اس سے اس کی ضرورت دریافت فرماتے ، جب فارغ ہو جاتے تو پھر دوبارہ نماز میں مشغول ہو جاتے۔''

حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم کی تخریج احادیث میں فرمایا ہے کہ مجھے اس کی کوئی اصل نہیں مل سکی۔

---

(۲۳۱) اَلْكَرِيْمُ اِذَا قَدَرَ عَفَا

ترجمہ: ''شریف آدمی جب اپنے دشمن پر قدرت پالیتا ہے تو اسے معاف کر دیتا ہے۔''

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے شعب الایمان میں اس کی تخریج کے بعد فرمایا ہے کہ اس کی سند میں ایک راوی ایسا ہے جس کی حدیث محدثین نے بیان کرنا چھوڑ دی ہے اور یہ روایت موضوعات کے مشابہہ ہے گو کہ یہ بات مشہور اور صحیح ہے، تاہم راقم الحروف اس پر موضوع ہونے یا ثابت ہونے میں سے کسی حکم کی ذمہ داری قبول کرنے کیلئے تیار نہیں۔

---

(۲۳۲) كَفٰى بِالْمَرْءِ نُصْرَةً اَنْ يَّرٰى عَدُوَّهٗ يَعْصِى اللّٰهَ

ترجمہ: ''انسان کی مدد اور نصرت کیلئے یہی بات کافی ہے کہ وہ اپنے دشمن کو اللہ کی نافرمانی میں مبتلا دیکھے۔''

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث نہیں ہے بلکہ جعفر احمر کا کلام ہے جیسا کہ خرائطی نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۳۳) اَلْكَرِيْمُ حَبِيْبُ اللّٰهِ وَ لَوْ كَانَ فَاسِقًا، وَالْبَخِيْلُ عَدُوُّ اللّٰهِ وَ لَوْ كَانَ رَاهِبًا

ترجمہ: ''شریف آدمی اللہ کا دوست ہوتا ہے اگرچہ فاسق ہی ہو، اور بخیل آدمی اللہ کا دشمن ہوتا ہے اگرچہ عبادت گزاری میں دنیا کو چھوڑ بیٹھا ہو۔''

اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے بلکہ اس کا پہلا جملہ تو بہت ہی خطرناک ہے کیونکہ قرآن یہ کہتا ہے کہ اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتے اور فاسق بھی ظالموں میں سے ہوتا ہے لہٰذا وہ بھی ناپسندیدہ ہوا جبکہ یہ روایت اسے نگاہ خداوندی میں پسندیدہ ثابت کر رہی ہے۔

---

(۲۳۴) كُفَّ عَنِ الشَّرِّ، يُكَفُّ الشَّرُّ عَنْكَ

ترجمہ: ''تم شر سے اپنا ہاتھ روک لو، تم سے بھی شر کو روک لیا جائیگا۔''

اس حدیث کی کوئی اصل نہیں مل سکی۔

---

(۲۳۵) اَلْكَلَامُ صِفَةُ الْمُتَكَلِّمِ

ترجمہ: ''کلام متکلم کی صفت ہوتا ہے۔''

اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے البتہ اس کا مضمون صحیح ہے جو کہ اہل عرب کے اس محاورے سے ملتا جلتا ہے ''کل اناء یرشح بما فیه'' برتن میں سے وہی نکلتا ہے جو اس میں ہوتا ہے۔

---

(۲۳۶) كُلُّ ثَانٍ لَا بُدَّلَهٗ مِنْ ثَالِثٍ

ترجمہ: ''ہر دوسرے کیلئے تیسرا ہونا ضروری ہے۔''

یہ حدیث نہیں ہے بلکہ ایک غیر معروف قائل کا قول ہے۔ اسی طرح اہل عرب میں یہ جو محاورہ مشہور ہے ''الشئ لا یثنی الا وقد یثلث'' اس کی بھی کوئی اصل نہیں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۳۷) کُلَّ عَامٍ تُرْذَلُوْنَ

ترجمہ: ''ہر سال انحطاط بڑھتا جائیگا۔''

امام زرکشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا کلام ہے۔ البتہ اس مضمون کی تائید بعض دوسری روایات سے ہو جاتی ہے جو دیگر کتب حدیث میں موجود ہیں۔

---

(۲۳۸) کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ اِلَّا بِدْعَةً فِیْ عِبَادَةٍ

ترجمہ: ''ہر بدعت گمراہی ہے سوائے اس بدعت کے جو عبادت میں کی جائے۔''

اس کی سند میں ایک ایسا راوی ہے جسے علماء نے کذاب اور وضع حدیث میں متہم قرار دیا ہے۔

---

(۲۳۹) کُلُّ مَمْنُوْعٍ حُلْوٌ

ترجمہ: ''ہر ممنوع چیز میں مٹھاس ہوتی ہے۔''

یہ حدیث نہیں ہے البتہ اس کا مضمون صحیح ہے۔

---

(۲۴۰) کُنْتُ نَبِیًّا وَ آدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ

ترجمہ: ''میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم علیہ السلام پانی اور گارے کے درمیان تھے (ان کا پتلا ابھی تیار نہیں ہوا تھا)''

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ان الفاظ حدیث سے واقف نہیں ہوں اور بعض روایات میں جو یہ آتا ہے کہ میں اس وقت بھی نبی تھا جب کہ ابھی نہ آدم تھے، نہ پانی اور مٹی تو اس اضافے کا بھی کوئی حوالہ نہیں مل سکا، علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض روایات کے حوالے سے جو یہ اضافہ نقل کیا گیا ہے یہ تو ضعیف ہے البتہ زیر بحث حدیث سنداً قوی اور مضبوط ہے اور امام زرکشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان الفاظ کے ساتھ اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن حقیقت یہ ہے کہ جامع ترمذی میں یہ روایت موجود ہے کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا "متی کنت نبیا؟" آپ کب سے نبی ہیں؟ فرمایا "و آدم بین الروح والجسد" اس وقت سے جبکہ آدمؑ ابھی روح اور جسم کے درمیان ہی تھے، اسی طرح صحیح ابن حبان اور مستدرک حاکم میں حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے۔

"انی عند اللہ لمکتوب "خاتم النبیین" و ان آدم لمنجدل فی طینه"

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس پر عوام نے جو یہ اضافہ کیا ہے کہ اس وقت نہ آدمؑ تھے نہ پانی اور مٹی، اس کی کوئی اصل نہیں ہے، گو کہ معنوی اعتبار سے یہ بھی صحیح ہے۔

---

(۲٤۱) كُنْتُ كَنْزًا لَا أُعْرَفُ، فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُعْرَفَ، فَخَلَقْتُ خَلْقًا فَعَرَّفْتُهُمْ بِی فَعَرَفُوْنِی۔

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں ایک ایسا مخفی خزانہ تھا جس کی معرفت کسی کو حاصل نہ تھی، میں نے چاہا کہ لوگوں کو میری معرفت حاصل ہو، اس لئے میں نے مخلوق کو پیدا کیا اور انہیں اپنی معرفت عطاء فرمائی چنانچہ انہوں نے مجھے پہچانا۔"

علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث قدسی اللہ کی طرف سے نبی علیہ السلام کا کلام نہیں ہے اور اس کی صحیح تو صحیح کوئی ضعیف سند بھی موجود نہیں ہے، یہی رائے امام زرکشی رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی بھی ہے۔

---

(۲٤۲) كُنْ ذَنَبًا وَ لَا تَكُنْ رَأْسًا

ترجمہ: "دم بن کر رہو، سر بننے کی کوشش نہ کرو۔"

یہ حدیث نہیں ہے بلکہ حضرت ابراہیم بن ادہم کا کلام ہے اور اس میں یہ اضافہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی موجود ہے کہ سر ہلاک ہو جاتا ہے اور دم سلامت رہ جاتی ہے، اس کے قریب قریب اس جملے کا معنی بھی ہے "کن وسطا وامش جانبا" معتدل ہو کر ایک کنارے پر چلتے رہو۔

---

(۲۴۳) كُنْ مِنْ خِيَارِ النِّسَاءِ عَلٰى حَذَرٍ

ترجمہ: "نیک عورتوں سے بھی بچ کر رہو۔"

یہ حدیث نہیں ہے بلکہ امام احمد کے صاحبزادے نے "زوائد الزہد" میں اسمٰعیل بن عبید کے حوالے سے حضرت لقمان علیہ السلام کا قول قرار دیا ہے، جنہوں نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ بری عورتوں سے اللہ کی پناہ مانگا کرو، اور نیک عورتوں سے بچ کر رہا کرو، کیونکہ ان کی طبیعت نیکی کی نسبت برائی کی طرف زیادہ چلتی ہے، اور "التذکرہ" میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف بھی اس قول کی نسبت کی گئی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿باب اللام﴾

(۲۴۴) لُبْسُ الْخِرْقَةِ الصُّوْفِيَةِ، وَ كَوْنُ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ لَبِسَهَا مِنْ عَلِيٍّ

ترجمہ: ''صوفیاء میں مشہور گدڑی کا پہننا اور یہ خیال کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ خرقہ پہنایا تھا۔''

حافظ ابن دحیہ اور علامہ ابن صلاح فرماتے ہیں کہ یہ باطل ہے، نیز علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس سلسلے میں کسی سند حدیث سے کوئی بھی بات ثابت نہیں ہوتی اور کسی صحیح یا حسن یا ضعیف روایت میں یہ نہیں آتا کہ نبی علیہ السلام نے کسی کو ایسا خرقہ پہنایا ہو جو صوفیاء کے یہاں مشہور اور متعارف ہے اور نہ ہی کسی صحابی کو یہ کام کرنے کا حکم دیا ہے، اور اس سلسلے میں جتنی بھی صریح روایات آتی ہیں وہ سب باطل ہیں اور یہ بھی ایک بہت بڑا من گھڑت جھوٹ ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کو خرقہ پہنایا تھا کیونکہ ائمہ حدیث کی تحقیق کے مطابق تو خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سماع حدیث ہی ثابت نہیں، گدڑی اور خرقہ پہنانا تو بڑی دور کی بات ہے۔

ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ اسی طرح صوفیاء کرام کے یہاں جو ''نسبتِ تلقین'' مشہور ہے اس کی بھی کوئی اصل نہیں ہے نیز ''نسبت مصافحہ'' بھی بے اصل چیز ہے، اسی طرح اس بات کا بھی کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ نبی علیہ السلام نے اپنے خرقے کی وصیت حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کیلئے فرمائی ہو اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے وہ خرقہ ان کے حوالے کیا ہو۔

---

(۲۴۵) لِسَانُ اَهْلِ الْجَنَّةِ الْعَرَبِيَّةُ وَالْفَارِسِيَّةُ الدَّرِيَّةُ

ترجمہ: ''اہل جنت کی زبان عربی اور فارسی ہوگی جو شہروں میں مروج ہوتی ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ روایت موضوع ہے اور دوسری صحیح احادیث سے معارض ہے۔

---

(۲۴۶) اَللَّعْبُ بِالْحَمَامِ مُجْلِبَةٌ لِلْفَقْرِ

ترجمہ: ''کبوتر بازی کے کھیل میں مشغول رہنا فقر و فاقہ کھینچ لاتا ہے۔''

یہ حدیث نہیں ہے البتہ اس مضمون کا ایک جملہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے طور پر ملتا ہے کہ جو شخص اڑتے ہوئے کبوتر کے ساتھ کھیلتا ہے وہ فقر و فاقہ کا ذائقہ چکھے بغیر نہیں مرتا۔

---

(۲۴۷) لَعَنَ اللّٰهُ الدَّاخِلَ فِيْنَا بِغَيْرِ نَسَبٍ، وَالْخَارِجَ مِنَّا بِغَيْرِ سَبَبٍ

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو نسب کے بغیر اپنے آپ کو ہم میں شامل کرے، یا بلا وجہ اپنے آپ کو ہم سے خارج کرلے۔''

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر کوئی حکم نہیں لگایا اور جگہ خالی چھوڑ دی ہے، البتہ اس کا مضمون صحیح ہے۔

---

(۲۴۸) لَعَنَ اللّٰهُ الْمُغَنِّيَ وَ الْمُغَنّٰى لَهٗ

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ گلوکار پر لعنت کرے اور اس شخص پر جس کیلئے گانا گایا جائے۔''

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سنداً یہ روایت صحیح نہیں ہے اور علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر سکوت فرمایا ہے۔

---

(۲۴۹) لَعَنَ اللّٰهُ الْكَذَّابَ وَ لَوْ كَانَ مَازِحًا

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ جھوٹے آدمی پر لعنت کرے اگرچہ وہ مذاق ہی کررہا ہو۔''

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مرفوع روایات میں اس کا پتہ نہیں چل سکا، البتہ اس کا مضمون صحیح ہے۔

---

(۲۵۰) لِكُلِّ بَلْوٰى عَوْنٌ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ''ہر مصیبت کو حل کرنے کا ذریعہ بھی ہوتا ہے۔''

ابن دیبع فرماتے ہیں کہ ان الفاظ کے ساتھ اس کی کوئی اصل نہیں ہے البتہ اس کا مضمون صحیح ہے۔

---

(۲۵۱) لِكُلِّ حُجْرَةٍ أُجْرَةٌ

ترجمہ: ''ہر حجرے کی اجرت ہوتی ہے (تعمیر کے بعد مزدور کو مزدوری دینا اس کا حق ہے)''

ابن دیبع فرماتے ہیں کہ ان الفاظ کے ساتھ اس کی کوئی اصل نہیں ہے، البتہ اس کا مضمون صحیح ہے۔

---

(۲۵۲) لِكُلِّ سَاقِطَةٍ لَا قِطَةٌ

ترجمہ: ''ہر گری پڑی چیز کو کوئی نہ کوئی اٹھانے والا ہوتا ہے۔''

یہ حدیث نہیں ہے بلکہ اسلاف میں سے کسی کا کلام ہے۔

---

(۲۵۳) لِكُلِّ شَيْءٍ آفَةٌ، وَ لِلْعِلْمِ آفَاتٌ

ترجمہ: ''ہر چیز کی ایک آفت ہوتی ہے لیکن علم کی کئی آفتیں ہوتی ہیں۔''

یہ حدیث نہیں ہے بلکہ کسی بزرگ کا کلام ہے۔

---

(۲۵۴) لِكُلِّ مُجْتَهِدٍ نَصِيبٌ

ترجمہ: ''ہر وہ شخص جو محنت کرتا ہے اسے اس کا حصہ مل جاتا ہے۔''

یہ حدیث نہیں ہے البتہ اہل عرب کے اس قول کے مشابہہ ہے ''من جد وجد'' جو محنت کرتا ہے وہ پالیتا ہے۔

---

(۲۵۵) لَهَدْمُ الْكَعْبَةِ حَجَرًا حَجَرًا اَهْوَنُ مِنْ قَتْلِ الْمُسْلِمِ

ترجمہ: ''خانہ کعبہ کا ایک ایک پتھر نکال کر اسے منہدم کر دینا کسی مسلمان کو قتل کرنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے گناہ سے کم وزن ہے۔"

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حدیث کے یہ الفاظ تو مجھے نہیں مل سکے، البتہ اسی مضمون کی ایک روایت طبرانی کی معجم صغیر میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کو ناحق ستائے، گویا اس نے بیت اللہ کو زمین بوس کر دیا۔

---

(۲۵۶) لَوِاغْتَسَلَ اللُّوْطِیُّ بِمَاءِ الْبَحْرِ، لَمْ یَجِیُٔ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا جُنُبًا

ترجمہ: "اگر ہم جنس کے ساتھ بدفعلی کرنے والا بدنصیب سمندر کے پانی سے بھی غسل کر لے تو قیامت کے دن ناپاک ہو کر ہی پیش ہوگا۔"

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ اور اس مضمون کی دیگر روایات باطل ہیں۔

---

(۲۵۷) لَوْ صَدَقَ السَّائِلُ مَا اَفْلَحَ

ترجمہ: "اگر بھکاری سچ بولنے لگیں تو کبھی کامیاب نہ ہو سکیں۔"

علامہ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کی اسانید مضبوط نہیں ہیں، ابن مدنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان کی کوئی اصل نہیں ہے، امام عقیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس باب میں کوئی صحیح حدیث موجود نہیں ہے اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بھی اسے بے اصل قرار دیتے ہیں۔

---

(۲۵۸) لَوْ عَاشَ اِبْرَاھِیْمُ لَکَانَ نَبِیًّا

ترجمہ: "اگر حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ "جو نبی علیہ السلام کے صاحبزادے تھے، زندہ رہتے تو وہ نبی ہوتے۔"

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ تہذیب میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث باطل ہے اور محض اپنے اندازے کی بناء پر غیبی امور پر کلام کی جسارت کے مترادف ہے، علامہ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے کچھ پتہ نہیں کہ یہ کیا چیز ہے؟ آخر حضرت نوح علیہ السلام کے یہاں بھی تو غیر نبی بیٹا ہوا تھا، اگر ہر نبی کے یہاں جنم لینے والی اولاد نبی ہی ہوتی تو حضرت نوح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ السلام کا وہ بیٹا بھی نبی ہوتا۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علامہ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ کی یہ بات بہت عجیب ہے اس لئے کہ ہمارے نبی علیہ السلام کے صاحبزادے کے نبی ہونے سے ہر نبی کی اولاد کا نبی ہونا لازم نہیں آتا اور روایۃً یہ چیز ثابت بھی ہے جیسا کہ ابن ماجہ میں یہی مضمون حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے گو کہ اس کی سند ضعیف ہے لیکن اس کے تین طرق ہیں جن میں سے ایک دوسرے کی تائید کرتا ہے، اور یہی مراد ہے قرآن کریم کی اس آیت کی

"ماکان محمد ابا احد من رجا لکم ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین"

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی علیہ السلام کا کوئی بیٹا "رجل" ہونے کی عمر تک نہیں پہنچا، اگر حضرت ابراہیمؑ زندہ رہتے، چالیس برس کی عمر کو پہنچتے اور نبی بن جاتے تو نبی علیہ السلام خاتم النبیین نہ رہتے لیکن چونکہ وہ خاتم النبیین ہیں اس لئے ان کا کوئی فرزند "رجل" ہونے کی عمر تک پہنچا ہی نہیں۔

---

(۲۵۹) لَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِي الْخُصْيَانِ خَيْرًا لَّأَخْرَجَ مِنْ أَصْلَابِهِمْ ذُرِّيَّةً تُوَحِّدُ اللّٰهَ، وَ لٰكِنَّهُ عَلِمَ أَنْ لَّا خَيْرَ فِيهِمْ فَأَجَبَّهُمْ

ترجمہ: "اگر اللہ کے علم میں ہوتا کہ خصی لوگوں میں بھی کوئی خیر ہے تو وہ ان کی پشت سے ضرور ایسی اولاد پیدا کرتا جو توحید باری تعالیٰ کی قائل ہوتی، لیکن چونکہ وہ جانتا ہے کہ ان میں کوئی خیر نہیں ہے اس لئے اس نے انہیں خصی کر دیا۔"

یہ حدیث کسی کے نزدیک بھی صحیح نہیں ہے اور اس سلسلے میں تعریف یا مذمت پر مشتمل جتنی بھی روایات ہیں سب باطل ہیں۔

---

(۲۶۰) لَوْ كُشِفَ الْغِطَاءُ مَا ازْدَدْتُ يَقِينًا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ''اگر عالم غیب کے پردے اٹھ جائیں تب بھی مجھے یقین کی جو کیفیت حاصل ہے اس میں کچھ اضافہ نہ ہوگا۔''

یہ حدیث نہیں ہے بلکہ امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق عامر بن عبداللہ بن عبد قیس کا قول ہے، لیکن زیادہ مشہور بات یہ ہے کہ یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہے۔

---

(٢٦١) لَوْ كَانَ الْخَضِرُ حَيًّا لَزَارَنِي

ترجمہ: ''اگر حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہوتے تو میری ملاقات کو آتے۔''

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مرفوعا یہ روایت ثابت نہیں ہے۔

---

(٢٦٢) لَوْ لَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ

ترجمہ: ''اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ نہ ہوتے تو میں افلاک کو بھی پیدا نہ کرتا (کائنات رنگ و بو کا وجود نہ ہوتا)''

علامہ صغانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت موضوع ہے، البتہ اس کا مضمون صحیح ہے۔

---

(٢٦٣) لَوْ وُزِنَ خَوْفُ الْمُؤْمِنِ وَرَجَاؤُهُ لَاعْتَدَلَا

ترجمہ: ''اگر مؤمن کے خوف و امید کا وزن کیا جائے تو دونوں برابر نکلیں۔''

اس کی کوئی اصل نہیں ہے، اسلاف میں سے کسی کے قول کے طور پر اسے نقل کیا گیا ہے اور امام زرکشی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسے لا اصل قرار دیا ہے۔

---

(٢٦٤) اَللِّوَاءُ يَحْمِلُهُ عَلِيٌّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

ترجمہ: ''قیامت کے دن لواءِ حمد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اٹھا رکھا ہوگا۔''

علامہ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے۔

---

(٢٦٥) لَيْسَ لِفَاسِقٍ غِيْبَةٌ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: "فاسق کی غیبت نہیں ہوتی۔"

حافظ عقیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے، منوفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگرچہ ہروی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تحسین کی ہے لیکن ان کی یہ رائے صحیح نہیں ہے، کیونکہ محققین کی ایک بڑی جماعت نے اس کے منکر و موضوع ہونے کی تصریح کی ہے۔

---

(۲۶۶) لَيْسَ لِلْمُؤْمِنِ رَاحَةٌ دُوْنَ لِقَاءِ رَبِّهٖ

ترجمہ: "مومن کیلئے اپنے پروردگار سے ملاقات کے علاوہ کسی چیز میں راحت نہیں ہے۔"

یہ حدیث نہیں ہے بلکہ محمد بن نصر نے "قیام اللیل" میں اسے وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے طور پر ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿باب المیم﴾

(۲۶۷) مَا اَعْلَمُ مَا خَلْفَ جِدَارِیْ هٰذَا

ترجمہ: ''میں نہیں جانتا کہ اس دیوار کے پیچھے کیا ہے؟

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

---

(۲۶۸) مَا اَفْلَحَ سَمِیْنٌ

ترجمہ: ''کوئی موٹا آدمی کامیاب نہیں ہوسکتا۔''

یہ حدیث نہیں ہے بلکہ امام شافعی رحمۃ اللہ کا کلام ہے۔

---

(۲۶۹) مَا اُوْتِیَ قَوْمٌ الْمَنْطِقَ اِلَّا مُنِعُوا الْعَمَلَ

ترجمہ: ''جس قوم میں جھگڑا پیدا ہو جائے وہ عمل سے رک جاتی ہے۔''

یہ حدیث احیاء العلوم میں ذکر کی گئی ہے لیکن حافظ عراقی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس کی کوئی اصل نہیں مل سکی۔

---

(۲۷۰) مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَلِیٍّ جَاهِلٍ، وَ لَوِ اتَّخَذَهٗ لَعَلَّمَهٗ

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے کسی جاہل کو ولی نہیں بنایا، اور اگر بنایا ہو تو اسے علم بھی سکھایا ہے۔''

حدیث کے حوالے سے اس کے الفاظ ثابت نہیں ہیں اور حافظ سخاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس روایت سے واقفیت نہیں ہو سکی۔

---

(۲۷۱) مَا اسْتَرْذَلَ اللّٰهُ عَبْدًا اِلَّا حَظَرَ عَلَيْهِ الْعِلْمَ وَالْاَدَبَ

ترجمہ: ''اللہ جس شخص کو ذلیل کرنے کا ارادہ کر لیتا ہے اس سے علم و ادب کو روک لیتا ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث باطل ہے۔

---

(۲۷۲) مَا بُدِئَ بِشَيْءٍ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ إِلَّا تَمَّ

ترجمہ: ''بدھ کے دن جو چیز بھی شروع کی جائے وہ تکمیل پذیر ہوتی ہے۔''

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس کی کوئی اصل نہیں مل سکی، بلکہ ایک دوسری ضعیف روایت سے ''جسے طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے'' معلوم ہوتا ہے کہ بدھ کا دن منحوس ہوتا ہے، اس طرح ان دونوں کے درمیان تعارض پیدا ہو جاتا ہے۔

بدھ کا دن منحوس ہونے کا تعلق کفار سے ہے، نیکوکار اور ابرار سے نہیں، یہی وجہ ہے کہ صاحب ہدایہ اس حدیث پر عمل کرتے تھے۔

---

(۲۷۳) مَا خَلَا جَسَدٌ مِنْ حَسَدٍ

ترجمہ: ''کوئی جسم حسد سے خالی نہیں ہوتا۔''

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان الفاظ پر میں مطلع نہیں ہوسکا، البتہ اس مضمون کی ایک روایت سند ضعیف کے ساتھ مروی ہے۔

---

(۲۷۴) مَا خَلَا قَصِيرٌ مِنْ حِكْمَةٍ، وَلَا طَوِيلٌ مِنْ حَمَاقَةٍ

ترجمہ: ''چھوٹے قد کا کوئی آدمی حکمت سے اور لمبے قد کا کوئی آدمی حماقت سے خالی نہیں ہوتا۔''

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اس حدیث سے واقف نہیں ہوں، البتہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اللہ نے حماقت لمبے پن میں رکھی ہے۔

---

(۲۷۵) مَا كَثُرَ أَذَانُ بَلْدَةٍ إِلَّا قَلَّ بَرْدُهَا

ترجمہ: ''جس شہر میں اذان کثرت سے ہوتی ہو اس کی سردی کم ہو جاتی ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اللآلی" میں ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے۔

(۲۷۶) مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا مَكْتُوْبٌ فِیْ تَشْبِیْكِ رَاْسِهٖ خَمْسُ آیَاتٍ مِنْ سُوْرَةِ التَّغَابُنِ

ترجمہ: "ہر نومولود بچے کے سر کے جوڑوں میں سورۂ تغابن کی پانچ آیات لکھی ہوئی ہوتی ہیں۔"

یہ حدیث موضوع ہے۔

(۲۷۷) مَا امْتَلَأَتْ دَارٌ مِنَ الدُّنْیَا حِبَرَةً اِلَّا امْتَلَأَتْ مِنْهَا عِبْرَةً

ترجمہ: "دنیا میں جو گھر بھی خوشیوں سے بھرپور ہوتا ہے، ایک وقت ایسا آتا ہے کہ وہ بہتے آنسوؤں سے بھر جاتا ہے۔"

یہ حدیث نہیں ہے۔

(۲۷۸) مَا مِنْ لَیْلَةٍ اِلَّا یُنَادِیْ مُنَادٍ: یَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ! مَنْ تَغْبِطُوْنَ؟ فَیَقُوْلُوْنَ: اَهْلَ الْمَسَاجِدِ

ترجمہ: "ہر رات کو ایک منادی آواز لگاتا ہے اے قبروں میں رہنے والو! تم کن پر رشک کرتے ہو؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ اہل مساجد پر۔"

اس کی کوئی اصل نہیں مل سکی۔

(۲۷۹) مَا وَسِعَنِیْ اَرْضِیْ وَ لَا سَمَائِیْ، وَ لٰكِنْ وَ سِعَنِیْ قَلْبُ عَبْدِی الْمُؤْمِنِ

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میری زمین اور آسمان مجھے نہیں سما سکتے البتہ میرے بندۂ مومن کے قلب میں اتنی گنجائش ہے کہ میں اس میں سما سکتا ہوں۔"

حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میری نظروں سے اس کی کوئی اصل نہیں گزری، علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ بات اسرائیلیات میں مذکور ہے اور نبی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ السلام کی طرف منسوب کرنے کیلئے اس کی کوئی معروف سند موجود نہیں ہے۔ امام زرکشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو ملحدین نے گھڑا ہے اور اس سے عقیدہ حلول کو ثابت کرنا چاہا ہے جو کہ کفر صریح ہے۔

---

(۲۸۰) مِدَادُ الْعُلَمَاءِ اَفْضَلُ مِنْ دِمَاءِ الشُّهَدَاءِ

ترجمہ: "علماء کے قلم کی روشنائی شہداء کے خون سے افضل ہے۔"

خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اسے موضوع قرار دیتے ہیں، امام زرکشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا کلام ہے۔

---

(۲۸۱) اَلْمَرِيْضُ اَنِيْنُهٗ تَسْبِيْحٌ، وَ صِيَاحُهٗ تَكْبِيْرٌ، وَ نَفَسُهٗ صَدَقَةٌ، وَ نَوْمُهٗ عِبَادَةٌ، وَ نَقْلُهٗ مِنْ جَنْبٍ اِلٰى جَنْبٍ جِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

ترجمہ: "مریض کا رونا تسبیح، چیخنا چلانا تکبیر، سانس لینا صدقہ، سونا عبادت اور ایک پہلو سے دوسرے پہلو پر کروٹ بدلنا جہاد فی سبیل اللہ ہے۔"

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

---

(۲۸۲) مَسْحُ الْعَيْنَيْنِ بِبَاطِنِ اَنْمِلَتَيِ السَّبَّابَتَيْنِ بَعْدَ تَقْبِيْلِهِمَا، عِنْدَ سَمَاعِ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ: "جب مؤذن "اشھد ان محمد رسول اللہ" کہے تو یہ جملہ سن کر اپنی شہادت کی دونوں انگلیوں کے اندرونی حصے کو چومنا اور پھر انہیں آنکھوں سے لگانا۔"

دیلمی نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ذکر کیا ہے کہ جو شخص ایسا کرے، اس کیلئے میری شفاعت حلال ہوگئی، لیکن حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے اور اس سلسلے کی کسی روایت کا مرفوع نہ ہونا یقینی ہے۔

---

(۲۸۳) اَلْمِعْدَةُ بَيْتُ الدَّاءِ، وَالْحِمْيَةُ رَأْسُ الدَّوَاءِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ''معدہ بیماریوں کا گھر ہے اور پرہیز علاج کی اصل ہے۔''
یہ حدیث نہیں ہے بلکہ عرب کے ایک مشہور طبیب حارث بن کلدہ کا قول ہے، اسی طرح یہ حدیث کہ ''معدہ بدن کا حوض ہے اور تمام رگیں اس کی طرف آتی ہیں'' بھی امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق حدیث نہیں ہے بلکہ عبدالملک بن سعید بن جبیر کا کلام ہے اور امام زرکشی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی پہلی حدیث کو بے اصل قرار دیا ہے۔

---

(۲۸۴) مَنْ اَتَتْ عَلَيْهِ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً، وَ لَمْ يَغْلِبْ خَيْرُهٗ شَرَّهٗ، فَلْيَتَجَهَّزْ اِلَى النَّارِ
ترجمہ: ''جس شخص کی عمر چالیس برس کی ہو جائے اور اس کی نیکی برائی پر غالب نہ آئے تو اسے جہنم کا سامان تیار کر لینا چاہیے۔''
خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس حدیث کے موضوع ہونے کی اطلاعات بڑی واضح ہیں، اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی سند کے اعتبار سے اسے موضوع تسلیم کیا ہے۔

---

(۲۸۵) مَنْ اَرَادَ اَنْ يُؤْتِيَهُ اللّٰهُ عِلْمًا بِغَيْرِ تَعَلُّمٍ، وَ هُدًى بِغَيْرِ هِدَايَةٍ فَلْيَزْهَدْ فِي الدُّنْيَا
ترجمہ: ''جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بغیر سیکھے علم عطاء فرما دے اور راہ ہدایت اختیار کیے بغیر ہدایت عطا فرما دے، اسے چاہیے کہ دنیا سے بے رغبتی اختیار کرے۔''
اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے۔

---

(۲۸۶) مَنْ اَحَبَّ حَبِيْبَتَيْهِ فَلَا يَكْتُبَنَّ بَعْدَ الْعَصْرِ
ترجمہ: ''جس شخص کو اپنی آنکھیں پیاری ہوں، وہ عصر کے بعد نہ لکھے۔''
اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے، حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شاید اس کا مطلب یہ ہے کہ روشنی کا انتظام نہ ہو تو عصر کے بعد نہ لکھے، نیز امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اپنے بعض شاگردوں کو نصیحت کی تھی کہ عصر کے بعد کوئی کتاب نہ دیکھا کریں، ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بظاہر یہ کسی طبیب کی بات محسوس ہوتی ہے۔

---

(۲۸۷) مَنْ اَسْلَمَ عَلٰی یَدَیْهِ رَجُلٌ وَ جَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ

ترجمہ: ''جس شخص کے ہاتھ پر کسی نے اسلام قبول کرلیا اس کیلئے جنت واجب ہو گئی۔''

امام صغانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت موضوع ہے۔

---

(۲۸۸) مَنْ اَعَانَ تَارِكَ الصَّلٰوةِ بِلُقْمَةٍ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ الْاَنْبِيَاءَ كُلَّهُمْ

ترجمہ: ''جو شخص تارک نماز کی ایک لقمہ سے بھی اعانت کرتا ہے گویا اس نے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو قتل کر دیا۔''

یہ حدیث موضوع اور بے اصل ہے۔

---

(۲۸۹) مَنِ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ حَلَالًا، اَعْطَاهُ اللّٰهُ مِائَةَ قَصْرٍ مِنْ دُرَّةٍ بَيْضَاءَ وَ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ قَطْرَةٍ ثَوَابَ اَلْفِ شَهِيْدٍ

ترجمہ: ''جو شخص حلال طریقے پر جنبی ہو، پھر غسل کرے تو اللہ تعالیٰ اسے سفید موتی کے سو محل عطاء فرمائے گا اور پانی کے ہر قطرے کے بدلے ایک ہزار شہیدوں کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھ دے گا۔''

یہ حدیث باطل اور موضوع ہے۔

---

(۲۹۰) مَنْ اَكَلَ طَعَامَ اَخِيْهِ لِيَسُرَّهُ لَمْ يَضُرَّهُ

ترجمہ: ''جو شخص اپنے بھائی کو خوش کرنے کیلئے اس کے یہاں کھانا کھالیتا ہے (گو کہ طبیعت کا اقتضاء نہ ہو) تو وہ کھانا اسے کچھ نقصان نہیں پہنچائے گا۔''

یہ حدیث نہیں ہے بلکہ مشہور بزرگ ابو سلیمان دارانی کا قول ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۹۱) مَنْ اَكَلَ فُولَةً بِقِشْرِهَا اَخْرَجَ اللّٰهُ مِنْهُ مِنَ الدَّاءِ

ترجمہ: ''جو شخص چھلکے سمیت لوبیا کھالے، اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اسے ہر بیماری سے تندرستی عطاء فرمادے گا۔''

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے، حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے میزان میں اسے باطل قرار دیا ہے۔ اور حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس مضمون کا ایک قول امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہے کہ لوبیا دماغی طاقت میں اضافہ کرتا ہے اور دماغی طاقت عقل میں اضافہ کرتی ہے۔

---

(۲۹۲) مَنْ اَكَلَ مَعَ مَغْفُوْرٍ لَهٗ غُفِرَ لَهٗ

ترجمہ: ''جو شخص کسی ایسے آدمی کے ساتھ کھانا کھالے جس کے گناہ بخش دیئے گئے ہوں تو اس کی برکت سے اس کے گناہ بھی معاف کردیئے جائیں گے۔''

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ سراسر جھوٹ، موضوع اور بے اصل ہے، دیگر محدثین بھی یہی فرماتے ہیں کہ اہل علم کے یہاں اس کی کوئی سند ہے اور نہ ہی اس کا معنی صحیح ہے کیونکہ مسلمانوں کے ساتھ تو بعض اوقات کافر ومشرک لوگوں کو بھی کھانا کھانے کا اتفاق ہو جاتا ہے اور ظاہر ہے کہ کافر ومشرک کی تو بخشش بغیر کفر وشرک سے توبہ کے نہیں ہوسکتی، البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ اس کی برکت سے اسے توبہ کی توفیق نصیب ہو جائے اور وہ پکا سچا مسلمان بن کر اپنے گناہوں کو معاف کروالے۔

---

(۲۹۳) مَنِ اسْتُرْضِيَ فَلَمْ يَرْضَ فَهُوَ شَيْطَانٌ

ترجمہ: ''جو شخص کسی روٹھے ہوئے کو منائے لیکن وہ راضی نہ ہو تو وہ شیطان ہے۔''

یہ حدیث نہیں ہے بلکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے اور اس کے آخر میں یہ اضافہ بھی نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص کسی کو غصہ دلائے اور وہ غصہ میں نہ آئے تو وہ گدھا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۹۴) مَنِ اكْتَحَلَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ بِالْإِثْمِدِ لَمْ تَرْمُدْ عَيْنَاهُ اَبَدًا
ترجمہ: ''جوشخص یوم عاشوراء کو اثمد سرمہ لگائے اسے کبھی آشوب چشم کی بیماری نہ ہوگی۔''

امام حاکم نے اسے منکر قرار دیا ہے اور حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے علامہ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے موضوع قرار دیا ہے۔

---

(۲۹۵) مَنِ انْتَهَرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ مَلَأَ اللّٰهُ قَلْبَهُ اَمْنًا وَ اِيْمَانًا
ترجمہ: ''جوشخص کسی بدعتی کو ڈانٹ دے اللہ اس کے دل کو امن وایمان سے بھرپور فرمادے گا۔''

یہ حدیث موضوع اور من گھڑت ہے۔

---

(۲۹۶) مَنْ بَانَ عُذْرُهُ وَ جَبَتِ الصَّدَقَةُ عَلَيْهِ
ترجمہ: ''جس شخص کا عذر واضح ہو جائے اس پر صدقہ واجب ہو گیا۔''

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

---

(۲۹۷) مَنْ بَشَّرَنِيْ بِخُرُوْجِ صَفَرَ، بَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ
ترجمہ: ''جوشخص مجھے ماہ صفر کا چاند نظر آنے کی خوشخبری سنائے میں اسے جنت کی خوشخبری سناؤں گا۔''

اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

---

(۲۹۸) مَنْ تَزَوَّجَ امْرَاَةً لِمَالِهَا، حَرَّمَهُ اللّٰهُ مَالَهَا وَ جَمَالَهَا۔
ترجمہ: ''جوشخص کسی عورت سے اس کے مال کی وجہ سے شادی کرتا ہے اللہ اسے اس کے مال اور حسن وجمال سے محروم کر دیتا ہے۔''

امام زرکشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے اور امام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اس حدیث سے واقف نہیں ہوں۔

(۲۹۹) مَنْ تَكَلَّمَ بِكَلَامِ الدُّنْيَا فِي الْمَسْجِدِ، اَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُ، اَرْبَعِيْنَ سَنَةً۔

ترجمہ: ”جو شخص مسجد میں دنیوی باتیں کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے چالیس سال کے اعمال ضائع کر دیتے ہیں۔“

امام صغانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع اور من گھڑت ہے۔

(۳۰۰) مَنْ جَالَسَ عَالِماً فَكَاَنَّمَا جَالَسَ نَبِياً۔

ترجمہ: ”جو شخص کسی عالم کی مجلس میں بیٹھتا ہے گویا وہ نبی کی مجلس میں بیٹھتا ہے۔“

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مرفوع روایات میں مجھے ایسی کوئی روایت معلوم نہیں ہے۔

(۳۰۱) مَنْ جَهِلَ شَيْئاً عَادَاهُ۔

ترجمہ: ”جو شخص کسی چیز سے ناواقف رہتا ہے وہ اس سے دشمنی کرتا ہے۔“

ابن دیبع فرماتے ہیں کہ یہ حدیث نہیں ہے۔

(۳۰۲) مَنْ حَفَرَ لِاَخِيْهِ قَلِيْباً، اَوْقَعَهُ اللّٰهُ فِيْهِ قَرِيْباً

ترجمہ: ”جو شخص اپنے بھائی کیلئے گڑھا کھودتا ہے اللہ اُسے جلد ہی اسی گڑھے میں گرا دیتا ہے۔“

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس کی کوئی اصل نہیں مل سکی، البتہ اس کا مضمون صحیح ہے۔

(۳۰۳) مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ: "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِ وَيُمِيْتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَيِّئَةٍ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَرَفَعَ لَهُ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَةٍ۔

ترجمہ: ''جو شخص بازار میں داخل ہو اور مندرجہ بالا کلمات کہے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے دس لاکھ نیکیوں کا ثواب لکھ دیں گے، دس لاکھ گناہ مٹا دیں گے اور اس دس لاکھ درجات بلند فرما دیں گے۔''

علامہ ابن قیم الجوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث معلول ہے، خود امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جامع میں اسے غریب قرار دیا ہے، امام ابن ابی حاتم فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے اس حدیث کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ حدیث منکر ہے اور اس میں خطاء و غلطی واقع ہوئی ہے۔

---

(۳۰۴) مَنْ زَارَنِیْ وَزَارَ اَبِیْ اِبْرَاهِیْمَ فِیْ عَامٍ وَاحِدَةٍ، دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

ترجمہ: ''جو شخص ایک سال میں میری اور میرے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قبر کی زیارت کر لے وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کو موضوع قرار دیتے ہیں، اور امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی فیصلہ ہے۔

---

(۳۰۵) مَنْ سَمّٰی فِیْ وُضُوْئِهٖ لَمْ یَزَلْ مَلَكَانِ یَكْتُبَانِ لَهُ الْحَسَنَاتِ حَتّٰی یُحْدِثَ مِنْ ذٰلِكَ الْوُضُوْءِ

ترجمہ: ''جو شخص وضو میں بسم اللہ پڑھ لیتا ہے، دو فرشتے اس کیلئے مسلسل نیکیاں لکھتے رہتے ہیں تا آنکہ اس کا وضو ٹوٹ جائے۔''

اس حدیث کی سند میں مشہور واضع راوی ابن علوان موجود ہے جس کی وجہ سے یہ روایت موضوع قرار پاتی ہے۔

---

(۳۰۶) مَنْ صَبَرَ عَلٰی حَرِّ مَكَّةَ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، تَبَاعَدَتْ مِنْهُ جَهَنَّمُ مَسِیْرَةَ مِائَتَیْ عَامٍ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ''جو شخص ایک لمحے کیلئے مکہ مکرمہ کی گرمی برداشت کرتا ہے، اس سے جہنم دو سو سال کے فاصلے پر دور چلی جاتی ہے۔''

امام عقیلی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے باطل اور بے اصل قرار دیا ہے جبکہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت امام نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں بھی ذکر کی ہے جو ایک جلیل القدر امام ہیں، اس لئے حدیث کی کوئی نہ کوئی اصل ضرور ہوگی خواہ ضعیف ہی کیوں نہ ہو۔

---

(۳۰۷) مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَلَمْ یُصَلِّ عَلیٰ آلِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ

ترجمہ: ''جو شخص مجھ پر درود پڑھے لیکن میری آل پر نہ پڑھے تو اس نے مجھ پر ظلم کیا۔''

اس حدیث کی کوئی اصل نہیں مل سکی۔

---

(۳۰۸) مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ۔

ترجمہ: ''جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا، اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔''

علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع ہے، امام سمعانی رحمۃ اللہ علیہ اسے غیر معروف قرار دیتے ہیں اور اسے یحییٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث نبی علیہ السلام سے ثابت نہیں ہے۔

---

(۳۰۹) مَنْ عَشِقَ فَعَفَّ، فَکَتَمَ فَمَاتَ مَاتَ شَہِیْدًا۔

ترجمہ: ''جو شخص کسی کے عشق میں مبتلا ہو پھر اپنی عفت کی حفاظت کرے، اور اسے چھپا لے یہاں تک کہ دنیا سے رخصت ہو جائے تو اسے شہادت کی موت نصیب ہوئی۔''

یحییٰ بن معین نے اس حدیث پر خوب نکیر فرمائی ہے، یہاں تک کہ امام حاکم نے نقل کیا ہے کہ جب امام الجرح والتعدیل یحییٰ بن معین کے سامنے اس روایت کو ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر میرے پاس سواری اور نیزہ ہوتا تو میں اس حدیث کے راوی ''سوید'' سے جہاد کرتا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۱۰) مَنْ قَرَأَ بِالْبَقَرَةِ وَلَمْ يُدْعَ بِالشَّيْخِ فَقَدْ ظُلِمَ

ترجمہ: ''جو شخص سورۂ بقرہ پڑھ لے لیکن اسے ''شیخ'' کہہ کر نہ پکارا جائے تو اس کے ساتھ ظلم ہوا۔''

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

---

(۳۱۱) مَنْ قَرَأَ بِالْقُرآنِ مَنْكُوسًا، اُلْقِيَ فِي النَّارِ مَنْكُوسًا

ترجمہ: ''جو شخص قرآن شریف کو الٹا کر کے پڑھے اسے جہنم میں الٹا کر کے ڈال دیا جائیگا۔

یہ روایت موضوع ہے۔

---

(۳۱۲) مَنْ قَرَأَ فِي الْفَجْرِ بِأَلَمْ نَشْرَحْ وَأَلَمْ تَرَ كَيْفَ لَمْ يَرْمُدْ

ترجمہ: ''جو شخص فجر کی نماز میں الم نشرح اور الم ترکیف پڑھ لے، اسے آشوب چشم کی بیماری نہیں ہوگی۔

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

---

(۳۱۳) مَنْ قَضَى صَلوٰةً مِنَ الْفَرَائِضِ فِي آخِرِ جُمُعَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، كَانَ ذٰلِكَ جَابِرًا لِكُلِّ صَلوٰةٍ فَائِتَةٍ فِي عُمْرِهٖ إِلَى سَبْعِينَ سَنَةً۔

ترجمہ: ''جو شخص رمضان کے جمعۃ الوداع میں کوئی فرض نماز جو اس کے ذمے قضاء ہو پڑھ لے تو اس کی زندگی میں ستر سال کی عمر تک جتنی نمازیں فوت ہوئی ہوں گی، وہ ایک نماز ان سب کیلئے کافی ہو جائیگی۔''

یہ حدیث قطعاً غلط اور باطل ہے کیونکہ اس بات پر پوری امت کا اجماع ہے کہ کوئی عبادت گزشتہ سالوں کی فوت شدہ عبادات کے قائمقام نہیں ہوسکتی اور یہ حدیث اس کے خلاف ہے، باقی اگر صاحب نہایہ یا شراح ہدایہ نے اس کا ذکر کیا ہے تو اس کا کوئی اعتبار نہیں کیونکہ نہ وہ محدث ہیں اور نہ انہوں نے کسی محدث کا حوالہ دیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۱۴) مَنْ لَبِسَ نَعْلاً صَفْرَاءَ قَلَّ هَمُّهُ۔

ترجمہ: ”جوشخص زرد رنگ کی جوتی پہن لے اس کے غم کم ہو جاتے ہیں۔“

امام ابن ابی حاتم اپنے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ یہ سراسر جھوٹ اور من گھڑت بات ہے۔

---

(۳۱۵) مَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ صَدَقَةٌ فَلْيَلْعَنِ الْيَهُوْدَ

ترجمہ: ”جس شخص کے پاس صدقہ میں دینے کیلئے کچھ بھی نہ ہو تو وہ یہود پر لعنت ہی کر دے۔ (یہ بھی صدقہ ہوگا)“

یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔

---

(۳۱۶) مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا۔

ترجمہ: ”مرنے سے پہلے اپنے اوپر موت طاری کرلو“ (اور آنے والی زندگی کے احوال کا تصور کرو)

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ثابت نہیں ہے اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی رائے میں یہ صوفیاء کا کلام ہے۔

---

(۳۱۷) اَلْمُؤْمِنُ يَغْبِطُ وَالْمُنَافِقُ يَحْسُدُ

ترجمہ: ”مومن رشک کرتا ہے اور منافق حسد کرتا ہے۔“

یہ حدیث نہیں ہے بلکہ حضرت فضیل کا کلام ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿باب النون﴾

(۳۱۸) اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِهِمْ۔

ترجمہ: ''لوگ اپنے بادشاہوں کے طور طریقے اختیار کرتے ہیں۔''

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حدیث کے طور پر اس جملے کو میں نہیں پہچانتا، البتہ اس کا مضمون صحیح ہے۔

---

(۳۱۹) اَلنَّاسُ نِیَامٌ، فَاِذَا مَاتُوْا اِنْتَبَهُوْا۔

ترجمہ: ''لوگ سوئے ہوئے ہیں، جب ان پر موت طاری ہوگی تب وہ بیدار ہوں گے۔''

یہ حدیث نہیں ہے بلکہ حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

---

(۳۲۰) اَلنَّبِیُّ لَا یُؤَلَّفُ تَحْتَ الْاَرْضِ۔

ترجمہ: ''نبی علیہ السلام کے وصال کے بعد زمین پر ایک ہزار سال نہیں گذرنے پائیں گے (اور قیامت قائم ہو جائیگی)''

یہ حدیث بالکل باطل اور بے اصل ہے، نیز مشاہدات کے بھی بالکل خلاف ہے کیونکہ اب تو نبی علیہ السلام کے وصال مبارک کو تقریباً چودہ صدیاں بیت چکی ہیں جو ایک ہزار پر چار سو سال زائد بنتے ہیں۔

---

(۳۲۱) اَلنِّسْیَانُ طَبْعُ الْاِنْسَانِ۔

ترجمہ: ''بھول جانا انسانی فطرت کا تقاضا ہے۔''

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان الفاظ کے ساتھ میں اس حدیث کو نہیں پہچانتا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۲۲) اَلنَّظَرُ اِلَى الْوَجْهِ الْجَمِيْلِ عِبَادَةٌ۔

ترجمہ: ''خوبصورت چہرے کو دیکھنا بھی عبادت ہے۔''

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ سراسر نبی علیہ السلام پر دروغ گوئی ہے اور یہ حدیث باطل ہے، کسی نے بھی اسے صحیح سند سے روایت نہیں کیا بلکہ یہ روایات موضوعہ میں سے ہے۔

---

(۳۲۳) نَظْرَةٌ اِلَى وَجْهِ الْعَالِمِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً صِيَاماً وَقِيَاماً۔

ترجمہ: ''کسی عالم کا چہرہ دیکھنا اللہ کے نزدیک ساٹھ سال کی ایسی عبادت سے ''جو صیام نہار اور قیام لیل پر مشتمل ہو'' زیادہ محبوب ہے۔

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔

---

(۳۲۴) نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ

ترجمہ: ''مؤمن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔''

ابن دحیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے جبکہ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔

---

(۳۲۵) نَبَاتُ الشَّعْرِ فِي الْاَنْفِ اَمَانٌ مِنَ الْجُذَامِ

ترجمہ: ''ناک کے بالوں کا اگنا جذام یعنی کوڑھ پن کے مرض سے حفاظت کا سبب ہے۔''

اس میں ایک راوی یحییٰ بن ہاشم ہے جو وضع حدیث میں متہم ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿باب الواو﴾

(٣٢٦) اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْهِ

ترجمہ: ''بیٹا اپنے باپ کا راز ہوتا ہے۔''

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے اور امام زرکشی رحمۃ اللہ علیہ کی بھی یہی رائے ہے۔

---

(٣٢٧) وَلَدُ الزِّنَا لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ۔

ترجمہ: ''گناہ کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔''

یہ بات لوگوں میں مشہور تو ہے لیکن کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے بلکہ قاضی مجد الدین شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے سفر السعادۃ میں اسے باطل قرار دیا ہے۔

---

(٣٢٨) وُلِدْتُ فِیْ زَمَنِ الْمَلِكِ الْعَادِلِ۔

ترجمہ: ''میری پیدائش شاہ عدل گستر (نوشیرواں) کے دور میں ہوئی ہے۔''

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کی کوئی اصل نہیں ہے اور امام زرکشی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسے سراسر جھوٹ اور باطل قرار دیا ہے۔

---

(٣٢٩) وَیْلٌ لِلتَّاجِرِ مِنْ "بَلٰی وَاللّٰهِ" وَوَیْلٌ لِلصَّانِعِ مِنْ "غَدٍ وَ بَعْدَ غَدٍ"۔

ترجمہ: ''تاجر کیلئے بات بے بات قسم کھانا اور صنعت کار کیلئے کل پرسوں کرنا باعث ہلاکت ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس کی کوئی اصل نہیں مل سکی۔

---

(۳۳۰) وَيْهِ اِسْمُ شَيْطَانٍ۔

ترجمہ: ’’ویہ شیطان کا نام ہے۔‘‘

یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور بعض حضرات نے اسے ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف بھی منسوب کیا ہے، اس صورت میں ’’سیبویہ‘‘ وغیرہ نام رکھنا مکروہ ہوگا کیونکہ اس کے آخر میں بھی ’’ویہ‘‘ کا لفظ موجود ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿باب الھاء﴾

(۳۳۱) اَلْهَدِيَّةُ لِمَنْ حَضَرَ۔

ترجمہ: ”ھدیہ میں ان لوگوں کا حصہ بھی ہوتا ہے جو اس مجلس میں موجود ہوں۔“

ان الفاظ کے ساتھ یہ حدیث بے اصل ہے، اسی طرح "الھدایا مشترکة" کا بھی یہی حکم ہے۔

---

(۳۳۲) هَلَاكُ أُمَّتِي عَالِمٌ فَاجِرٌ وَعَابِدٌ جَاهِلٌ۔

ترجمہ: ”میری امت میں سب سے زیادہ ہلاک ہونے والے وہ علماء ہوں گے جو گناہگار ہوں یا وہ عبادت گزار جو جاہل ہوں۔“

”المختصر“ میں ہے کہ یہ حدیث نہیں مل سکی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب لا

(۳۳۳) لَا اَدْرِیْ نِصْفُ الْعِلْمِ

ترجمہ: ''کسی سوال کے جواب میں لا ادری (مجھے معلوم نہیں) کہنا بھی آدھا علم ہے۔''

یہ حدیث نہیں ہے بلکہ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

---

(۳۳۴) لَا تَعُدْ مَنْ لَا يَعُوْدُكَ

ترجمہ: ''جو تمہاری بیمار پرسی کو نہیں آتا، تم بھی اس کی بیمار پرسی کو نہ جاؤ، (تاکہ اسے احساس دلایا جاسکے)''

یہ حدیث نہیں ہے بلکہ ابن وہب کا قول ہے۔

---

(۳۳۵) لَا تَلِدُ الْحَيَّةُ اِلَّا الْحَيَّةَ

ترجمہ: ''مادہ سانپ ہمیشہ سانپ ہی کو جنم دیتی ہے (اس کے یہاں کسی گائے، بلی اور چوہے کا بچہ پیدا نہیں ہوتا)

یہ حدیث نہیں ہے بلکہ امثال عرب میں سے ہے۔

---

(۳۳۶) لَا تَنْظُرْ اِلٰى مَنْ قَالَ، وَانْظُرْ اِلٰى مَاقَالَ۔

ترجمہ: ''یہ نہ دیکھو کہ کس نے کہا ہے، یہ دیکھو کہ کیا کہا ہے؟''

یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہے۔

---

(۳۳۷) لَا فَتٰى اِلَّا عَلِيٌّ، لَا سَيْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَارِ۔

ترجمہ: ''اصل جوان تو علی رضی اللہ عنہ ہیں اور اصل تلوار تو ذوالفقار ہے۔''

اس حدیث کی کوئی قابل اعتماد اصل نہیں مل سکی، بعض لوگ کہتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے موقع پر آسمان سے رضوان نامی ایک فرشتے نے یہ ندا لگائی تھی لیکن یہ بات بھی غلط

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اس لئے کہ اگر ایسا ہوتا تو وہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو وہاں موجود تھے، ان کے کانوں میں بھی یہ آواز پہنچتی اور ان سے نقل ہو کر ہم تک پہنچتی۔

---

(۳۳۸) لَا هَمَّ إِلَّا هَمُّ الدَّيْنِ، وَلَا وَجَعَ إِلَّا وَجَعُ الْعَيْنِ۔

ترجمہ: ''اصل غم تو قرض کا ہوتا ہے اور اصل درد آنکھ کا ہوتا ہے۔''

امام زرکشی رحمۃ اللہ علیہ کے بقول امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اسے بے اصل قرار دیتے ہیں اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ اسے منکر قرار دیتے ہیں۔

---

(۳۳۹) لَا يَأْبَى الْكَرَامَةَ إِلَّا حِمَارٌ۔

ترجمہ: ''عزت افزائی سے انکار کرنے والا کوئی گدھا ہی ہوسکتا ہے۔''

یہ حدیث نہیں ہے بلکہ حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کا قول ہے جس کا پس منظر سنن سعید بن منصور میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کیلئے کسی نے گاؤ تکیہ لگایا، انہوں نے اس پر ٹیک لگالی اور مذکورہ جملہ ارشاد فرمایا۔

---

(۳۴۰) لَا يَسْتَحْيِي الشَّيْخُ أَنْ يَتَعَلَّمَ الْعِلْمَ، كَمَا لَا يَسْتَحْيِي أَنْ يَأْكُلَ الْخُبْزَ۔

ترجمہ: ''بوڑھے آدمی کیلئے علم حاصل کرنے میں کوئی عار نہیں ہونی چاہئے جیسے روٹی کھانے میں نہیں ہوتی۔''

یہ حدیث غیر معروف ہے۔

---

(۳۴۱) لَا يَسْتَدِيرُ الرَّغِيفُ وَيُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْكَ، حَتّٰى يَعْمَلَ فِيهِ ثَلٰثُمِائَةٍ وَسِتُّونَ صَانِعًا، أَوَّلُهُمْ مِيكَائِيلُ۔

ترجمہ: ''کوئی روٹی گھوم پھر کر تمہارے سامنے لا کر اس وقت تک نہیں رکھی جاتی جب تک کہ اس میں تین سو ساٹھ مزدور کام نہ کرلیں، جن میں سب سے پہلے نمبر پر حضرت میکائیل علیہ السلام ہوتے ہیں۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس کی اصل نہیں مل سکی۔

---

(۳٤۲) لَا اٰلَاءَ اِلَّا اٰلَاءُ كَ يَا اَللّٰهُ، اِنَّهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ مُحِيْطٌ بِهٖ عَمَلُكَ كعسهلون، وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ۔

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ الفاظ اکثر لوگوں میں مشہور ہیں، لوگ انہیں رمضان کا حفاظتی عمل سمجھتے ہوتے یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ کلمات انسان کو سمندر میں ڈوبنے، چوری ہونے اور آگ لگنے کے واقعات اور دوسری تمام آفات سے محفوظ رکھتے ہیں اور رمضان کے جمعۃ الوداع میں جب خطیب منبر پر خطبہ دے رہا ہوتا ہے اس وقت ان کلمات کو لکھتے ہیں اور اسے بہت اہمیت دیتے ہیں، حالانکہ یہ بدعت ہے اور اس کی کوئی اصلیت نہیں ہے اور علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ اگر دوران خطبہ کسی کو یہ لکھتے ہوئے دیکھ لیتے تو اس پر سخت ناراضگی کا اظہار کرتے تھے اور دوسری بات یہ بھی ہے کہ "کعسھلون" ایک مجہول لفظ ہے جس کا معنی معلوم نہیں اس لئے اسے بطور تعویذ کے استعمال کرنا حرام ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿باب الیاء﴾

(۳٤۳) یَاحُمَیْرَاءُ

حافظ مزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر وہ حدیث جس میں "یا حمیراء" کا لفظ آیا ہے وہ موضوع ہے۔

---

(۳٤٤) یَا شَیْخُ! اِنْ اَرَدْتَّ السَّلَامَةَ فَاطْلُبْهَا فِیْ سَلَامَةِ غَیْرِكَ مِنْكَ۔

ترجمہ: "جنابِ محترم! اگر آپ سلامتی چاہتے ہیں تو اپنی طرف سے دوسرے کیلئے سلامتی کے کوشاں رہیں۔"

شیخ ابو اسحٰق شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ خواب میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے شاد کام ہوا، میں نے نبی علیہ السلام سے اس حدیث کے متعلق دریافت کیا کیونکہ میں اس کی روایت بھی کرتا تھا، اس پر نبی علیہ السلام نے مجھے "یا شیخ" کہہ کر مخاطب کیا اور یہ حدیث ذکر فرمائی، یہ خواب دیکھ کر شیخ ابو اسحٰق شیرازی رحمۃ اللہ علیہ بہت خوش ہوئے کہ نبی علیہ السلام کی زیارت بھی ہوئی، روایت کی تصدیق بھی ہوئی اور نبی علیہ السلام نے انہیں "شیخ" بھی کہا، لیکن یاد رہے کہ یہ خواب کا واقعہ ہے اس لئے اس سے کوئی حکم خصوصاً سند حدیث کے متعلق اور دیگر احکام شرعیہ سے متعلق ثابت نہیں کیا جاسکتا۔

---

(۳٤۵) یَا صَفْرَاءُ یَا بَیْضَاءُ غِرِّیْ غَیْرِیْ۔

ترجمہ: "اے مال وزر! (سونا چاندی) میرے علاوہ کسی اور کو جا کر دھوکہ دے۔"

یہ حدیث نہیں ہے بلکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہے جب کہ ایک مرتبہ ان کے پاس ابن تیاح نے آکر یہ عرض کیا کہ امیر المؤمنین! اس وقت بیت المال سونے چاندی سے بھر چکا ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر اللہ اکبر کہا اور ابن تیاح کے سہارے سے کھڑے ہوگئے، اور پھر بیت المال کی طرف روانہ ہوئے اور ان کے حکم سے لوگوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اعلان کر دیا گیا کہ جسے سونا چاندی کی ضرورت ہو وہ آ کر لے جائے اور بیت المال کا سارا خزانہ مسلمانوں میں تقسیم کر دیا، آپ سونا چاندی تقسیم کرتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ اے سونا چاندی! کسی اور کو جا کر دھوکہ دے، یہاں تک کہ ایک درہم یا دینار بھی باقی نہ بچا، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے وہاں جھاڑو کا حکم دیا اور وہاں دو رکعت نماز پڑھی۔

(۳۴۶) يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَحْسَنُهُمْ وَجْهاً۔

ترجمہ: ''لوگوں کی امامت وہ کروائے جو چہرے کے اعتبار سے سب سے زیادہ خوبصورت ہو۔''

''اللآلی'' میں ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے۔

(۳۴۷) يٰسٓ لِمَا قُرِئَتْ لَهٗ

ترجمہ: ''سورۂ یٰسٓ جس مقصد کیلئے پڑھی جائے وہ پورا ہو جاتا ہے۔''

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان الفاظ کے ساتھ تو اس حدیث کی کوئی اصل نہیں مل سکی، البتہ یہ ہمارے مشائخ کا تجربہ ضرور ہے۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شیعہ نے اہل سنت کے ایک بڑے عالم سے قراءت سبعہ کی تحصیل کی، جب وہ یہاں سے فارغ ہو کر اپنے وطن واپس پہنچا تو کسی نے اس سے کہا کہ اگر تم میں یہ عیب نہ ہوتا کہ تم نے ایک سنی عالم سے علم حاصل کیا ہے تو تمہارے حسن و خوبی میں کوئی کلام نہ تھا، اس نے کہا کہ مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا اس لئے کہ میں سارا شہد چاٹ آیا ہوں اور برتن خالی چھوڑ آیا ہوں (اب میرے استاذ کے پاس کچھ باقی نہیں بچا) یہ بات جب استاذ صاحب کو معلوم ہوئی تو انہوں نے اپنے تمام شاگرد قراء کو جمع کیا اور ان سب نے مل کر سورۂ یسین کی تلاوت کی، ادھر ان کی تلاوت مکمل ہوئی اور ادھر اللہ نے اس کا علم سلب کر لیا، جب اسے احساس ہوا تو وہ اپنے شیخ کے پاس واپس لوٹا اور آ کر ان کے ہاتھ پر اپنے تمام عقائد فاسدہ سے توبہ کی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٣٤٨) يَوْمُ صَوْمِكُمْ يَوْمُ نَحْرِكُمْ

ترجمہ: ''جس دن تم نے روزہ رکھا ہوا ہے درحقیقت یہ تو قربانی کا دن ہے۔'' (اصل میں لوگ ایام اور مہینوں کو آگے پیچھے کر دیتے تھے اس وجہ سے مسائل پیدا ہوتے تھے، نبی علیہ السلام نے اس کا بھی سدباب فرما دیا)

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے۔

---

۱۷ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ

۲۴ اپریل ۲۰۰۸ء

بروز جمعرات ۱۲:۵۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چہل حدیث

نیک اعمال کے فضائل سے متعلق چالیس صحیح ترین
احادیثِ مبارکہ کا مجموعہ، ہر روایت بخاری شریف
سے لی گئی ہے۔ عربی متن، اردو ترجمہ اور تشریح کا
دلکش صحیفہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ حال

حضور نبی مکرم، سرور دو عالم ﷺ کی وہ مقدس تعلیمات جنہیں ''حدیث'' کہا جاتا ہے اور جو پوری امت مرحومہ کے لئے قرآن کریم کے بعد سب سے اہم ترین علمی و عملی سرچشمہء حیات ہیں، کوئی بھی زمانہ ان علماء سے خالی نہیں رہا جنہوں نے اپنی زندگی اس کی خدمت کے لئے وقف نہ کر رکھی ہو، مختلف زاویوں اور ضروریات کے تحت حدیث کے بہت سے اہم پہلوؤں سے نقاب کشائی برابر جاری رہی تاکہ امت مرحومہ کا تعلق اور تسلسل جناب رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات سے کسی بھی لمحے ٹوٹنے نہ پائے۔

☆☆☆

انسانی فطرت ہے کہ کبھی وہ خوف سے مغلوب ہو کر کسی کام کو کرنے یا نہ کرنے پر اپنے آپ کو مجبور کرتی ہے اور کبھی شوق سے مغلوب ہو کر اس کے لئے کوئی کام کرنا یا نہ کرنا آسان ہو جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں ''وعدہ اور وعید'' کا تذکرہ ہمیشہ یکساں طور پر کیا گیا ہے، پھر چونکہ ''شوق'' سے مغلوب ہو کر کوئی کام کرنے میں انسان کو قلبی اطمینان اور باطنی طمع کی دولت بھی حاصل ہو جاتی ہے اس لئے شوق دلانے والی مقدس تعلیمات ''جنہیں فضائلِ اعمال کہا جاتا ہے'' ہر زمانے میں جمع کی گئی ہیں۔

☆☆☆

احادیث مبارکہ سے ''چہل حدیث'' کی بڑی فضیلت معلوم ہوتی ہے چنانچہ ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ جو شخص میری امت کے فائدے کے لئے چالیس حدیثیں سنائے اور حفظ کرے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے علماء اور شہداء کے زمرے میں اٹھائیں گے اور اس سے فرمائیں گے کہ جس دروازے سے چاہو، جنت میں داخل ہو جاؤ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس فضیلت کے حصول کے لئے دامے، درمے، قدمے، سخنے کسی طرح بھی کوشش وکاوش کرنا یقیناً موجب اجر ہے، گو کہ فضائلِ اعمال کے سلسلے میں کمزور اور ضعیف احادیث کو بھی لے لیا جاتا ہے لیکن زیر نظر مجموعے میں اس بات کا اہتمام کیا گیا ہے کہ فضائل کی یہ ساری احادیث صرف بخاری شریف ہی سے لی جائیں جس سے زیادہ مستند کتاب کوئی نہیں، اس اعتبار سے اس مجموعے کے استناد پر اعتماد کیا جا سکتا ہے، اس وجہ سے نہیں کہ یہ ناکارہ راقم الحروف کی محنت ہے بلکہ اس وجہ سے کہ ان تمام کا ماخذ صحیح بخاری شریف ہے۔

☆☆☆

آخر میں ان تمام احباب اور بزرگوں کا شکریہ ادا کرنا میرے ذمے ضروری ہے جنہوں نے اس کتاب کو آپ کے ہاتھوں تک پہنچانے کے لئے دینی و مالی تعاون فرمایا اور ان کے اس مبارک جذبے سے ہی اس کتاب کو آپ تک پہنچانا ممکن ہو سکا، اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ وہ ہمیں ان تمام احادیث اور نبی علیہ السلام کی ہر ہر سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائیں اور مؤلف سمیت جملہ معاونین وشائقین کو اپنے ابر کرم سے فیض یاب فرمائیں۔ آمین

محمد ظفر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

(۱) اہل جنت میں سے ہونے کی جسے تمنا ہو

﴿عن شداد بن اوس، عن النبی ﷺ قال: سید الاستغفار ان یقول: اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ، خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُكَ، وَ اَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ، وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ، اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ، قال: و من قالھا من النھار موقنا بھا فمات من یومہ قبل ان یمسی، فھو من اھل الجنۃ، و من قالھا من اللیل، و ھو موقن بھا، فمات قبل ان یصبح فھو من اھل الجنۃ﴾ [البخاری: ٦٣٠٦]

”حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم، سرور دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا، استغفار کے سب کلمات کی سرداری ان کلمات کو حاصل ہے کہ انسان یوں کہے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ، خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُكَ، وَ اَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ، وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ، اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ، ”اے اللہ! آپ ہی میرے پالنہار ہیں، آپ کے علاوہ کوئی معبود ہونے کے قابل نہیں، آپ ہی نے مجھے تخلیق کیا، میں آپ ہی کا غلام ہوں اور اپنی طاقت کے بقدر اپنے عہد اور وعدے پر قائم ہوں، اپنی بری حرکات سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں، اپنے اوپر آپ کے احسانات کا معترف اور اپنے گناہوں کا مقر ہوں، (اے اللہ!) میرے گناہوں کو معاف فرما دیجئے کیونکہ آپ کے علاوہ کوئی بھی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا۔“

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص ان کلمات پر یقین رکھتے ہوئے صبح کو یہ کلمات کہے اور شام ہونے سے پہلے انتقال کر جائے تو وہ اہل جنت میں شمار ہوگا اور جو شخص ان کلمات پر یقین رکھتے ہوئے شام کو یہ کلمات کہے اور صبح ہونے سے پہلے انتقال کر جائے، اسے بھی اہل جنت میں شمار کیا جائے گا۔"

فائدہ: جنت درحقیقت اللہ تعالیٰ کے مقامِ رضا و زیارت کا نام ہے اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے جنت میں داخلہ مرحمت فرما دیا، گویا اسے اللہ کی رضا اور خوشنودی حاصل ہو گئی اور ہر ایک کو حسب مراتب دیدار باری تعالیٰ سے بھی حصہ نصیب ہوگا، جنت کی یہ وہ دو اہم ترین نعمتیں ہیں جن کے حصول کے لئے ہمیں جنت کا متمنی ہونا چاہئے اور اس کا یہ بہترین اور سستا نسخہ ہمیں جناب رسول اللہ ﷺ نے عطا فرمایا، امید ہے کہ صبح و شام اس کا ورد اپنے معمولات کا حصہ بنایا جائے گا۔

(۲) فطرتِ سلیمہ پر موت کا متمنی ہو تو؟

﴿عن البراء بن عازب، ان النبی ﷺ اوصی رجلا فقال: اذا اردت مضجعك فقل: اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْكَ، وَ فَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِیْ اِلَیْكَ، وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْكَ، رَغْبَةً وَ رَهْبَةً اِلَیْكَ، لَا مَلْجَا وَلَا مَنْجَامِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ، اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ، وَ نَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ، فان مت مت علی الفطرة﴾ [البخاری: ٦٣١٣]

"حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم لیٹنے کے لئے اپنے بستر پر آؤ تو یہ دعا کیا کرو: اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْكَ، وَ فَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِیْ اِلَیْكَ، وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْكَ، رَغْبَةً وَ رَهْبَةً اِلَیْكَ، لَا مَلْجَا وَلَا مَنْجَامِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ، اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ، وَ نَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ، الٰہا! میں نے اپنے آپ کو آپ کے حوالے کیا،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے معاملات کو آپ کے سپرد کیا، اپنا رخ آپ کی طرف متوجہ کر لیا، اور اپنی پشت کو آپ کا سہارا دیا ہے کیونکہ میرے شوق اور خوف دونوں کا مرکز آپ ہی ہیں اور آپ کے علاوہ کوئی پناہ گاہ یا جائے نجات نہیں، میں آپ کی نازل کردہ کتاب اور آپ کے بھیجے ہوئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتا ہوں، یہ دعا کرنے کے بعد اگر اسی رات تمہارا انتقال ہو جائے تو تم فطرت سلیمہ پر دنیا سے کوچ کرو گے۔"

فائدہ: بنیادی طور پر اللہ تعالیٰ ہر بچے کو اس کی پیدائش کے مرحلے میں ایک ایسا نور عطاء فرماتے ہیں جو بعد میں دنیا کے زر و جواھر خرچ کرنے سے یا اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگانے سے بھی حاصل نہیں ہو سکتا، اگر انسان اس نور کی حفاظت کرتا رہے تو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس میں تقویت آتی رہتی ہے لیکن اگر انسان غفلت اور لا ابالی پن میں اس نور کی حفاظت نہ کرے تو وہ اس سے چھین لیا جاتا ہے۔

اسی نور کو قرآن و حدیث میں "فطرت" سے بھی تعبیر کیا گیا ہے، سو جو آدمی قبر میں اپنے ساتھ اس نور اور روشنی کو رکھنا چاہتا ہے اور اس دعا کو اپنے معمولات و اوراد میں شامل کرتا ہے تو اسے اس بات کے لئے پر امید رہنا چاہئے کہ انشاء اللہ وہ اسی فطری نور کے ساتھ دنیاءِ باقی کی طرف روانہ ہو گا اور ہر مرحلہ پر اس کی امداد اور تعاون سے فائدہ اٹھائے گا۔

(۳) نوکر سے بھی بہتر

﴿عن علی ان فاطمة شكت ما تلقى فى يدها من الرحى فاتت النبى ﷺ تساله خادما فلم تجده فذكرت ذلك لعائشة، فلما جاء اخبرته، قال: فجاء نا وقد اخذنا مضاجعنا، فذهبت اقوم، فقال: مكانك، فجلس بيننا حتى وجدت برد قدميه على صدرى، فقال: الا ادلكما على ماهو خيرلكما من خادم؟ اذا اويتما الى فراشكما،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

او اخذتما مضاجعکما، فکبرا اربعا و ثلاثین، و سبحا ثلاثا و ثلاثین، و احمدا ثلاثا و ثلاثین، فھذا خیرلکما من خادم﴾

[البخاری: ٦٣١٨]

''حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چکی چلا چلا کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ بھی زبان حال سے شکوہ کناں نظر آتے تھے، ایک مرتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کسی خادم کے حصول کے لئے اپنے پدر بزرگوار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، اتفاق سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں موجود نہ تھے، انہوں نے اپنے آنے کا مقصد اپنی والدہ محترمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں عرض کر دیا (اور واپس چلی آئیں)، جب نبی علیہ السلام گھر تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے آنے کا تذکرہ کیا۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ہم بستر پر دراز ہو چکے تھے کہ نبی علیہ السلام ہمارے گھر تشریف لے آئے، میں نے اٹھنا چاہا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرما دیا اور آ کر ہمارے درمیان بیٹھ گئے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں مبارک کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں محسوس کی، پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں نوکر سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ جب تم اپنے بستر پر لیٹنے کے لئے آیا کرو تو ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر، ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور ۳۳ مرتبہ الحمدللہ کی تسبیح کر لیا کرو، یہ تمہارے لئے نوکر سے بھی بہتر ہے۔''

فائدہ: کائنات رنگ و بو کے مخدوم اور رب کائنات کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر اپنی چہیتی بیٹی کو ایک نوکر عطاء فرما دیتے تو کوئی بڑی بات نہ ہوتی، ہمارے یہاں تو کھانا پکانے کی نوکرانی الگ ہوتی ہے، کپڑے دھونے کی الگ، بچوں کو سکول لانے لے جانے کے لئے الگ، اور دیگر ضروریات کی تکمیل کے لئے ہمارے پاس نوکروں کی فوج ظفر موج ہوتی ہے، یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الگ بات ہے کہ خانہ داری، سلیقہ شعاری اور خدا خوفی ہی ہم نے اپنی اولاد کے اندر پیدا نہیں کی ہوتی۔ بہرحال! حضور ﷺ نے اپنی بیٹی کو "جو سب سے چہیتی بیٹی تھی" نوکر دینے کی بجائے تعلق مع اللہ کی دولت سے مالا مال کر دیا اور ان کے طفیل ہمیں یہ تسبیح مل گئی جسے "تسبیح فاطمی" کہا جاتا ہے یعنی تسبیح کے وہ کلمات جو جگر گوشہ بتول حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی برکت سے امت مرحومہ کو عطاء ہوئے، اے کاش! ہم ان کی قدر کر سکیں۔

(۴) دعاءِ استخارہ

﴿عن جابر قال: كان النبی ﷺ يعلمنا الاستخارة فی الامور كلها كالسورة من القرآن: اذا همّ احدكم بالامر فليركع ركعتين من غير الفريضة ثم يقول: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ، وَ اَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ، فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ، وَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ، وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌلِّیْ فِیْ دِيْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ۔ اوقال: فی عاجل امری وآجله۔ فَاقْدُرْهُ لِیْ، وَ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّلِّیْ فِیْ دِيْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ۔ اوقال: فی عاجل امری وآجله۔ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ، وَاقْدُرْلِیَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ رَضِّنِیْ بِهٖ، ويسمی حاجته﴾ [البخاری: ٦٣٨٢]

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی مکرم، سرور دو عالم ﷺ ہمیں ہر مسئلہ میں استخارہ کی تلقین ایسے فرمایا کرتے تھے جیسے قرآن کریم کی کوئی سورت سکھاتے تھے اور فرماتے تھے کہ جب بھی تمہیں کوئی اہم معاملہ پیش آئے تو فرائض کے علاوہ دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا کرو: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ، وَ اَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ، فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ، وَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ، وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌلِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ۔ اوقال: فی عاجل امری وآجله۔ فَاقْدُرْهُ لِیْ، وَ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّلِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ۔ اوقال: فی عاجل امری وآجله۔ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ، وَاقْدُرْلِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ، ثُمَّ رَضِّنِیْ بِهٖ، الٰہی! میں آپ کے کامل علم کے ذریعے آپ سے بہتری کا طالب ہوں، آپ کی قدرت کاملہ کے ذریعے طالب قدرت ہوں، اور آپ سے آپ کے فضل کا سوالی ہوں، کیونکہ میرے پاس تو کوئی قدرت نہیں، آپ ہی ہر چیز پر قادر ہیں، مجھے کچھ علم نہیں، آپ ہی ہر چیز کو جانتے ہیں اور آپ تو ڈھکی چھپی باتوں کو بھی سب سے زیادہ جانتے ہیں۔

اے اللہ! اگر آپ کے علم کے مطابق یہ کام دینی، معاشی اور انجام کار کے اعتبار سے میرے لئے بہتر ہے تو اسے میرے لئے مقدر فرمادیں اور اگر آپ کے علم کے مطابق یہ کام دینی، معاشی اور انجام کار کے اعتبار سے میرے لئے برا ہے تو اسے مجھ سے دور فرمادیں اور مجھے اس سے دور فرما دیں اور میرے لئے خیر ''جہاں بھی ہو'' مقدر فرمادیں، یہاں اپنی ضرورت کا تذکرہ کرے۔''

فائدہ: آج کل ایک عام وباء چل پڑی ہے کہ پیسے دے کر یا پیسے دیئے بغیر دوسروں سے استخارہ کروایا جاتا ہے اور استخارہ کرنے والا فوراً ہی جواب مرحمت فرمادیتا ہے، اس وباء کا حصہ بننے سے اپنے آپ کو بچایا جائے کیونکہ استخارہ اولاً تو ہر انسان کو خود ہی کرنا چاہیے اور ثانیاً اگر کسی سے استخارہ کرواتا ہی ہو تو کسی نیک آدمی کا انتخاب کیا جائے اور یہ بات ذہن نشین رہے کہ استخارہ دراصل ان دو آراء کے بارے کیا جاتا ہے جن میں سے کسی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک پر آپ کا ذہن جمتا نہ ہو، اپنے ذہن کو یکسو کرنے اور ان میں سے کسی ایک رائے کو ترجیح دینے کے لئے استخارہ کیا جاتا ہے اور جہاں کسی چیز کے بارے دو رائیں ہی نہ ہوں، اس میں استخارہ نہیں ہوتا۔

(۵) شیطان سے یومیہ حفاظت

﴿عن ابی هريرة: ان رسول الله ﷺ قال: من قال: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ، لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، فی يوم مائة مرة كانت له عدل عشر رقاب، و كتبت له مائة حسنة، و محيت عنه مائة سيئة، و كانت له حرزا من الشيطن يومه ذلك حتى يمسی، ولم يات احد بافضل مماجاء الارجل عمل اكثر منه﴾ [البخاری: ٦٤٠٣]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص ایک دن میں سو مرتبہ یہ کلمات اپنی زبان سے ادا کرے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ، لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، ''اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، ہر طرح کی بادشاہت اسی کی ہے اور ہر قسم کی تعریف کا سزاوار بھی وہی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے''، تو یہ ایسے ہوگا جیسے اس نے دس غلام آزاد کیے، اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی، سو گناہ محو کر دیئے جائیں گے اور شام تک وہ شیطان کے حملوں سے محفوظ رہے گا اور اس شخص کے اعمال سے کسی کا کوئی عمل افضل نہیں ہوگا، ہاں! اگر کوئی شخص اس سے زیادہ عمل کرے تو بات جدا ہے۔''

فائدہ: اس مختصر سے عمل کے ''جس میں شاید دس منٹ بھی پورے نہ لگیں'' اتنے عظیم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد اربعہ آپ نے ملاحظہ فرمائے، ان چاروں فائدوں میں سے ہر فائدہ اپنی جگہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے، غور کرنے کی بات ہے کہ اس زمانے میں جب کہ غلام اور باندی کا رواج نہیں رہا، اگر کوئی شخص غلام اور باندی کو آزاد کرنے کا ثواب حاصل کرنا چاہتا ہے، وہ ان کلمات کی ایک مرتبہ تسبیح پوری کر لے، اسے ایک یا دو نہیں، پورے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب مرحمت فرمایا جائے گا، یہی نہیں بلکہ سو نیکیاں نامہء اعمال میں درج اور سو گناہ نامہء اعمال سے محو کر دیئے جائیں گے اور پھر شیطان سے حفاظت سب سے اہم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کلمات کا ورد رکھنے کی توفیق عطاء فرمائیں۔

(٦) سمندر کے جھاگ کے برابر گناہ معاف

﴿عن ابی هريرة: ان رسول الله ﷺ قال: من قال: سبحان الله و بحمده في يوم مائة مرة، حطت عنه خطاياه، و ان كانت مثل زبد البحر﴾ [البخاری: ٦٤٠٥]

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص دن میں سو مرتبہ ''سبحان اللہ وبحمدہ'' پڑھ لے، اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔''

فائدہ: رحمتِ الٰہیہ کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی موجوں کا اندازہ صرف اسی بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ گناہوں کی دلدل میں دھنسا ہوا کوئی بھی انسان اگر دن میں صرف سو مرتبہ اس کی تسبیح وتحمید کا ترانہ بلند کرلے تو اس کے سارے گناہ معاف ہو جائیں۔

اب ہمیں اس تحقیق میں پڑنے کی ضرورت نہیں کہ اس سے چھوٹے گناہ معاف ہوں گے یا بڑے گناہ، اس لئے کہ رحمت الٰہیہ چھوٹے اور بڑے کی تفریق سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاک ہے اور یہ بات بعید از قیاس ہے کہ اللہ تعالیٰ چھوٹے اور بڑے گناہوں کو الگ کر کے ان میں سے چھوٹوں کو معاف کر دیں اور بڑوں کو چھوڑ دیں، یہ الگ بات ہے کہ کبائر کی معافی کے لئے توبہ اتنی ہی ضروری ہے جتنا روشنی کے لئے سورج اور آنکھوں کا ہونا ضروری ہے۔

(۷) تیس سے زیادہ فرشتوں کی مسابقت

﴿عن رفاعة بن رافع الزرقي قال: كنا نصلي يوما وراء النبي ﷺ، فلما رفع راسه من الركعة قال: سمع الله لمن حمده، قال رجل: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، فلما انصرف قال: من المتكلم؟ قال: انا، قال: رايت بضعة و ثلاثين ملكا يبتدرونها، ايهم يكتبها اول﴾ [البخاري: ۷۹۹]

''حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم لوگ نبی مکرم، سرور دو عالم ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے، جب آپ ﷺ نے رکوع سے سر اٹھایا اور ''سمع اللہ لمن حمدہ'' فرمایا تو پیچھے سے ایک آدمی نے کہا: ''رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ'' نماز سے فارغ ہو کر حضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کون بولا تھا؟ اس شخص نے عرض کیا کہ میں بولا تھا؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو ان کی طرف لپکتے ہوئے دیکھا کہ ان میں سے پہلے کون لکھتا ہے؟''

فائدہ: نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش اور عملی جدوجہد کی ترغیب تو خود اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن کریم میں مختلف مقامات پر دی ہے لیکن اس موقع پر یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ اگر انسان نیکی کے کام کرنے میں مسابقت کرتا ہے تو فرشتے ان نیکیوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کو لکھنے میں مسابقت کرتے ہیں، ان کا اجر وثواب تحریر کرنے میں فوقیت لے جانے کی تمنا ہر فرشتہ کرتا ہے، امید ہے کہ اس مختصر جملے کو یاد کر کے اپنی نمازوں بالخصوص سنتوں اور نوافل کا حصہ بنانے کا اہتمام کیا جائے گا۔

(۸) نماز باجماعت کی فضیلت

﴿عن ابی ہریرۃ یقول: قال رسول اللّٰہ ﷺ: صلاۃ الرجل فی الجماعۃ تضعف علی صلاتہ فی بیتہ و فی سوقہ خمسا و عشرین ضعفاء، و ذلک انہ اذا توضأ فاحسن الوضوء، ثم خرج الی المسجد، لا یخرجہ الا الصلوۃ، لم یخط خطوۃ الا رفعت لہ بھا درجۃ، و حط عنہ بھا خطیئۃ، فاذا صلی لم تزل الملئکۃ تصلی علیہ مادام فی مصلاہ: اللھم صل علیہ، اللھم ارحمہ، ولا یزال احدکم فی صلاۃ ما انتظر الصلوۃ﴾ [البخاری: ٦٤٧]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا گھر یا بازار میں انفرادی طور پر نماز پڑھنے سے باجماعت نماز پڑھنے کا ثواب ۲۵ گنا زیادہ ہے، پھر یہ بھی ہے کہ جب کوئی شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے اور مسجد کی طرف روانہ ہوتا ہے، اس کا مقصد سوائے مسجد کے اور کچھ نہیں ہوتا تو وہ جو قدم بھی اٹھاتا ہے، اس کے عوض اس کا ایک درجہ بلند اور ایک گناہ محو کر دیا جاتا ہے۔

اور جب وہ نماز پڑھتا ہے تو جائے نماز پر جتنی دیر تک بیٹھا رہے، فرشتے اس کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں: ''اللھم صلّ علیہ، اللھم ارحمہ'' اور تم میں سے جو شخص جب تک نماز کا منتظر رہتا ہے، گویا وہ نماز ہی میں شمار ہوتا ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فائدہ: اس حدیث سے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی فضیلت ظاہر ہونے کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ نماز پڑھنا تو بڑی دور کی بات ہے، نماز کا انتظار کرنا ہی پروردگار عالم کو اتنا محبوب ہے کہ جو آدمی صرف نماز کا وقت آنے کا منتظر رہتا ہے، اسے بھی نمازیوں میں شمار کرلیا جاتا ہے اور سمجھا جاتا ہے کہ گویا وہ نماز ہی پڑھ رہا ہے۔

ذرا غور فرمایئے! کہ نماز کا انتظار پروردگار عالم کو اتنا محبوب ہے تو پھر خود نماز کتنی محبوب ہوگی لیکن افسوس صد افسوس! ہمیں تو ساری مصروفیات، پریشانیوں اور ضروریات کا نزلہ گرانے کے لئے ایک نماز ہی ملتی ہے، گھنٹوں دوستوں کے ساتھ گپیں ہانکنے میں وقت برباد کرتے ہوئے، کسی کی بہن بیٹی پر گندی نظروں کے تیر برساتے ہوئے، بازاروں کے بے مقصد چکر لگاتے ہوئے اور بے فائدہ کاموں میں مشغول رہتے ہوئے ہماری ساری پریشانیاں کافور اور مصروفیات ختم ہو جاتی ہیں، خدارا! کچھ تو اپنے رویئے پر نظر ثانی کیجئے، اور اپنی عاقبت سنوارنے کے لئے خدا سے اپنی لو لگایئے، اطمینانِ کامل کی دولت اسی میں مل سکے گی۔

(۹) نمازی کی مثال

﴿عن ابی هريرة انه سمع رسول الله ﷺ يقول: ارأيتم لو ان نهرا بباب احدكم يغتسل فيه كل يوم خمسا، ماتقول ذلك يبقى من درنه؟ قالوا: لايبقى من درنه شيئا، قال: فذلك مثل الصلوات الخمس يمحو الله به الخطايا﴾ [البخاري: ٥٢٨]

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، ذرا یہ تو بتاؤ! کہ اگر تم میں سے کسی کے گھر کے دروازے پر کوئی نہر بہتی ہو، جس میں وہ روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو، کیا خیال ہے، اس کے جسم پر کوئی میل کچیل باقی رہے گی؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ذرا سی بھی میل کچیل باقی نہ رہے گی، یہ سن کر رسالت مآب ﷺ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا بس پانچ نمازوں کی مثال بھی ایسی ہی ہے جس سے اللہ گناہوں کو معاف فرماتا ہے۔''

فائدہ: اس خوبصورت تشبیہ اور مثال کے بعد کچھ کہنے کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی کہ جیسے گھر کے دروازے پر بہتی ہوئی نہر میں روزانہ پانچ مرتبہ نہانے والا جسمانی طور پر میل کچیل سے بالکل پاک صاف ہو جاتا ہے، اسی طرح رحمت خداوندی کے بہتے ہوئے سمندر میں غوطہ زن ہو کر پانچ مرتبہ اپنے رب کی پوجا کرنے والا روحانی طور پر ہر قسم کے میل کچیل سے پاک ہو جاتا ہے۔

شاید آپ یہ سوچ رہے ہوں کہ ''بہتی ہوئی نہر'' کے بارے یہ قید کیوں لگائی گئی کہ وہ گھر کے دروازے پر ہو؟ سو اس سلسلے کی تحقیقات کو الگ رکھتے ہوئے واضح ترین بات یہ ہے کہ نہر تو نہر ہوتی ہے اور اس کا کام ہی یہ ہوتا ہے کہ جو اس کے دامن میں آئے، وہ اس کے عیوب کو دھو کر صاف کر دیتی ہے اور اگر وہ گھر کے دروازے پر ہو تو اس سے فائدہ اٹھانا انسان کے لئے انتہائی آسان ہوتا ہے۔

اس اعتبار سے حدیث کا مطلب یہ ہوا کہ اگر کوئی نہر ایسی ہو جس سے فائدہ اٹھانا انسان کے لئے حد سے زیادہ آسان ہو کہ وہ گھر کے دروازے پر ہی بہتی ہو، جیسے اس میں نہانے والا میلا نہیں رہتا اسی طرح نماز کا اہتمام کرنے والا بھی روحانی گندگی سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

اب آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ آدمی کتنا بڑا بدنصیب ہوگا جس کے گھر کے دروازے سے نہر گزرتی ہو اور وہ پھر گندہ رہ جائے؟

(۱۰) افضل ترین اعمال

﴿عن عبد اللّٰہ قال: سالت النبی ﷺ: ای العمل احب الی اللّٰہ؟ قال: الصلوۃ علی وقتھا، قال: ثم ای؟ قال: بر الوالدین، قال: ثم ای؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال: الجهاد في سبيل الله، قال: حدثني بهن رسول الله ﷺ، ولو استزدته لزادني﴾ [البخاري: ٥٢٧]

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل سب سے زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا وقت پر نماز ادا کرنا، میں نے پوچھا کہ اس کے بعد؟ فرمایا والدین کے ساتھ حسن سلوک، میں نے پوچھا کہ اس کے بعد؟ فرمایا راہ خدا میں جہاد۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ باتیں مجھ سے حضور ﷺ نے ارشاد فرمائی ہیں، اگر میں آپ ﷺ سے مزید سوالات پوچھتا تو آپ ﷺ مجھے ان کا جواب بھی مرحمت فرماتے۔''

فائدہ: وقت پر نماز پڑھنا، والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا اور جہاد فی سبیل اللہ میں حصہ لینا اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ترین وافضل اعمال ہیں لیکن اس کا کیا کیا جائے کہ وقت پر نماز پڑھنا تو رہا ایک طرف، بے وقت بھی نماز نہیں پڑھی جاتی، والدین کو ''جب اولاد جوان ہو جاتی ہے'' اولڈ ہاؤس میں بھیجنا ضروری سمجھا جانے لگا ہے اور جہاد فی سبیل اللہ کو تو اتنے تابڑ توڑ حملوں کا نشانہ بنایا گیا ہے کہ الامان والحفیظ، پوری قوم پر جہاد کو دہشت گردی کا دوسرا نام باور کرانے کی مسلسل کوششیں اب تک جاری ہیں، نصاب سے اس مضمون کی آیات کو کھرچ کھرچ کر نکالا جا رہا ہے اور یہ گمان فاسد کیا جا رہا ہے کہ شاید اس سے کوئی ''روشن خیال اسلام'' یا ''اعتدال پسند اسلام'' ایجاد کرنے میں مدد اور سہولت ملے گی، میں تو اس موقع پر صرف یہ دعاء کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مردہ ضمیروں کو تازہ حیات یا حیات کی تازگی عطاء فرمادے۔ آمین

(۱۱) نماز عصر کی اہمیت

﴿عن عبدالله بن عمران رسول الله ﷺ قال: الذي تفوته صلوة

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

العصر، فكانما و تراهله و ماله﴾ [البخاری: ۵۵۲]

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کی نمازِ عصر فوت ہوگئی، گویا اس کے گھر والے اور اس کا مال و دولت تباہ و برباد ہو گیا۔''

فائدہ: اس حدیث کا واضح ترین مطلب یہ ہے کہ اگر خدانخواستہ کسی آدمی کی چلتی ہوئی دکان میں آگ لگ جائے، لاکھوں کا سامان چند لمحوں میں جل کر خاکستر ہو جائے اور وہ شخص دیوالیہ ہو جائے، پھر اسے خبر ملے کہ اس کی بیوی اور بچے کسی ناگہانی آفت کا شکار ہو کر یک بیک مر گئے ہیں، آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس شخص کا کیا حال ہوگا؟ وہ پاگل نہ ہو جائے گا؟ رو رو کر اس کا برا حال نہ ہو جائے گا؟ اور ہر وقت کی ذہنی پریشانی اسے گھیر نہ لے گی؟ جب کہ اگر وہ اس صدمے سے مر جائے تو کیا اس پر کوئی تعجب کرے گا؟

یقین جانئے! کہ اس سے زیادہ نقصان اس شخص کا ہوتا ہے جس کی نماز عصر فوت ہو جاتی ہے، یہ الگ بات ہے کہ ہماری بیمار آنکھوں کو پہلا نقصان تو نقصان دکھائی دیتا ہے اور دوسرے نقصان پر افسوس کا اظہار کرنے والے پر بھی ہم جملے چسپاں کرتے ہیں۔ اے کاش! ہم سوچیں۔

(۱۲) پوری کائنات گواہی دے گی

﴿عن ابی سعید الخدری قال له: انی اراك تحب الغنم والبادية، فاذا كنت في غنمك او باديتك فاذنت للصلوة فارفع صوتك بالنداء، فانه لا يسمع مدى صوت المؤذن جن و لا انس و لا شئ الا شهد له يوم القيمة، قال ابو سعيد: سمعته من رسول الله ﷺ﴾

[البخاری: ۶۰۹]

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنے ایک شاگرد سے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں، تمہیں بکریوں اور دیہات سے محبت ہے، اس لئے جب تم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی بکریوں کے ریوڑ یا دیہات میں ہو اور نماز کا وقت آنے پر اذان دینے کا ارادہ کرو تو اونچی آواز سے اذان دیا کرو کیونکہ مؤذن کی آواز جتنی بلند ہو اور جس انسان، جن یا کسی اور چیز کے کان میں پڑے تو یہ سب چیزیں قیامت کے دن اس کے لئے گواہی دیں گی، یہ فرما کر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ بات میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے۔"

فائدہ: مؤذن کو ملنے والے اس انعام کی اہمیت کو ملاحظہ فرمایئے کہ کائنات رنگ و بو کی ہر وہ چیز جس نے اس کی بلند ہوتی ہوئی صدائے توحید اور ندائے رسالت سے اپنی سماعت کو بہرہ ور کیا، قیامت کے دن اس کے حق میں سراپا گواہی بن جائے گی۔

(۱۳) شفاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

﴿عن جابر بن عبداللہ ان رسول اللہ ﷺ قال: من قال حین یسمع النداء: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ، وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ، حلت له شفاعتی یوم القیمة﴾ [البخاری: ٦١٤]

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اذان سن کر یوں کہے: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ، وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ، اے اللہ! اس کامل دعوت اور کھڑی ہونے والی نماز کے پروردگار! جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطاء فرما اور انہیں اس مقام محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرما رکھا ہے، اس شخص کے لئے قیامت کے دن سفارش کرنا میرے لئے حلال ہو گیا۔"

فائدہ: "وسیلہ" جنت کے اس مقام کا نام ہے جو اللہ کے علم ازلی و ابدی میں کائنات کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف ایک انسان کے لئے مخصوص اور طے شدہ ہے، ظاہر ہے کہ یہ انسان وہ ہی ہو سکتا ہے جو انسانیت کے لئے باعث صد افتخار، ملائکہ کے لئے باعث صد رشک اور پوری دنیا کے لئے قابل تقلید نمونہ ہو، اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ تاریخ کائنات میں اگر کوئی شخصیت ترقی کی اس سے بھی اونچی معراج پر فائز ہو سکتی ہے تو اس کا نام نامی، اسم گرامی نبی رحمت، امام انقلاب، پیغمبر امین و صادق، مجسم صدق و امانت، سراپا حمیت و حیاء، پیکر اخلاق حسنہ، رسول شرق و غرب، رہنمائے ثقلین جناب محمد رسول اللہ ﷺ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان سے، ان کی سنتوں سے اور ان کے عطاء فرمودہ نظام و دستور حیات سے کامل وابستگی نصیب فرمائے اور خواجہء مدینہ کی حرمت پر اپنا سب کچھ نثار و نچھاور کرنے کا جذبہ مرحمت فرمائے۔ آمین

(۱۴) جنت کی مہمانی

﴿عن ابی هريرة عن النبی ﷺ قال: من غدا الی المسجد و راح، اعد الله له نزله من الجنة كلما غدا اوراح﴾ [البخاری: ٦٦٢]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم، سرور دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح و شام مسجد کی طرف آتا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں مہمانی کی تیاری کرتے ہیں۔''

فائدہ: مسجد میں آکر ذکر و تلاوت، دعا و عبادت، آہ و زاری، مناجات ربانی اور فرائض و نوافل کی ادائیگی میں مشغول ہونے والا درحقیقت مسجد کو آباد کرنے والا ہوتا ہے اور یہ بات مسلم ہے کہ مسجد ''خانہء خدا'' ہوتی ہے، اس خانہء خدا کو آباد کرنے کے صلے میں پروردگار عالم اس کے نہاں خانہء دل کو آباد فرما دیتے ہیں اور اسی پر بس نہیں بلکہ جنت میں اس کے لئے جو ''خانہ اور خانوادہ'' مقرر فرمایا گیا ہے، اسے بھی خوب اہتمام سے آراستہ و پیراستہ فرماتے ہیں، مقامِ غور ہے کہ گناہوں کی دلدل میں دھنسے ہوئے ہم نافرمانوں اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عاصیوں پر شفقت و مہربانی کی انتہاء کردی گئی ہے، کاش! کہ ہماری آنکھوں سے غفلت کے پردے اٹھ سکیں۔

(۱۵) جمعہ کے لئے آنے والا

﴿عن ابی هريرة ان رسول الله ﷺ قال: من اغتسل يوم الجمعة غسل الجنابة، ثم راح فكانما قرب بدنة، و من راح فی الساعة الثانية فكانما قرب بقرة، و من راح فی الساعة الثالثة فكانما قرب كبشا اقرن، و من راح فی الساعة الرابعة فكا نما قرب دجاجة، و من راح فی الساعة الخامسة فكانما قرب بيضة، فاذا خرج الامام حضرت الملئكة يستمعون الذكر﴾ [البخاری: ۸۸۱]

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص جمعہ کے دن (ناپاک ہونے کی صورت میں) غسلِ پاکی کر کے مسجد کی طرف سب سے پہلے روانہ ہو، تو یہ ایسے ہے کہ اس نے ایک اونٹ قربان کیا، جو دوسرے نمبر پر روانہ ہو، وہ ایسے ہے جیسے اس نے ایک گائے کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل کیا، جو تیسرے نمبر پر روانہ ہو، وہ ایسے ہے جیسے اس نے ایک سینگوں والے مینڈھے کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل کیا، جو چوتھے نمبر پر روانہ ہو، وہ ایسے ہے جیسے اس نے ایک مرغی کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل کیا اور جو پانچویں نمبر پر روانہ ہو، وہ ایسے ہے جیسے اس نے ایک انڈے کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل کیا، پھر جب امام گھر سے نکل پڑتا ہے تو فرشتے ذکرِ الٰہی کی سماعت کے لئے متوجہ ہو جاتے ہیں۔''

فائدہ: مجموعی طور پر جمعہ کے دن جو صورت حال مساجد میں دکھائی دیتی ہے، چند مساجد کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مستثنیٰ کر کے ''جو انگلیوں پر گنی جا سکتی ہیں'' انتہائی قابل فکر ہے، مساجد میں نمازی اس وقت آتے ہیں جب خطیب صاحب عربی خطبہ کے آخری مراحل میں ہوتے ہیں، بھاگ دوڑ میں وضو کر کے نماز میں شریک ہوا جاتا ہے اور فرض پڑھتے ہی مسجد سے بھاگنے کی فکر ایسے لگ جاتی ہے جیسے اگر دو منٹ مزید مسجد میں رک گئے تو بہت بڑا نقصان ہو جائے گا یا کوئی ہونے والا کام اس وجہ سے ہو نہیں پائے گا۔

اس حدیث میں بیان فرمودہ ثواب اور ہمارا طرز عمل دونوں قابل غور ہیں۔

(۱۶) جہنم کی آگ جس پر حرام ہو

﴿عن ابی عبس قال: سمعت رسول الله ﷺ یقول: من اغبرت قدماه فی سبیل الله حرمه الله علی النار﴾ [البخاری: ۹۰۷]

''حضرت ابو عبس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، جس شخص کے پاؤں راہِ خدا میں گرد آلود ہوئے ہوں، اللہ اسے جہنم کی آگ پر حرام کر دیں گے۔''

فائدہ: اس حدیث سے جہاد و طلبِ علم کی فضیلت پر تو روشنی پڑتی ہی ہے اور نگاہِ خدا میں مقام مجاہد و طالب علم کی بھی وضاحت ہوتی ہے کہ راہِ خدا میں نکلنے والے کے پاؤں پر لگنے والا گرد و غبار اتنی اہمیت کا حامل ہے کہ اس کی لاج رکھتے ہوئے پروردگار عالم نے اسے نار جہنم سے محفوظ رہنے کا قطعی فیصلہ فرما لیا۔

لیکن اس حدیث کا یہ جملہ بڑا عجیب ہے کہ ''اللہ اسے جہنم کی آگ پر حرام کر دیں گے'' بظاہر ہم یہ جملہ سننے میں طبیعت کی موافقت پاتے ہیں کہ ''اللہ اس پر جہنم کی آگ کو حرام کر دیں گے'' تاہم ان دونوں میں پایا جانے والا لطیف فرق ہماری نگاہوں سے اوجھل رہتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظاہر ہے کہ دوسرا جملہ اس بات کی نفی نہیں کرتا کہ اس شخص کو جہنم میں ڈالا ہی نہیں جائے گا، بلکہ عین ممکن ہے کہ اسے جہنم میں ڈالا جائے، گو کہ جہنم اسے کچھ نقصان نہ پہنچائے لیکن پہلا جملہ بڑی وضاحت اور قطعیت کے ساتھ اعلان کر رہا ہے کہ ایسا آدمی جہنم کی آگ سے کسی نقصان کا شکار ہو، یہ تو بڑی دور کی بات ہے، اس کے پورے وجود کو جہنم پر حرام کر دیا گیا ہے، اب وہ ایک لمحے کے لئے بھی جہنم میں نہ جائے گا۔

حدیث مبارکہ کی اس خوبصورت تشبیہ پر بار بار غور فرمایئے اور اللہ سے جذبہء جہاد اور شوق شہادت کی دعا کیجئے۔

(۱۷) ایک ہفتے کے گناہ معاف ہو جائیں

﴿عن سلمان الفارسی قال: قال رسول اللہ ﷺ: من اغتسل یوم الجمعة و تطهر بما استطاع من طهر، ثم ادهن او مس من طیب، ثم راح فلم یفرق بین اثنین، فصلی ما کتب له، ثم اذا خرج الامام انصت، غفرله ما بینه و بین الجمعة الاخری﴾ [البخاری: ۹۱۰]

”حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے، اور جتنا ممکن ہو خوب اچھی طرح پاکی حاصل کرے پھر تیل یا خوشبو لگا کر سوئے مسجد روانہ ہو، بیٹھے ہوئے دو آدمیوں کے درمیان گھس کر ان میں فاصلہ پیدا نہ کرے اور حسب تقدیر نوافل ادا کرے، پھر جب امام اپنے مقام سے روانہ ہو تو خاموش ہو جائے، اس جمعہ اور آئندہ آنے والے جمعہ کے درمیان ہونے والے گناہ اس شخص کے نامہء اعمال سے مٹا کر اسے معاف کر دیا جائے گا۔“

فائدہ: جو شخص جمعہ کا استقبال کرتا ہے، سارا زمانہ اس کا استقبال کرتا ہے، نیکیوں کی طرف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طبعی طور پر میلان اور جھکاؤ پیدا ہو جاتا ہے، گناہ سے آدمی اپنے آپ کو بچاتا اور بچانے کی کوشش کرتا ہے، اگر کوئی گناہ پھر بھی انسانیت کے تقاضے پر ہو جائے تو استقبال جمعہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دیتے ہیں۔

آج سے صرف پندرہ، بیس سال پہلے جمعہ کا دن ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے عید کا دن ہوتا ہے، خواتین بچوں کو بڑے اہتمام سے نہلا دھلا کر، صاف ستھرے کپڑے پہنا کر گھر والوں کے ساتھ نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لئے بھیجا کرتی تھیں لیکن ہماری روشن خیالی نے ان تمام چیزوں کو معاشرے سے کھرچ کھرچ کر ختم کر دیا ہے، یقیناً اسے روشن خیالی کی بجائے تنگ نظری، اسلام دوری اور تاریک خیالی سے تعبیر کیا جائے گا۔

(۱۸) بقرعید کے دن سب سے زیادہ محبوب عمل

﴿عن ابن عباس عن النبی ﷺ انه قال: ما العمل فی ایام العشر افضل منها فی هذه، قالوا: ولا الجهاد؟ قال: ولا الجهاد، الا رجل خرج یخاطر بنفسه و ماله فلم یرجع بشیٔ﴾ [البخاری: ۹۶۹]

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، عید الاضحیٰ کے مہینے میں قربانی کے عمل سے زیادہ افضل اس کے ابتدائی دس دنوں میں بھی کوئی نہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ جہاد بھی نہیں؟ فرمایا ہاں! جہاد بھی نہیں، یہ الگ بات ہے کہ کوئی شخص اپنی جان و مال لے کر راہِ خدا میں نکلا اور کچھ بھی لے کر واپس نہیں لوٹا (وہ اس سے زیادہ افضل ہے)۔“

فائدہ: بقرعید کا مہینہ ”جسے عید الاضحیٰ کا مہینہ بھی کہا جاتا ہے“ چاند کا آخری مہینہ ہوتا ہے، اس کے پہلے دس دن انتہائی اہمیت کے حامل ہیں، انہیں ایام میں فرائض و واجباتِ حج کی ادائیگی بروئے کار لائی جاتی ہے اور یہی ایام ادائے عاشقانہ و دلبرانہ کا ایک واضح ترین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمونہ ہوتے ہیں۔

جمرات پر کنکریاں مارنا، میدان عرفات میں وقوف اور دعائیں کرنا، مزدلفہ کے میدان میں وقوف اور دعائیں کرنا، اور منی کے میدان میں نمازیں ادا کرنا سب اہم کام اسی عشرے میں ادا کیے جاتے ہیں لیکن جو لوگ کسی وجہ یا بغیر وجہ کے حج بیت اللہ کی سعادت سے فیض یاب نہیں ہو پاتے، وہ اس عشرے میں جو بھی نیک عمل سرانجام دیں، قربانی سے بڑھ کر کوئی عمل اپنے اندر اجر و ثواب نہیں رکھتا لیکن ہمیں اس فرض کی ادائیگی میں بھی کچھ تحفظات اور خدشات ہیں اس لیے ہم نے اس فریضے سے بھی اپنی آنکھیں پھیر لی ہیں، کاش! کوئی ہماری آنکھوں کو دیکھنا، دماغ کو سوچنا اور قلب کو سوز و ساز اور تڑپنا دے دے۔

(۱۹) کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

﴿عن المغيرة يقول: ان كان النبي ﷺ ليقوم او ليصلي حتى ترم قدماه او ساقاه، فيقال له، فيقول: افلا اكون عبدا شكورا؟﴾

[البخاري: ۱۱۳۰]

''حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی مکرم، سرورِ دو عالم ﷺ اتنی دیر تک قیام و نماز میں مصروف رہتے کہ آپ کے مبارک پاؤں اور پنڈلی ورم آلود ہو جاتے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ دیکھ کر آپ سے کہتے (کہ اتنی محنت کی کیا ضرورت ہے؟ آپ کے گناہوں کو تو پروردگار عالم نے معاف فرما دیا ہے؟) آپ ﷺ جواباً فرماتے کیا میں اپنے رب کا شکر گزار بندہ نہ ہوں؟''

فائدہ: کائنات میں وہ ''ہستی'' جسے بجا طور پر وجہ تخلیق کائنات کہا جا سکتا ہے، جنہیں نام سے خطاب کرنا پروردگار عالم کو پسند نہیں، جن کا ایک ایک آنسو پوری کائنات سے زیادہ قیمتی ہے، اور جن کی ایک رکعت پوری کائنات کی ہر عبادت سے زیادہ وزنی اور مضبوط

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے" بھی اگر اتنی طویل عبادت کرے اور اس پر فخر کرنے کی بجائے سائلین کو یہ جواب دے "کیا میں اپنے رب کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟" تو پھر مجھے، آپ کو اور ملت اسلامیہ کے ایک ایک فرد کو اپنی عبادات پر نظر ثانی کرنی چاہیے، فخر سے بھرپور کلمات کا تجزیہ کرنا چاہیے اور اس جملے کو اپنے ذہن کی تختی پر عقیدت کے قلم سے نقش کر لینا چاہیے۔ "کیا میں اپنے رب کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟"

(۲۰) بلال رضی اللہ عنہ کے قدموں کی آواز جنت میں

﴿عن ابی هريرة ان النبی ﷺ قال لبلال عند صلوة الفجر: يا بلال! حدثني بارجی عمل عملته فی الاسلام، فانی سمعت دف نعليك بين يدی فی الجنة، قال: ما عملت عملا ارجی عندی انی لم اتطهر طهورا فی ساعة ليل او نهار الاصليت بذلك الطهور ما كتب لی ان اصلی﴾ [البخاري: ١١٤٩]

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک دن نمازِ فجر کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا، بلال! قبول اسلام کے بعد اپنے اعمال میں سے کوئی ایسا عمل بتاؤ جس پر تمہیں سب سے زیادہ امید ہو، کیونکہ میں نے جنت میں اپنے سے آگے تمہارے قدموں کی آہٹ سنی ہے؟ انہوں نے جواباً عرض کیا کہ مجھے جس عمل پر سب سے زیادہ امید ہے، وہ یہ ہے کہ دن رات میں جب بھی مجھے وضو کرنے کا موقع ملتا ہے، میں حسب استطاعت اس سے نماز ضرور پڑھ لیتا ہوں۔"

فائدہ: وضو کرنے کے بعد شکرانے کے طور پر ادا کی جانے والی نماز "جس کی اتنی بڑی فضیلت آپ نے پڑھی" کو "تحیۃ الوضوء" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، اس کی کوئی تعداد مقرر نہیں البتہ کم از کم دو رکعتیں پڑھ لینا بھی اس ضمن میں کافی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

توفیق عطاء فرمائے۔

(۲۱) نماز قبول ہو جائے

﴿عن عبادة بن الصامت عن النبی ﷺ قال: من تعار من اللیل فقال: لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، ثم قال: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ، اودعا استجيب، فان توضأ و صلى قبلت صلوته﴾ [البخاری: ۱۱۵۴]

''حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص رات کو سو کر اٹھے اور یوں کہے: لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، ''اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، حکومت بھی اسی کی ہے اور ہر تعریف بھی اسی کی ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور وہ پاک ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، نیکیوں کی توفیق اور گناہوں سے بچنے کی ہمت صرف اللہ ہی سے مل سکتی ہے'' اس کے بعد اپنی مغفرت کی یا کوئی اور دعا مانگے، قبول ہوگی اور اگر وضو کر کے نماز پڑھ لے تو وہ نماز بھی قبول ہو جائے گی۔''

فائدہ: نماز کا مقبول ہو جانا اللہ کی بارگاہ سے ملنے والا ایک اہم ترین اعزاز ہوتا ہے جس کا استحقاق ہر فرد کو نہیں ہوتا یعنی ہر ایک کو یہ نعمت عظمیٰ حاصل نہیں ہوتی، اس کے لئے اپنے نفس کے خلاف پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں، خواہشات ترک کرنا ہوتی ہیں اور پروردگار عالم کو راضی کرنا پڑتا ہے۔ اے کاش! ہماری بھی نمازیں مقامِ قبولیت پر فائز ہو جائیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۲) ہم نے بہت سا اجر وثواب ضائع کر دیا

﴿عن ابی هریرة یقول: من تبع جنازة فله قیراط، فقال: اکثر ابوهریرة علینا، فصدقت یعنی عائشة، اباهریرة و قالت: سمعت رسول الله ﷺ یقوله﴾ [البخاری: ۱۳۲۳]

''ایک مرتبہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ جو شخص جنازہ میں شرکت کرے، اسے ایک قیراط ثواب ملے گا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ سن کر فرمایا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تو بڑی کثرت سے روایت کرتے ہیں، اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی تصدیق کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے خود اپنے کانوں سے سنا ہے۔''

فائدہ: موت تو ہر ایک کو آ کر رہے گی، اس حقیقت سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا، خواہ وہ تخت پر زندگی گزارے یا تختے پر، یہ الگ بات ہے کہ مرنے کے بعد کسی کو تختہ بھی نصیب نہیں ہوتا، اور یاد رہے کہ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر ''خواہ انکے درمیان کوئی جان پہچان تک نہ ہو'' یہ حق ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے جنازے میں شریک ہو، ہم اپنا فرض ادا کریں، مرنے والے کا حق بھی ادا ہو جائے گا اور ہمیں ثواب بھی مفت میں مل جائے گا۔

(۲۳) افضل ترین صدقہ

﴿عن ابی هریرة قال: جاء رجل الی النبی ﷺ فقال: یارسول الله! ای الصدقة اعظم اجرا؟ قال: ان تصدق و انت صحیح شحیح، تخشی الفقر، و تامل الغنی، ولا تمهل حتی اذا بلغت الحلقوم، قلت: لفلان کذا، و لفلان کذا، و قد کان لفلان﴾ [البخاری: ۱٤۱۹]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک صاحب، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے یارسول اللہ! کس صدقے کا ثواب سب سے زیادہ ملتا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس وقت صدقہ کرنے کا ثواب سب سے زیادہ ہے جب کہ تم تندرست ہو، مال کی محبت دل میں موجود ہو، خرچ کرنے کی وجہ سے تنگدستی کا اندیشہ ہو، جمع کر کے رکھنے سے مالدار ہونے کی امید ہو، اسے اس وقت پر مؤخر مت کرو جب روح حلق میں پہنچ جائے اور تم کہنے لگو کہ اتنا فلاں کو دے دیا جائے اور اتنا فلاں کو دے دیا جائے، کیونکہ وہ تو دوسروں کا ہو چکا۔"

فائدہ: معلّم اگر ماہر نفسیات ہو تو اس کی گفتگو میں صرف معلومات کی بھرمار نہیں ہوتی بلکہ وہ اپنے مخاطب کے ذہن اور اس کے مزاج کی رعایت رکھتے ہوئے گفتگو کرتا ہے جس سے پوری ملت کو فائدہ ہوتا ہے، معلم انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نفسیات میں مہارت کا اندازہ اس حدیث سے لگایا جاسکتا ہے۔

عام طور پر انسان جب محسوس کرتا ہے کہ اب وہ اس دنیا میں چند دن یا چند گھنٹوں کا مہمان ہے، اولاد نے ایک ایک چیز پر قبضہ جمانا شروع کر دیا ہے، بھائی اور بہنیں اس کی جائیداد پر دانت گاڑے بیٹھے ہیں تو وہ کچھ اپنے لئے کرنے کا سوچتا ہے اور صدقہ و خیرات کے ذریعے مکافاتِ عمل کرنا چاہتا ہے لیکن وقت ہاتھ سے نکل چکا ہوتا ہے، اس لئے اپنی تندرستی اور مالی طور پر عروج اور جوبن کے ایام میں صدقہ و خیرات کو افضل ترین صدقہ قرار دیا گیا ہے کیونکہ یہ اس بات کی علامت ہے کہ اس شخص کو اپنے پیدا کرنے والے سے تعلق اور اگلے گھر کی فکر ہے۔

(۲۴) عرشِ الٰہی کے سائے میں

﴿عن ابی هريرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: سبعة يظلهم الله تعالى فی ظله يوم لاظل الاظله: امام عدل، و شاب نشأفی عبادة الله، ورجل قلبه

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلق فی المساجد، ورجلان تحابا فی اللّٰہ، اجتمعا علیہ و تفرقا علیہ، ورجل دعتہ امرأۃ ذات منصب و جمال فقال: انی اخاف اللّٰہ، ورجل تصدق بصدقۃ فاخفاھا حتی لاتعلم شمالہ ما تنفق یمینہ، ورجل ذکر اللّٰہ خالیا ففاضت عیناہ﴾ [البخاری: ۱۴۲۳]

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا سات آدمی ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سائے میں اس دن سایہ عطاء فرمائیں گے جب عرش کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہوگا (۱) عادل حکمران (۲) اللہ کی عبادت میں نشوونما پانے والا نوجوان (۳) جس کا دل مسجد میں لگا رہے (۴) وہ دو آدمی جو اللہ کی رضا کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور اسی پر جمع اور جدا ہوتے ہیں (۵) وہ آدمی جسے ایک اونچے عہدے اور حسن و جمال سے بھرپور عورت خواہش نفس کی تکمیل کی دعوت دے اور وہ اس سے کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں (۶) وہ آدمی جس نے اتنے خفیہ طریقے سے صدقہ دیا کہ بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ چل سکا کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا؟ (۷) وہ آدمی جسے تنہائی میں اللہ کی یاد آئی اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔‘‘

فائدہ: سورج جس دن سوا نیزے پر ہوگا، ہر انسان اپنے گناہوں کے بقدر پسینہ میں ڈوبا ہوگا، بڑے بڑے نامی گرامی پہلوانوں کی مچھر سے زیادہ کوئی حیثیت نہ ہوگی، ہر زبان پر نفسی نفسی کی پکار اور تکرار ہوگی، سایہ نام کی کوئی چیز دھوپ کی تمازت اور شدت سے بچانے والی نہ ہوگی، اس کڑے وقت میں اگر کسی کو سایہ دار جگہ نظر آجائے اور پھر اسے وہاں جگہ بھی مل جائے تو وہ اپنے آپ کو کس قدر خوش نصیب سمجھے گا، اور اگر وہ سایہ عرش الٰہی کا ہو تو اس کی خوش نصیبی کا پوچھنا ہی کیا؟ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے عرش کے سائے میں جگہ نصیب فرمائے۔ آمین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۵) جزائے حج

﴿عن ابی هريرة قال: سمعت النبی ﷺ يقول: من حج لله فلم يرفث و لم يفسق رجع كيوم ولدته امه﴾ [البخاری: ۱۵۲۱]

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص اللہ کی رضا کے لئے حج کرتا ہے اور اس میں کوئی بیہودگی اور گناہ کا کام نہیں کرتا تو وہ اس دن کی طرح واپس لوٹتا ہے جس دن اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔''

فائدہ: موجودہ صورت حال کچھ ایسی ہو چکی ہے کہ کروڑوں اور اربوں روپے کا بینک بیلنس، کروڑوں کی جائیداد اور تجارت، مال و دولت کی ریل پیل اور اسباب راحت و تعیش کی فراوانی کے باوجود بہت سے افراد کے ذہن میں کبھی یہ خیال بھی نہیں آتا کہ ہم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حج کی صورت میں جو فریضہ عائد کیا گیا ہے، اسے ہم نے اب تک ادا نہیں کیا، اس کی ادائیگی کے لئے فکر کرنی چاہیے، اور نہ ہی کبھی خانہ کعبہ کے طواف، صفا مروہ کی سعی، حجر اسود کی تقبیل، منیٰ کی نمازیں، عرفات کا وقوف، مزدلفہ کی دعائیں، جمرات کی رمی اور جانوروں کی قربانی کا کوئی شوق پیدا ہوتا ہے، نہ معلوم وہ اس حدیث کو کیسے فراموش کر دیتے ہیں کہ جس شخص پر حج فرض ہو اور وہ استطاعت کے باوجود حج نہ کرے تو اللہ کو کوئی پرواہ نہیں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر؟ اے کاش! ہم طویل نیند سے بیدار ہوں، اپنے ضمیر کو جھنجھوڑیں، اپنے خدا سے عہد باندھیں اور اپنے اسلاف کی یاد تازہ کر دیں۔

(۲۶) روزہ داروں کا دروازہ

﴿عن سهل عن النبی ﷺ قال: ان فی الجنة بابا يقال له: الريان، يدخل منه الصائمون، يوم القيمة، لايدخل منه احد غيرهم، يقال: اين الصائمون؟ فيقومون، لايدخل منه احدغيرهم، فاذا دخلوا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اغلق، فلم يدخل منه احد﴾ [البخاري: ۱۸۹۶]

''حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جنت میں ایک دروازہ ہے ''جسے ریان کہا جاتا ہے'' قیامت کے دن اس دروازے سے جنت میں صرف روزہ دار داخل ہوں گے، ان کے علاوہ کوئی دوسرا اس دروازے سے داخل نہ ہو سکے گا، اور نداء لگائی جائے گی کہ روزہ دار کہاں ہیں؟ یہ سن کر روزہ دار کھڑے ہوں گے اور ان کے ساتھ کوئی دوسرا شخص نہ ہوگا، جب وہ اس دروازے سے جنت میں داخل ہو چکیں گے تو اسے بند کر دیا جائے گا اور کوئی دوسرا وہاں سے اندر نہ جا سکے گا۔''

فائدہ: اہل زمانہ اپنی فطرت، مزاج اور عادات کے اعتبار سے اپنے اندر اتنی تبدیلی پیدا کر چکے ہیں کہ آج سے صرف پچیس تیس سال پہلے جس شوق اور ذوق بلکہ بعض اوقات ضد کر کے بچے روزہ رکھا کرتے تھے، اسی شدت کے ساتھ نوجوان لڑکوں اور بچیوں نے روزہ خوری کو اپنا معمول بنا لیا ہے، معمولی معمولی بہانے تراش کر روزے سے جی چراتے ہیں، خاص طور پر گرمی کے موسم میں اگر ماہِ رمضان آجائے تو روزہ رکھنے والے افراد کی تعداد میں اور بھی کمی آجاتی ہے اور روزے کے نام پر روزہ خوروں کی تعداد میں دوگنا اضافہ ہو جاتا ہے، اگر ہمیں ''ریان'' سے جنت میں داخل ہونے کا شوق ہے اور ہر مسلمان کو ہونا چاہئے تو ہمیں گرمی اور سردی میں امتیاز کئے بغیر اپنے فرائض کی تکمیل کرنا ہوگی۔

(۲۷) رزق میں کشادگی کیسے ہو؟

﴿عن انس بن مالك قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: من سره ان يبسط له في رزقه، او ينسأله في اثره فليصل رحمه﴾

[البخاري: ۲۰۶۷]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جس شخص کو یہ بات اچھی لگتی ہو کہ اس کے رزق میں کشادگی کر دی جائے یا اس کی عمر دراز کر دی جائے تو اسے صلہ رحمی کرنا چاہیے۔“

فائدہ: رزق میں وسعت و کشادگی اور درازیٔ عمر کی خواہش کسے نہیں ہوتی؟ ہر انسان چاہتا ہے کہ اسے بافراغت رزق ملے اور وہ آرام و راحت سے بھرپور زندگی گزارتا چلا جائے، لیکن یہ دونوں چیزیں ایسی ہیں کہ اگر انسان مال و دولت کے ذریعے خریدنا بھی چاہے تو نہیں خرید سکتا، بعض لوگ رزق میں برکت اور کشادگی کے لئے مختلف قسم کے تعویذات سے اپنے گلے، دکان اور گھر کو سجا کر رکھتے ہیں اور اس حقیقی تعویذ کو پس پشت ڈال دیتے ہیں جس کی خبر اس حدیث میں دی گئی ہے اور ”صلہ رحمی“ کا لفظ ان کی لغت سے خارج ہو جاتا ہے، بھائی اپنے دوسرے بھائی کی صورت تک دیکھنے کا روادار نہیں ہوتا لیکن تمنا اس کی بھی یہی ہوتی ہے کہ میرے رزق میں اضافہ اور عمر میں درازی کا فیصلہ ہو جائے، اس حدیث کو بار بار پڑھئے اور اپنے آپ کو عمل کے لئے تیار کیجئے۔

(۲۸) ہم تو اربوں پتی ہیں لیکن ......

﴿عن ابی مسعود الانصاری قال: کان رسول اللہ ﷺ اذا امرنا بالصدقة، انطلق احدنا الی السوق، فیحامل فیصیب المد، و ان لبعضهم لمائة الف، قال: ماتراه الا نفسه﴾ [البخاری: ۲۲۷۳]

”حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی مکرم، سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیتے تو ہم بازار جا کر محنت مزدوری کرتے اور اس سے حاصل ہونے والی اجرت کو اللہ کی راہ میں خیرات کر دیتے تھے جب کہ آج ہمارے پاس لاکھوں روپے ہیں لیکن صدقہ خیرات کا رجحان دیکھنے میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں آ رہا۔"

فائدہ: حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے اس تجزیئے کو موجودہ حالات پر منطبق کر کے دیکھ لیا جائے تو بات مزید وضاحت کے ساتھ سامنے آئے گی کہ جب انسان مالی اعتبار سے تنگدستی کا شکار ہوتا ہے تو اس کا دل امیر ہوتا ہے اور جوں ہی انسان کشادگی کے زینے چڑھتا ہے، دل میں کنجوسی اور بخل کے اثرات پیدا ہونا شروع ہو جاتے ہیں، جن پر اگر فوری طور پر قابو نہ پایا جائے تو جو آدمی فقر و فاقہ یا تنگدستی کے زمانے میں پانچ روپے صدقہ خیرات کرتا تھا، اب دو روپے دیتے ہوئے بھی دس مرتبہ سوچے گا، سو طرح کے خیالات ذہن میں آئیں گے اور وہ دو روپے سے بھی جائے گا، اور اگر وہ کسی فقیر کو دے بھی دے گا تو رہ رہ کر یہ خیال اسے ستاتا رہے گا کہ اگر وہ دو روپے ہوتے تو اس سے یہ کر لیتا، یہ بھی ہو جاتا اور ویسے بھی ہو جاتا۔

شاید ہم اس بات کو فراموش کر دیتے ہیں کہ ہمیں بھی یہ مال و دولت کسی نے عطاء فرمایا ہے، اگر وہ ہم سے چھیننے پر آ جائے یا ہمیں بھی اسی طرح گن گن کر دینا شروع کر دے تو ہمارا کیا بنے گا؟ اس نکتے پر سوچیے اور اپنے رویئے میں تبدیلی پیدا کیجئے۔

(۲۹) پیاسے کتے کی پیاس بجھانے پر............

﴿عن ابی هريرة ان رسول الله ﷺ قال: بينا رجل يمشی فاشتد عليه العطش، فنزل بئرا فشرب منها، ثم خرج فاذا هو بكلب يلهث، ياكل الثرى من العطش، فقال: لقد بلغ هذا، مثل الذی بلغ بی، فملأ خفه ثم امسكه بفيه، ثم رقی فسقى الكلب، فشكر الله له فغفرله، قالوا: يارسول الله! و ان لنا فی البهائم اجرا؟ قال: فی كل كبد رطبة اجر﴾ [البخاری: ۲۳۶۳]

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک آدمی راستہ میں کہیں جا رہا تھا کہ اچانک اسے بڑی سخت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پیاس لگی، وہ ایک کنوئیں میں اترا اور اپنی پیاس بجھائی، باہر نکلا تو ایک کتا ہانپتا ہوا دکھائی دیا، جو پیاس کے مارے گیلی مٹی چاٹ رہا تھا، اس نے اپنے دل میں سوچا کہ یہ بھی اسی حالت پر پہنچا ہوا ہے جس سے میں گذر کر آ رہا ہوں، چنانچہ اس نے اپنا موزہ پانی سے بھرا اور اس کا منہ بند کر کے کنوئیں سے باہر نکل کر کتے کو وہ پانی پلا دیا، اللہ نے اس کی قدردانی کرتے ہوئے اس کی بخشش کا فیصلہ فرما لیا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا جانوروں میں بھی ہمارے لئے ثواب کا کوئی پہلو ہے؟ فرمایا ہر تر، جگر رکھنے والی چیز میں اجر ہے۔"

فائدہ: اس واقعے پر اس سے زیادہ کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ جب ایک پیاسے کتے کی پیاس بجھانے پر اللہ اتنی قدردانی فرماتے ہیں تو کسی انسان، مسلمان، رشتہ دار، دوست احباب اور اہل محلہ کی پیاس بجھانے پر کتنی قدردانی ہوگی؟ لیکن اس کا کیا کیا جائے کہ ہم کسی بات کا اثر لینے کے لئے تیار ہی نہیں ہوتے۔

(۳۰) گھر بیٹھے جہاد کا ثواب

﴿عن زيد بن خالد ان رسول الله ﷺ قال: من جهز غازيا في سبيل الله فقد غزا، و من خلف غازيا في سبيل الله بخير فقد غزا﴾

[البخاري: ٢٨٤٣]

"حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں نکلنے والے کسی غازی کو اسباب جہاد مہیا کرے تو گویا اس نے خود جہاد میں شرکت کی اور جو شخص اللہ کی راہ میں نکلنے والے کسی غازی کے پیچھے اس کے اہل خانہ کے لئے اس کا نائب بن کر خدمات سرانجام دیتا رہا، گویا اس نے خود جہاد میں شرکت کی۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: یہ ایک فطری بات ہے کہ ہر آدمی میں تیر وتفنگ اور بندوق ورائفل اٹھانے کی ہمت یا صلاحیت یا فرصت نہیں ہوتی، گو کہ اس کمی کو دور کرنا چاہیے، لیکن جب تک یہ کمی دور نہیں ہوتی، اس وقت تک جہاد کے ثواب سے اپنے آپ کو فیض یاب کرنے کی مندرجہ ذیل صورتیں ممکن ہیں۔

(۱) جو لوگ جہاد کے لئے جا رہے ہوں، انہیں یا ان میں سے کسی ایک کو ضروری اشیاء مہیا کر دے۔

(۲) مجاہدین کے اہل خانہ کی دیکھ بھال اور ان کی ضروریات کی تکمیل میں لگا رہے۔

یہ اور اس جیسی دوسری صورتوں سے انشاء اللہ گھر بیٹھے جہاد کا ثواب حاصل کیا جا سکے گا۔

(۳۱) درگذر کرنے والے سے اللہ کی درگذر

﴿عن ابی هريرة ان رسول الله ﷺ قال: كان الرجل يداين الناس فكان يقول لفتاه: اذا اتيت معسرا فتجاوز عنه، لعل الله ان يتجاوز عنا، قال: فلقي الله فتجاوز عنه﴾ [البخاری: ۳٤۸۰]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک آدمی لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا، اس نے اپنے ملازم سے کہہ رکھا تھا کہ اگر کسی تنگدست کے پاس قرض وصول کرنے کے لئے جاؤ تو اس سے درگذر کر لیا کرو، شاید اسی کی برکت سے اللہ ہم سے بھی درگذر فرمادے، جب اس کا انتقال ہوا اور وہ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو اللہ نے اس سے بھی درگذر فرمائی۔''

فائدہ: مقروض کو مہلت دینا اللہ کو تو محبوب ہے ہی، اور اس کی ترغیب بھی دی گئی ہے لیکن قرض خواہ کا کتنا بڑا فائدہ ہے کہ اگر وہ کسی تنگدست مقروض سے تقاضا کرنے میں سختی نہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے اور درگذر سے کام لے تو اللہ تعالیٰ بھی حساب کتاب میں اس پر سختی نہ فرمائیں گے اور اس سے درگذر فرمائیں گے اس لئے تنگدست مقروض کے ساتھ حتی الوسع نرمی، مہربانی اور درگذر کا معاملہ کرنا چاہیے۔

(۳۲) سب سے بہترین کون؟

﴿عن عثمان عن النبی ﷺ قال: خیرکم من تعلم القرآن و علمه، قال: و اقرأ ابوعبدالرحمن فی امرة عثمان حتی کان الحجاج، قال: و ذاک الذی اقعدنی مقعدی هذا﴾ [البخاری: ۵۰۲۷]

''حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم، سرور دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن کریم سیکھے اور سکھائے، راوی کہتے ہیں کہ مشہور محدث ابوعبدالرحمٰن نے سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانے سے حجاج بن یوسف کے زمانے تک قرآن کریم کی تعلیم ہی میں اپنے آپ کو مصروف رکھا اور فرمایا کرتے تھے کہ اسی حدیث نے مجھے اس جگہ بٹھا رکھا ہے۔''

فائدہ: قرآن کریم اللہ کا کلام ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے متکلم ہیں، اب جو شخص کلام سے اپنا تعلق جوڑتا ہے، درحقیقت وہ متکلم سے اپنے تعلقات استوار کرتا ہے اور متکلم سب سے بہتر ہے، لہٰذا اس سے وابستہ ہونے والا بھی یقیناً سب سے بہتر ہوگا، یہی وجہ ہے جس کی بناء پر نبی ﷺ نے قرآن کریم سیکھنے اور سکھانے والے کو سب سے بہترین شخص قرار دیا ہے۔

(۳۳) سورۂ اخلاص کا مقام و مرتبہ

﴿عن ابی سعید الخدری: ان رجلا سمع رجلا یقرأ "قل هو الله احد" یرددها، فلما اصبح جاء الی رسول الله ﷺ فذکر ذلک له، و

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کان الرجل یتقالھا، فقال رسول اللہ ﷺ: والذی نفسی بیدہ انھا لتعدل ثلث القرآن﴾ [البخاری: ۵۰۱۳]

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی کو سورۂ اخلاص بار بار پڑھتے ہوئے سنا، صبح ہوئی تو وہ آدمی نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ بات آپ ﷺ سے ذکر کی، اصل میں وہ آدمی اس عمل کو بہت قلیل سمجھ رہا تھا، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے، یہ اکیلی سورت ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔''

فائدہ: اس حدیث سے دو باتیں بڑی وضاحت کے ساتھ ثابت ہوتی ہیں۔

(۱) کسی کے کسی بھی عمل کو ''خواہ وہ معمولی ہی نظر آتا ہو'' حقیر نہیں سمجھنا چاہئے۔

(۲) سورۂ اخلاص کو ایک مرتبہ پڑھنے کا ثواب قرآن کریم کے دس پارے پڑھنے کے برابر ہے۔

اس لئے ہمیں کسی کا کوئی عمل حقارت کی نظر سے نہیں دیکھنا چاہئے اور سورۂ اخلاص کو اپنے اوراد و معمولات میں شامل کرنا چاہئے۔

(۳۴) سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھئے

﴿عن ابی مسعود قال: قال النبی ﷺ: من قرأ بالآیتین من آخر سورۃ البقرۃ فی لیلۃ کفتاہ﴾ [البخاری: ۵۰۰۹]

''حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص رات کے وقت سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھ لے وہ اس کے لئے کافی ہو جائیں گی۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: سورۂ بقرہ کی جن آخری دو آیتوں کی فضیلت اس حدیث میں بیان کی گئی ہے، وہ یہ ہیں:

"اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَیْكَ الْمَصِیْرُ لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَیْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ"

(۳۵) ایک جھوٹے کی سچی بات

﴿عن ابی هريرة قال: و كلنی رسول الله ﷺ بحفظ زكوة رمضان، فاتانی آت فجعل يحثو من الطعام، فاخذته فقلت: لا رفعنك الی رسول الله ﷺ، فقص الحديث فقال: اذا اويت الی فراشك، فاقرأ آية الكرسی، لم يزل معك من الله حافظ، ولا يقربك شيطان حتی تصبح، قال النبی ﷺ: صدقك و هو كذوب، ذاك شيطان﴾

[البخاری: ۵۰۱۰]

"حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے ایک مرتبہ رمضان کی زکوۃ میں آنے والے غلہ کی حفاظت میرے سپرد فرمائی، ایک آدمی آیا اور غلہ بھرنے لگا، میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تیرا مقدمہ حضور ﷺ کے پاس ضرور لے کر جاؤں گا (اس شخص نے تھک ہار کر یہ تدبیر بتا کر اپنی جان چھڑائی کہ) جب تم اپنے بستر پر لیٹنے کے لئے آیا کرو، تو آیۃ الکرسی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھ لیا کرو، اس کی برکت سے منجانب اللہ ایک محافظ تمہاری معیت میں رہے گا اور صبح تک شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا، نبی علیہ السلام نے یہ سن کر فرمایا کہ اگرچہ وہ جھوٹا تھا لیکن اس نے بات سچی بتائی، وہ شیطان تھا۔"

فائدہ: آیۃ الکرسی قرآن کریم کی مشہور ترین آیت ہے جو تقریباً ہر چھوٹے بڑے کو یاد ہی ہوتی ہے، اس کی جہاں اور بہت سی فضیلتیں ہیں، وہاں ایک فضیلت وہ بھی ہے جو اس واقعہ میں مذکور ہے اور اس میں سب سے زیادہ تعجب خیز بات یہ ہے کہ شیطان خود اپنے آپ سے بچاؤ اور حفاظت کا طریقہ سمجھا رہا ہے، ظاہر ہے کہ اس طریقے سے اس کے حملوں اور شر و فتنہ سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنا زیادہ آسان اور مجرب ہوگا اس لئے آیۃ الکرسی کو ہر نماز کے بعد بھی اور رات کو سوتے وقت بھی اپنے معمولات کا حصہ بنائیے۔

(۳۶) چھینکنے کا ادب

﴿عن ابی هريرة عن النبی ﷺ قال: اذ اعطس احدكم فليقل: الحمد لله، وليقل له اخوه ـ او صاحبه ـ: يرحمك الله، فاذا قال له: يرحمك الله، فليقل: يهديكم الله و يصلح بالكم﴾

[البخاری: ٦٢٢٤]

"جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو اسے "الحمد للہ" کہنا چاہئے، سننے والے بھائی کو "یرحمك الله" کہنا چاہئے، پھر چھینکنے والے کو یہ سن کر جواب میں "یهدیکم الله و یصلح بالکم" کہنا چاہئے۔"

فائدہ: چھینک اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے اور نعمت کے حصول پر انسان کو اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے اس لئے آداب زندگی سکھاتے ہوئے نبی مکرم، سرور دو عالم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے واسطے سے پوری امت کو یہ سبق دیا کہ جب کسی کو چھینک آئے تو وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے "الحمد للّٰہ" کہے، سننے والا جواب میں "یرحمك اللّٰہ" کہے اور اس کے جواب میں چھینکنے والا "یھدیکم اللّٰہ و یصلح بالکم" کہے اور یہ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق ہے۔

(۳۷) اللہ تعالیٰ کے مبارک نام

﴿عن ابی ھریرة: ان رسول اللّٰہ ﷺ قال: ان للّٰہ تسعة و تسعین اسماء، مائة الا واحدا، من احصاھا دخل الجنة﴾

[البخاری: ۷۳۹۲]

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے ایک کم سو یعنی ننانوے نام ہیں، جو شخص انہیں یاد کر لے، وہ جنت میں داخل ہوگا۔"

فائدہ: اللہ تعالیٰ نے اہل دنیا پر اپنے جن ناموں کا اظہار فرمایا ہے ان میں سے صرف وہ ننانوے نام جو ترمذی شریف کی روایت میں آتے ہیں اور قرآن کریم کے ہر نسخے پر گتے کے اندرونی صفحے پر چھپے ہوئے بھی ملتے ہیں، اللہ کی نگاہ میں اتنے اونچے ہیں کہ جو شخص انہیں زبانی یاد کر لے، اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخلہ نصیب فرما دیتے ہیں۔

(۳۸) جنت کا خزانہ

﴿عن ابی موسی قال: کنا مع النبی ﷺ فی سفر، فکنا اذا علونا کبرنا فقال: اربعوا علی انفسکم فانکم لا تدعون اصم ولا غائبا، تدعون سمیعا بصیرا قریبا، ثم اتی علی و انا اقول فی نفسی: لاحول ولا قوة الا باللّٰہ، فقال لی: یا عبداللّٰہ بن قیس! قل: لاحول و لاقوة الا باللّٰہ، فانھا کنز من کنوز الجنة﴾ [البخاری: ۷۳۸۶]

"حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نبی ﷺ کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمراہ سفر میں تھے، ہم لوگ جب بھی کسی اونچائی پر چڑھتے تو بڑی بلند آواز سے نعرۂ تکبیر لگاتے، یہ دیکھ کر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے اوپر ترس کھاؤ، تم کسی گونگے یا غائب خدا کو نہیں پکار رہے، تم اس خدا کو پکار رہے ہو جو خوب سنتا، دیکھتا اور قریب ہے، پھر آپ ﷺ چلتے ہوئے میرے پاس تشریف لائے، میں دل ہی دل میں ''**لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ**'' کا ورد کر رہا تھا، میرے پاس آکر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: عبداللہ! ''لاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ'' پڑھا کرو، کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔''

فائدہ: جناب رسول اللہ ﷺ کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کو ایسی بہت سی چیزیں بن مانگے عطاء فرمادی ہیں جو گذشتہ اقوام کو مانگنے سے بھی نہ مل سکیں، ان میں سے بھی اکثر وہ ہیں جو عمل کے اعتبار سے بہت مختصر اور اللہ کی بارگاہ میں مقام و مرتبہ کے اعتبار سے بہت وزنی ہیں، اب یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم ان قیمتی اور نایاب خزانوں کی حفاظت کریں اور حرز جان بنا کر ان سے خوب فائدہ اٹھائیں۔

(۳۹) نئی جان کی حفاظت

﴿عن ابن عباس قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ: لو ان احدکم اذا اراد ان یاتی اھلہ فقال: بِسْمِ اللّٰہِ، اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ، وَ جَنِّبِ الشَّیْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا، فانہ ان یقدر بینھما ولد فی ذلک لم یضرہ شیطان ابدا﴾

[البخاری: ۷۳۹۶]

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص اپنی گھر والی سے تعلقات زن و شوہر قائم کرنا چاہے اور بسم اللہ کہہ کر یہ دعاء پڑھ لے: اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الشَّیْطٰنَ، وَ جَنِّبِ الشَّیْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا، اے اللہ! ہمیں بھی شیطان سے محفوظ فرما اور ہمیں جو اولاد عطاء فرمائے، اسے بھی شیطان سے محفوظ فرما، اگر اس ملاقات کے نتیجے میں ان کے یہاں کوئی بچہ پیدا ہو گیا تو شیطان اسے کبھی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔"

فائدہ: نکاح کے بہت سے مقاصد میں ایک اہم ترین مقصد "نسل انسانی کی بقاء" بھی ہے جس میں میاں بیوی دونوں کا یکساں کردار ہوتا ہے گو کہ تکالیف اور مشقت کے اعتبار سے عورت پر زیادہ بوجھ ہوتا ہے، اسی لئے میاں بیوی کی حفاظت بھی ضروری ہے اور اس نئی جان کی حفاظت بھی ضروری ہے جس کا سبب میاں بیوی بنتے ہیں، اس کا ایک طریقہ تو وہ ہوتا جسے ہم اپنے ذہن سے ایجاد کرتے یا اپنے ہی جیسے کسی دوسرے شخص سے اس سلسلے میں مشورہ کرتے لیکن ہم سب کے آقا و مولیٰ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کسی مرحلے اور کسی موڑ پر بھی تنہا نہیں چھوڑا، گو کہ ہم انہیں کسی موقع پر بھی یاد نہیں رکھتے، انہوں نے اس موقع کی دعا بھی سکھائی اور اس کا فائدہ بھی واضح فرمایا کہ اس دعا کی برکت سے والدین اور اولاد سب اللہ کی حفاظت میں آجائیں گے، اللہ تعالیٰ ہمیں سنت کے مطابق زندگی گذارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(۴۰) کیا آپ کو خوشخبری نہ سنائیں؟

عن ابی ھریرۃ عن النبی ﷺ قال: من آمن باللّٰہ و رسولہ، و اقام الصلوۃ، و صام رمضان، کان حقا علی اللّٰہ ان یدخلہ الجنۃ، ھاجر فی سبیل اللّٰہ اوجلس فی ارضہ التی ولدفیھا، قالوا: یارسول اللّٰہ! افلا ننبیٔ الناس بذلک؟ قال: ان فی الجنۃ مائۃ درجۃ، اعدھا اللّٰہ للمجاھدین فی سبیلہ، کل درجتین مابینھما کما بین السماء والارض، فاذا سالتم اللّٰہ فسلوہ الفردوس، فانہ اوسط الجنۃ و اعلی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الجنة، وفوقه عرش الرحمٰن، و منه تفجر انهار الجنة﴾

[البخاری: ۷٤۲۳]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ اور اس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لا کر نماز قائم کرے اور رمضان کے روزے رکھے، اللہ پر حق ہے کہ اسے جنت میں داخلہ نصیب فرمائے خواہ وہ راہ خدا میں ہجرت کر جائے یا اپنی جائے پیدائش ہی میں بیٹھا رہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا ہم یہ بات سب لوگوں کو نہ بتا دیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اس کا جواب حکیمانہ طرز پر دیتے ہوئے) فرمایا کہ جنت میں سو درجے ہیں جو اللہ نے مجاہدین کے لئے تیار فرما رکھے ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے اور جب تم اللہ سے کوئی چیز مانگا کرو تو جنت الفردوس کا سوال کیا کرو، کیونکہ وہ جنت میں سب سے اعلیٰ مقام ہے اور اس سے اوپر صرف اللہ کا عرش ہے اور یہیں سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں۔''

فائدہ: اس حدیث کا مرکزی موضوع ''دینی امور میں خوب سے خوب تر کی تلاش'' ہے، ہماری کمزوری، جس کی بناء پر ہم بہت پیچھے رہ گئے، دنیاوی معاملات میں خوب سے خوب تر کی تلاش اور دوڑ دھوپ ہے چنانچہ ہم لوگ ہمیشہ دنیاوی معاملات میں اپنے سے اوپر والے کو دیکھتے ہیں اور دینی معاملات میں اپنے سے نیچے والے کو دیکھتے ہیں جس کا نتیجہ شکوہ، شکایت اور حالات پر رونے کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا، اگر ہم دنیاوی معاملات میں اپنے سے نیچے والے کو اور دینی معاملات میں اپنے سے اونچے والے کو دیکھنا شروع کر دیں تو شکر اور فکر دونوں نعمتیں نصیب ہوں گی اور اس وقت ہمیں ان دونوں چیزوں کی بڑی شدید ضرورت ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ ہم سب کو شکوہ کی بجائے شکر، اور غفلت کی بجائے غور و فکر کی دولت سے سرفراز فرمائے، اپنی اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی سے بہرہ مند فرمائے اور قرآن و سنت کے مطابق حیات مستعار کے باقی ماندہ لمحات گزارنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

و آخر دعونا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثلاثیاتِ بخاری

بخاری شریف کی اہم ترین بائیس احادیثِ مبارکہ کا مستند مجموعہ جن میں امام بخاریؒ اور نبی علیہ السلام کے درمیان صرف تین واسطے ہیں، عام فہم اور سلیس اردو ترجمہ وتشریح کے ساتھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

(۱) حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَنْ يَّقُلْ عَلَيَّ مَالَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔ [البخاری: ۱۰۹]

ترجمہ: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص میری طرف ایسی بات کو منسوب کرے جو میں نے نہ کہی ہو، اسے چاہیے کہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنالے۔

فائدہ: اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ جب تک اس بات کی مکمل تحقیق اور اطمینان نہ ہو جائے کہ یہ حضور نبی مکرم، سرور دو عالم ﷺ کا فرمان ہے، اس وقت تک اسے آگے بیان نہ کیا جائے کیونکہ اگر اسے حدیث کے طور پر بیان کر دیا جائے اور حقیقت میں وہ حدیث نہ ہو تو "اگرچہ وہ بات بالکل صحیح ہو" حضور ﷺ کی طرف ایسی بات کی نسبت لازم آئے گی جو آپ ﷺ نے نہیں فرمائی اور یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

نیز اسی سے یہ بات بھی معلوم ہوگئی کہ "حدیثیں گھڑنا" کتنا بڑا جرم ہے۔ عام طور پر لوگ اپنی بات کو سچا ثابت کرنے کیلئے کہہ دیتے ہیں کہ حدیث میں آتا ہے، لیکن اگر ان سے کوئی پوچھے کہ حدیث کی کون سی کتاب میں آتا ہے؟ تو شاید ان کے پاس اس کا جواب نہ ہو۔

☆......☆......☆

اگر صحیح اسلامی ریاست قائم ہو تو جھوٹی حدیثیں گھڑ گھڑ کر لوگوں کو سنانے والا سزائے موت سے کبھی نہ بچ سکے کیونکہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ ایک آدمی حضور ﷺ کی طرح کا لباس پہن کر مدینہ منورہ کے ایک گھرانے میں پہنچا اور ان سے کہنے لگا کہ مجھے حضور ﷺ نے اجازت مرحمت فرمائی ہے کہ میں جس گھر میں جھانک کر دیکھنا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہوں، دیکھ سکتا ہوں اہل خانہ نے اسے گھر کے ایک کمرے میں بٹھایا اور پیچھے سے حضور ﷺ کی خدمت میں ایک قاصد کے ذریعے اس واقعے کی ساری حقیقت گوش گذار کر دی، حضور ﷺ نے یہ سن کر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ آپ دونوں ان کے ساتھ جائیں، اگر وہ زندہ مل جائے تو اسے قتل کر کے نذرِ آتش کر دیں اور اگر آپ وہاں پہنچیں اور وہ زندہ نہ ملے" جیسا کہ میرا وجدان کہتا ہے کہ وہ زندہ نہیں بچا ہوگا" تو اسے آگ میں جلا دینا۔

جب یہ دونوں حضرات وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ وہ رات کے کسی حصے میں پیشاب کرنے کیلئے نکلا تھا کہ اسے ایک انتہائی زہریلے سانپ نے ڈس لیا اور وہ مر گیا۔ یہ دونوں حضرات اسے سپردِ آگ کر کے خدمتِ نبوی میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کی خدمت میں واقعے کی ساری تفصیل عرض کر دی، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص میری طرف جھوٹ کو جان بوجھ کر منسوب کرتا ہے اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لینا چاہیے۔

اس لئے احادیث کے معاملے میں انتہائی احتیاط برتنے کی ضرورت ہے۔

[الموضوعات الکبیر: ۹]

---

(۲) حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: كَانَ جِدَارُ الْمَسْجِدِ عِنْدَ الْمِنْبَرِ مَا كَادَتِ الشَّاةُ تَجُوْزُهَا۔ [البخاری: ٤٩٧]

ترجمہ: "حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسجد نبوی کی دیوار منبر کے اتنا قریب تھی کہ درمیان سے بکری نہیں گذر سکتی تھی۔"

فائدہ: اس حدیث سے امام بخاری ایک مسئلہ ثابت کرنا چاہتے ہیں جسے سمجھنے کیلئے پہلے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ نمازی کے آگے سے گذرنا بہت بڑا گناہ ہے اور احادیث مبارکہ میں اس سے ممانعت انتہائی مؤکد طور پر وارد ہوئی ہے چنانچہ بعض روایات میں آتا ہے کہ اگر نمازی کے آگے سے گذرنے والے کو پتہ چل جائے کہ اس کا گناہ کتنا زیادہ ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو وہ چالیس...... تک کھڑا رہے۔ روای کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں حضور ﷺ کی مراد چالیس دن تھے یا چالیس ہفتے یا چالیس مہینے یا چالیس سال۔

اس کے ساتھ ساتھ شریعت نے نمازی کو بھی تاکید کی کہ وہ ایسی جگہ کھڑا نہ ہو جو لوگوں کے گذرنے کی جگہ ہو اور اگر وہاں کھڑا ہونا پڑ ہی جائے تو اپنے آگے ''سترہ'' کے طور پر کوئی لکڑی وغیرہ گاڑ لے تاکہ گذرنے والا اس لکڑی کے آگے سے گذر سکے۔

اب یہاں ایک بات قابل غور ہے کہ نمازی اور سترہ کے درمیان کتنا فاصلہ ہونا چاہیے تو اس کیلئے امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ حدیث ذکر کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان سترہ کے جتنا قریب ہو، اتنا ہی بہتر ہے لیکن اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ چونکہ سترہ بالکل سامنے گاڑا جاتا ہے اس لیے اتنا فاصلہ رکھنا چاہیے کہ سجدہ آسانی سے ہو سکے۔

---

(۳) حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ: كُنْتُ آتِيْ مَعَ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ فَيُصَلِّيْ عِنْدَ الْاُسْطُوَانَةِ الَّتِيْ عِنْدَ الْمُصْحَفِ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا مُسْلِمٍ! اَرَاكَ تَتَحَرَّى الصَّلٰوةَ عِنْدَ هٰذِهِ الْاُسْطُوَانَةِ، قَالَ: فَاِنِّيْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَحَرَّى الصَّلٰوةَ عِنْدَهَا۔ [البخاری: ۵۰۲]

ترجمہ: ''یزید بن ابی عبید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے ساتھ آیا کرتا تھا تو وہ مسجد نبوی میں اس ستون کے پاس نماز پڑھا کرتے تھے جو کہ مصحفِ قرآنی کے قریب تھا، ایک دن میں نے ان سے عرض کیا کہ اے ابو مسلم! میں آپ کو اہتمام کے ساتھ اس ستون کے قریب نماز ادا کرتے ہوئے دیکھتا ہوں، اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا کہ میں نے حضور ﷺ کو چونکہ اہتمام کے ساتھ اس ستون کے قریب نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اس لئے میں بھی ایسا کرتا ہوں۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: اس حدیث سے چند باتیں انتہائی وضاحت کے ساتھ سمجھ میں آتی ہیں۔

(۱) صحابہ کرام علیہم الرضوان اتباع سنت کا بہت اہتمام فرماتے تھے۔

(۲) ستون کی آڑ میں نماز پڑھنا نہ صرف یہ کہ جائز ہے بلکہ حضور ﷺ کی سنت بھی ہے۔

(۳) سترہ کا خیال رکھنا نمازی کی ذمہ داری ہے۔

(۴) چونکہ فرض نماز یہاں ادا نہیں ہو سکتی تھی بلکہ وہ تو حضور ﷺ اپنے مقام پر پڑھایا کرتے تھے، اس لئے اس نماز سے مراد نفلی نماز ہوگی جس سے ثابت ہوا کہ مسجد میں نفلی نماز بھی پڑھنا جائز ہے۔

---

(٤) حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْمَغْرِبَ اِذَا تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ۔

[البخاری: ٥٦١]

ترجمہ: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور ﷺ کی حیات طیبہ میں آپ کے ساتھ نماز مغرب اس وقت ادا کرتے تھے جبکہ سورج پردوں میں چھپ جاتا تھا۔

فائدہ: اس حدیث سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نمازِ مغرب کا مسنون وقت ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ نماز مغرب اس وقت ادا کرنی چاہیے جبکہ سورج غروب ہو جائے۔

اصل میں اس بات کی وضاحت کرنے کی ضرورت حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے اس وجہ سے محسوس فرمائی کہ اہل کتاب (یہودی اور عیسائی) اپنی مذہبی عبادات کے مخصوص اوقات میں احتیاط کا پہلو قائم نہیں رکھتے تھے اور اس میں تقدیم وتاخیر کے مرتکب ہو جایا کرتے تھے، پھر اس زمانے میں جہاد کی وجہ سے مسلمانوں کو اہل کتاب سے بھی سابقہ اور واسطہ پڑتا تھا تو مسلمانوں کو متنبہ اور متوجہ کرنے کیلئے یہ ارشاد فرمایا تاکہ مسلمان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے طریقہ عبادت میں اوقاتِ مخصوصہ کا احتیاط کے ساتھ خیال رکھیں۔

---

(۵) حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ: أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ أَنْ "أَذِّنْ فِي النَّاسِ: أَنَّ مَنْ كَانَ أَكَلَ فَلْيَصُمْ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ، وَ مَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلَ فَلْيَصُمْ، فَإِنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ"۔ [البخاری: ۲۰۰۷]

ترجمہ: ''حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے قبیلہ اسلم کے ایک شخص کو یہ حکم دیا کہ لوگوں میں یہ اعلان کر دو'' جس نے کچھ کھا پی لیا ہو وہ بقیہ دن کچھ نہ کھائے اور جس نے کچھ بھی نہ کھایا ہو اسے چاہیے کہ روزے کی نیت کر لے کیونکہ آج عاشورہ کا دن ہے۔''

فائدہ: ہمارے ذہنوں میں جو تصور آج کل رمضان کے روزوں کا ہے، اس کی جو اہمیت اور حیثیت ہمارے ذہنوں میں راسخ اور مضبوطی سے جمی ہوئی ہے، ابتداء اسلام میں دس محرم الحرام کے روزے کی یہی اہمیت رہی ہے کیونکہ اس وقت رمضان کے روزے فرض نہیں تھے بلکہ دس محرم الحرام کا روزہ فرض تھا۔

اس پس منظر کو ذہن میں رکھنے کے بعد اب حدیث کا مطلب سمجھیں کہ حضور ﷺ نے قبیلہ اسلم کے ایک آدمی کے ذریعے یہ اعلان کروایا کہ جس شخص کے ذہن سے یہ بات محو ہو گئی ہو کہ آج دس محرم ہے اور اس نے دن کی ابتداء میں کچھ کھا پی لیا ہو تو اسے چاہیے کہ دن کا بقیہ حصہ بغیر کھائے پیئے گذار دے، جو اگرچہ روزہ تو نہیں ہوگا البتہ روزہ داروں سے مشابہت ضرور ہو جائے گی اور جس نے اب تک کچھ کھایا پیا نہ ہو اسے روزے کی نیت کر لینی چاہیے۔

اس سے معلوم ہوا کہ دس محرم کا روزہ رکھنے کا پہلے سے باضابطہ اعلان نہیں ہوا تھا۔ نیز یہ کہ اگر کوئی آدمی طلوع فجر کے بعد کچھ نہ کھائے پیئے اور دن کے دس گیارہ بجے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزے کی نیت کرلے تو صحیح ہے اور اس پر بھی اسے روزے کا ثواب ملے گا۔

---

(٦) حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا يُنَادِيْ فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ: اَنَّ مَنْ اَكَلَ فَلْيُتِمَّ اَوْ فَلْيَصُمْ، وَ مَنْ لَمْ يَاْكُلْ فَلَا يَاْكُلْ۔ [البخاری: ١٩٢٤]

ترجمہ: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ایک مرتبہ عاشوراء کے دن ایک آدمی کو یہ منادی کرنے کیلئے بھیجا کہ جس شخص نے کچھ کھا پی لیا ہو وہ کھاتا پیتا رہے یا بند کردے اور جس نے اب تک کچھ نہیں کھایا تو وہ اب بھی نہ کھائے۔

فائدہ: عاشوراء اصل میں عاشر کی جمع ہے اور عاشر کا معنی ہے دسویں تاریخ، اس اعتبار سے عاشوراء کا معنی ہوا ''کئی دسویں تاریخیں'' چونکہ دس محرم کے ساتھ کئی اہم تاریخی یادیں وابستہ ہیں اس لئے نبی علیہ السلام کے زمانے میں ہی اس کا یہ نام رائج الاستعمال تھا، بعد کے کسی اہم واقعے کی وجہ سے اس دن کی تاریخی اہمیت میں اضافہ تو ہوسکتا ہے لیکن اس کی وجہ سے اس دن کی اہمیت کا نقطہ نگاہ صحیح نہیں۔

☆......☆......☆

احادیث کے مطالعہ سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ نبی علیہ السلام جب مدینہ منورہ تشریف لائے اور اسے اپنے قدوم میمنت لزوم سے ''دارالسلام'' ہونے کا شرف بخشا تو معلوم ہوا کہ یہودی دس محرم کا روزہ رکھ کر اپنی عبادت کا ایک پہلو عیاں کرتے ہیں۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اس دن دشمن خدا فرعون ذلیل ہوکر غرقاب ہوا تھا اور پیغمبر خدا حضرت موسیٰ علیہ السلام عزت واحترام کے ساتھ دریا پار اترے تھے اسی خوشی اور یاد میں روزہ رکھا جاتا ہے۔

سرکار دو عالم ﷺ کی زبان اقدس سے ارشاد ہوتا ہے کہ موسیٰ کا ہم پر تم سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ حق بنتا ہے، خود بھی روزہ رکھتے ہیں اور صحابہ کرام علیہم الرضوان سے بھی رکھواتے ہیں۔

اس سے یوم عاشوراء کی تاریخی اہمیت پر مزید روشنی پڑتی ہے۔

---

(۷) حَدَّثَنَا الْمَکِّیُّ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ: حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ اَبِیْ عُبَیْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ: کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ اِذْ اُتِیَ بِجَنَازَةٍ فَقَالُوْا: صَلِّ عَلَیْهَا، فَقَالَ: هَلْ عَلَیْهِ دَیْنٌ؟ قَالُوْا: لَا: قَالَ: فَهَلْ تَرَكَ شَیْئًا؟ قَالُوْا: لَا، فَصَلّٰی عَلَیْهِ، ثُمَّ اُتِیَ بِجَنَازَةٍ اُخْرٰی فَقَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! صَلِّ عَلَیْهَا، قَالَ: هَلْ عَلَیْهِ دَیْنٌ؟ قِیْلَ: نَعَمْ، قَالَ: فَهَلْ تَرَكَ شَیْئًا؟ قَالُوْا: ثَلَاثَةَ دَنَانِیْرَ، فَصَلّٰی عَلَیْهَا، ثُمَّ اُتِیَ بِالثَّالِثَةِ فَقَالُوْا: صَلِّ عَلَیْهَا، قَالَ: هَلْ تَرَكَ شَیْئًا؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ: فَهَلْ عَلَیْهِ دَیْنٌ؟ قَالُوْا: ثَلَاثَةُ دَنَانِیْرَ، قَالَ: صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ، فَقَالَ اَبُوْقَتَادَةَ: صَلِّ عَلَیْهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ عَلَیَّ دَیْنُهٗ، فَصَلّٰی عَلَیْهِ۔ [البخاری: ۲۲۸۹]

ترجمہ: ''حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ ایک جنازہ لایا گیا اور لوگوں نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ! اس کی نماز جنازہ پڑھا دیجئے، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ اس پر قرض تو نہیں ہے؟ لوگوں نے عرض کیا نہیں! پھر آپ ﷺ نے پوچھا کہ اس نے کچھ چھوڑا بھی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا نہیں! اس پر حضور ﷺ نے نماز جنازہ پڑھا دی۔

تھوڑی دیر کے بعد ایک اور جنازہ لایا گیا اور لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! اس کی نماز جنازہ بھی پڑھا دیجئے، آپ ﷺ نے ان سے بھی پوچھا کہ اس پر کسی کا قرض تو نہیں؟ لوگوں نے جواب دیا ''ہے'' پھر آپ ﷺ نے پوچھا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اس نے کچھ چھوڑا بھی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ اس نے تین دینار چھوڑے ہیں! اس پر حضور ﷺ نے اس کی بھی نماز جنازہ پڑھادی۔

تھوڑی دیر کے بعد تیسرا جنازہ لایا گیا اور لوگوں نے اس کی نماز جنازہ پڑھانے کی بھی درخواست کی، حضور ﷺ نے اس مرتبہ پہلے یہ دریافت فرمایا کہ اس نے کچھ چھوڑا بھی ہے؟ لوگوں نے نفی میں جواب دیا پھر حضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ اس پر کسی کا قرض تو نہیں؟ لوگوں نے عرض کیا کہ تین دینار قرض ہے! اس پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ خود ہی پڑھ لو۔

ایک صحابی حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ اس کی نماز جنازہ پڑھا دیجئے، اس کا قرض میں ادا کردوں گا، چنانچہ حضور ﷺ نے اس کی نماز جنازہ بھی پڑھادی۔"

فائدہ: اس واقعے سے مندرجہ ذیل امور وضاحت کے ساتھ ہمارے سامنے آتے ہیں۔

(۱) علماء کو نماز جنازہ پڑھانے سے قبل تحقیق حالات کر لینا مستحب ہے۔

(۲) مقروض کو اداءِ قرض کیلئے حتی الوسع کوشش کرنی چاہیے۔

(۳) اگر کوئی آدمی مقروض ہو کر مرجائے تو اس کے مخیّر اور متمول مسلمان بھائیوں کو اس کا قرض اپنا ذمہ لے کر تخفیف عذاب کا ذریعہ بننا چاہیے۔

(۴) دوسری احادیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب غزوات سے مال غنیمت کا حصول شروع ہوا تو حضور ﷺ مقروض ہو کر مرنے والے کا قرض خود ادا فرما دیا کرتے تھے۔

---

(۸) حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ: اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ اُتِىَ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّىَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ؟ فَقَالُوْا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا، فَصَلّٰی عَلَیْهِ، ثُمَّ أُتِیَ بِجَنَازَةٍ أُخْرٰی فَقَالَ: هَلْ عَلَیْهِ مِنْ دَیْنٍ؟ قَالُوْا: نَعَمْ: قَالَ: فَصَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ: قَالَ أَبُوْقَتَادَةَ: عَلَیَّ دَیْنُهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَصَلّٰی عَلَیْهِ۔ [البخاری: ۲۲۹۵]

ترجمہ: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نماز جنازہ پڑھانے کیلئے ایک جنازہ لایا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ اس پر کسی کا قرض تو نہیں ہے؟ لوگوں نے نفی میں جواب دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھا دی، پھر ایک دوسرا جنازہ لایا گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حسب سابق اپنا وہی سوال دہرایا کہ اس پر کسی کا قرض تو نہیں ہے؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ تم خود ہی پڑھ لو۔

اس موقع پر ایک صحابی حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! اس کا قرض میرے ذمہ ہے (آپ اس کی نماز جنازہ پڑھا دیجئے) چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھا دی۔"

فائدہ: یہی واقعہ اس سے پہلے بھی گزر چکا ہے البتہ فرق یہ ہے کہ گذشتہ حدیث کے راوی سند اور اس حدیث کی اسناد ایک دوسرے سے مختلف ہے، اسی طرح گذشتہ حدیث میں اسی واقعے کی "جو یہاں اجمالاً مذکور ہے" تفصیل مذکور ہے۔

---

(۹) حَدَّثَنَا الْمَکِّیُّ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ: حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ اَبِیْ عُبَیْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: بَایَعْتُ النَّبِیَّ ﷺ ثُمَّ عَدَلْتُ اِلٰی ظِلِّ شَجَرَةٍ، فَلَمَّا خَفَّ النَّاسُ، قَالَ: یَا ابْنَ الْاَکْوَعِ! اَلَا تُبَایِعُ؟ قَالَ: قُلْتُ: قَدْ بَایَعْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: وَ اَیْضًا، فَبَایَعْتُهُ الثَّانِیَةَ، فَقُلْتُ لَهٗ: یَا اَبَا مُسْلِمٍ! عَلٰی اَیِّ شَیْءٍ کُنْتُمْ تُبَایِعُوْنَ یَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: عَلَی الْمَوْتِ۔ [البخاری: ۲۹۶۰]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ''حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے صلح حدیبیہ کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ حق پرست پر بیعت کی اور ایک درخت کے سائے میں آ کر بیٹھ گئے، جب لوگ کچھ کم ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابن اکوع! تم کیوں نہیں بیعت کر رہے؟ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں تو بیعت کر چکا ہوں، فرمایا ایک مرتبہ پھر سہی، چنانچہ میں نے دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی۔

راویٔ حدیث یزید بن ابی عبید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ اے ابو مسلم! اس دن آپ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کس چیز پر بیعت کر رہے تھے؟ فرمایا موت پر۔''

فائدہ: اسے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی خوش قسمتی کہیے کہ انہیں ایک ہی واقعہ میں نبی مکرم، سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُن پاکیزہ، مرمریں اور معطر و معنبر ہاتھوں پر ہاتھ رکھ کر بیعت کرنے کا شرف دو مرتبہ حاصل ہوا جن کے بارے صحابہ کرام علیہم الرضوان کا متفقہ بیان ہے اور اس کی ترجمانی کے فرائض خادمِ رمز شناس حضرت انس رضی اللہ عنہ نے انجام دیئے ہیں کہ میں نے روحِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کسی کے ہاتھ اتنے نرم، ملائم اور ریشمی نہیں دیکھے حتی کہ اصل ریشم میں بھی وہ ملائمت نہ تھی جو آپ کے مبارک ہاتھوں میں تھی۔

---

(۱۰) حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ: اَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ اَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ قَالَ: خَرَجْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ ذَاهِبًا نَحْوَ الْغَابَةِ، حَتّٰى اِذَا كُنْتُ بِثَنِيَّةِ الْغَابَةِ لَقِيَنِي غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قُلْتُ: وَيْحَكَ مَابِكَ؟ قَالَ: اُخِذَ لِقَاحُ النَّبِيِّ ﷺ، قُلْتُ: مَنْ اَخَذَهَا؟ قَالَ: غَطَفَانُ وَ فَزَارَةُ، فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ اَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَا بَتَيْهَا: يَا صَبَاحَاهُ، يَا صَبَاحَاهُ، ثُمَّ انْدَفَعْتُ حَتّٰى اَلْقَاهُمْ وَ قَدْ اَخَذُوهَا، فَجَعَلْتُ اَرْمِيهِمْ وَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَقُوْلُ: اَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ، وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ، فَاسْتَنْقَذْتُهَا مِنْهُمْ قَبْلَ اَنْ يَشْرَبُوْا، فَاَقْبَلْتُ بِهَا اَسُوْقُهَا، فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ الْقَوْمَ عِطَاشٌ وَ اِنِّي اَعْجَلْتُهُمْ اَنْ يَشْرَبُوْا سِقْيَهُمْ فَابْعَثْ فِي اِثْرِهِمْ فَقَالَ: يَا ابْنَ الْاَكْوَعِ! مَلَكْتَ فَاَسْجِحْ، اِنَّ الْقَوْمَ يُقْرَوْنَ مِنْ قَوْمِهِمْ۔

[البخاری: ۳۰٤۱]

ترجمہ: ''حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں کوہِ غابہ جانے کے ارادے سے مدینہ منورہ سے نکلا، جب میں اس پہاڑ ''غابہ'' کی گھاٹی میں پہنچا تو مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا غلام ملا، میں نے اس سے پوچھا کہ ارے تمہیں کیا ہوا؟ جو اتنے پریشان دکھائی دے رہے ہو، وہ کہنے لگا کہ حضور ﷺ کی اونٹنیاں کوئی پکڑ کر لے گیا ہے، میں نے اس سے پوچھا کہ کون لے گیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ بنو غطفان اور بنو فزارہ کے لوگ! یہ سن کر میں نے زور سے تین مرتبہ یہ نعرہ بلند کیا لوگو! دوڑو، تاکہ مدینہ منورہ کے دونوں انتہائی کناروں میں رہنے والے لوگوں کو بھی میری آواز سنائی دے۔

پھر میں اس غلام کو وہیں چھوڑ کر ان کے پیچھے روانہ ہوا یہاں تک کہ میں نے انہیں جا لیا، وہ لوگ اونٹنیاں لئے چلے جا رہے تھے، میں نے ان پر تیر برسانا شروع کر دیئے اور ساتھ ساتھ یہ رجز پڑھنے لگا کہ میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کم بختوں کی موت کا دن ہے، حتی کہ ان کے بیٹھ کر پانی پینے سے پہلے ہی میں نے ان اونٹنیوں کو ان سے بازیاب کرا لیا اور انہیں پیچھے سے ہانکتا ہوا لے کر روانہ ہو گیا۔

راستے میں ہی حضور ﷺ سے بھی ملاقات ہو گئی، میں نے سارا واقعہ گوش گذار کرتے ہوئے عرض کیا یارسول اللہ! وہ لوگ پیاسے ہیں اور میں اتنی تیزی سے آیا ہوں کہ اب تک انہوں نے پانی نہیں پیا اس لئے آپ ان کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلاش میں کچھ لوگوں کو بھیج دیجئے، فرمایا اے ابن اکوع! تم ان پر غالب آ گئے، بس اب ان سے درگذر کر لو تا کہ وہ لوگ اپنے اہل قبیلہ سے کچھ لے کر کھا پی سکیں۔"

فائدہ: اس حدیث سے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی شجاعت و بہادری پر روشنی پڑنے کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل امور بھی واضح ہوتے ہیں۔

(۱) دشمن کے شب خون یا اچانک حملہ کی اطلاع دینے کے لئے بلند آواز سے قوم کو متوجہ کرنا جائز ہے۔

(۲) جنگ کے موقع پر انسان کو اپنا تعارف کرانے کے لئے تعریفی جملے کہنا بھی صحیح ہے۔

(۳) دشمن پر قابو پانے کے بعد اس سے اپنا مال حاصل کرنا خلاف تقویٰ نہیں۔

(۴) دشمن پر قابو پانے کے بعد صرف اپنا سامان حاصل کرنے پر اکتفاء کرنا اور انہیں کوئی دوسری سزا دینے سے احتیاط کرنا انسان کی وسعت حوصلہ اور وسعت ظرفی کی دلیل ہے۔

---

(۱۱) حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ، أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُسْرٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَرَأَيْتَ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ شَيْخًا؟ قَالَ: كَانَ فِي عَنْفَقَتِهِ شَعَرَاتٌ بِيضٌ۔ [البخاری: ۳۵۴٦]

ترجمہ: حریز بن عثمان رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ صحابی رسول حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ نے حضور ﷺ کو بڑھاپے کی حالت میں دیکھا ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ بڑھاپے کی منزل تک پہنچے ہی نہیں البتہ ہونٹ کے نچلے حصے میں آپ کی ڈاڑھی مبارک کے چند بال سفید ہو گئے تھے۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: ظاہر بینوں کو شاید اس حدیث میں کوئی خاص بات نہ دکھائی دے اور وہ اسے ایک معمولی بات سمجھ کر نظر انداز کر دیں لیکن اگر کسی عاشقِ صادق کے سامنے بلاتشبیہ لیلیٰ کے کتے کا ذکر آتا ہے تو وہ جھومنے لگتا ہے جب کہ یہ محبت صرف جسم کی حد تک محدود ہے ظاہر ہے کہ روحانی محبت پاکیزگی کی جس معراج پر ہوتی ہے، جسمانی محبت اس کی گرد کو بھی نہیں پا سکتی اور ایک مسلمان کی روحانی محبت کا سب سے بڑا مرکز وہی ذات ہو سکتی ہے جس کی بدولت اسے ایمان و معرفت یا خدا آشنائی کی دولت حاصل ہوئی، اس لئے ایک سچے مسلمان کے لئے محبوب عالم کا یہ تذکرہ بھی اس کے جذبہء محبت کی تسکین کے لئے نسخہ کیمیا کی حیثیت رکھتا ہے لیکن جسمانی محبت کی گندگی اور غلاظت میں ملوث ہونے والے اس کی حقیقت اور اہمیت کیا جانیں؟

---

(۱۲) حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: بَايَعْنَا النَّبِيَّ ﷺ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَقَالَ لِىْ: يَا سَلَمَةُ! اَلَا تُبَايِعُ؟ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ بَايَعْتُ فِى الْاَوَّلِ، قَالَ: وَ فِى الثَّانِىْ۔ [البخاری: ۷۲۰۸]

ترجمہ: ''حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے ببول کے درخت کے نیچے حضور ﷺ سے موت پر بیعت کی، تھوڑی دیر کے بعد حضور ﷺ مجھ سے فرمانے لگے کہ سلمہ! کیا تم بیعت نہیں کرو گے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں تو پہلے ہی گروہ میں بیعت کر چکا، آپ ﷺ نے فرمایا دوسرے میں پھر سہی۔''

اس واقعے سے متعلق مختصر گفتگو گذشتہ صفحات میں ذکر کی جا چکی۔

---

(۱۳) حَدَّثَنَا الْمَكِّىُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِىْ عُبَيْدٍ قَالَ: رَاَيْتُ اَثَرَ ضَرْبَةٍ فِىْ سَاقِ سَلَمَةَ فَقُلْتُ: يَا اَبَا مُسْلِمٍ! مَا هٰذِهِ الضَّرْبَةُ؟ قَالَ: هٰذِهِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضَرْبَةٌ أَصَابَتْهَا يَوْمَ خَيْبَرَ، فَقَالَ النَّاسُ: أُصِيبَ سَلَمَةُ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَنَفَثَ فِيهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ۔ [البخاری: ٤٢٠٦]

ترجمہ: یزید بن ابی عبید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی میں چوٹ کا ایک نشان دیکھا، میں نے ان سے پوچھا کہ اے ابومسلم! یہ چوٹ کا نشان کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جنگ خیبر کے دن یہ چوٹ لگی تھی تو اس موقع پر لوگوں نے شور مچا دیا کہ سلمہ کو چوٹ لگ گئی، میں حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، تو آپ ﷺ نے تین مرتبہ اس پر کچھ پڑھ کر دم کر دیا جس کا اثر یہ ہوا کہ اس وقت سے لے کر اب تک مجھے درد کی شکایت نہیں ہوئی۔

فائدہ: اگر کاغذات پر لکھا ہوا قرآن ''شفاء'' ہو سکتا ہے تو عملی قرآن ﷺ کیوں ''شفاء'' نہیں ہو سکتے؟ کیا آپ کی پھونک میں اتنا اثر بھی نہیں ہو سکتا جتنا ایک گولی میں ہوتا ہے؟ کیا آپ کے لعاب دہن میں اتنی بھی تاثیر نہیں ہو سکتی جتنی ایک سیرپ میں ہوتی ہے؟

ہر کلمہ گو مسلمان ان تمام سوالات کے جوابات میں یہی کہتا ہوا دکھائی دیتا ہے کہ ان چیزوں کے مؤثر ہونے میں تو شک ہو سکتا ہے لیکن جس چیز کی نسبت سرکار دو عالم ﷺ کی طرف ہو جائے اس میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش تلاش کرنا بھی اپنے ایمان کے ساتھ ناانصافی ہے۔

---

(١٤) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ تِسْعَ غَزَوَاتٍ، وَ غَزَوْتُ مَعَ ابْنِ حَارِثَةَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَيْنَا۔ [البخاری: ٤٢٧٢]

ترجمہ: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کے ساتھ نو (۹)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غزوات میں شریک ہوا ہوں اور میں نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی جہاد میں شرکت کی ہے جب کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں ہمارا امیر مقرر کیا تھا۔

فائدہ: نبی مکرم سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں صرف چند لمحے ہی میدانِ جہاد کی شرکت اتنی بڑی سعادت ہے کہ جس سے بڑھ کر سعادت بعد کے کسی فرد یا جماعت کو نہیں مل سکتی تو جس شخص نے ایک یا دو نہیں پورے نو غزوات میں آپ کی معیت میں میدان جہاد میں دادِ شجاعت دی ہو اس کی سعادت مندی اور خوش نصیبی کا کیا کہنا۔

---

(۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ: اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ۔ [البخاری: ٤٤٩٩]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کتاب اللہ کا حکم یہی ہے کہ قصاص کے موقع پر قصاص لیا جائے۔''

فائدہ: اس حدیث کا مطلب اس وقت تک مکمل طور پر سمجھ میں نہیں آ سکتا جب تک اس کا پس منظر معلوم نہ ہو اور اس کا مکمل پس منظر اگلی حدیث میں بالتفصیل مذکور ہے اس لئے پہلے اگلی حدیث کا مطالعہ فرمالیں۔

---

(۱٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ: اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ: اَنَّ الرُّبَيِّعَ۔ وَ هِيَ ابْنَةُ النَّضْرِ۔ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ، فَطَلَبُوا الْاَرْشَ، وَ طَلَبُوا الْعَفْوَ فَاَبَوْا، فَاَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَاَمَرَهُمْ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ اَنَسُ ابْنُ النَّضْرِ: اَتُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا، فَقَالَ: يَا اَنَسُ! كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ، فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَ عَفَوْا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا بَرَّهُ۔ [البخاری: ۲۷۰۳]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ربیع بنت نضر نے ایک بچی کا دانت توڑ دیا، بچی کے اولیاء نے دیت کا مطالبہ کیا اور حضرت ربیع کے اہل قبیلہ نے ان سے معافی کی درخواست کی لیکن انہوں نے اسے مسترد کر دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قصاص لینے کا حکم صادر فرما دیا۔

حضرت ربیع کے بھائی انس بن نضر کہنے لگے کہ یا رسول اللہ! کیا ربیع کا دانت توڑ دیا جائے گا؟ میں اس ذات کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، ربیع کا دانت نہیں توڑا جائے گا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انس! کتاب اللہ کا حکم قصاص ہی ہے اتنے میں بچی کے اولیاء راضی ہو گئے اور انہوں نے حضرت ربیع کو معاف کر دیا، اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر کسی کام کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو ضرور پورا کرتے ہیں۔"

فائدہ: "انس" نام کے دو صحابہ جماعت صحابہ میں بہت مشہور ہوئے اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ ان دونوں کے درمیان آپس میں چچا بھتیجے کا رشتہ انتہائی قرب کی دلیل ہے ایک تو خادمِ مصطفیٰ حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک تھے اور دوسرے حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ۔

اس واقعے سے جہاں اور بہت سے اہم اسباق پر روشنی پڑتی ہے وہیں یہ بھی اس حدیث کا ایک حصہ ہے کہ انسان کو کبھی بھی کسی کے بارے تحقیر، تذلیل یا توہین کا پہلو اپنے ذہن میں نہیں آنے دینا چاہیے کیونکہ کوئی انسان دوسرے کے متعلق قرائن سے جو بھی فیصلہ کرے، ضروری نہیں کہ وہ صحیح بھی ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۷) حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ: عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ ابْنَةَ النَّضْرِ لَطَمَتْ جَارِيَةً فَكَسَرَتْ ثَنِيَّتَهَا، فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَ بِالْقِصَاصِ۔ [البخاری: ٦٨٩٤]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ربیع بنت نضر نے ایک بچی کو تھپڑ مارا جس کی وجہ سے اس کے سامنے کا دانت ٹوٹ گیا، وہ لوگ حضور ﷺ کے پاس یہ قضیہ لے کر آئے تو آپ ﷺ نے قصاص کا حکم دیا۔

فائدہ: اس واقعے کی تفصیلات تو گزشتہ حدیث میں واضح ہو چکیں، البتہ یہاں اس واقعے سے حاصل ہونے والے چند اسباق ذکر کرنا مقصود ہیں تا کہ واقعہ صرف قصہ کی حیثیت سے سنا اور پڑھا نہ جائے بلکہ اس سے اپنی عملی زندگی میں فائدہ اٹھایا جا سکے۔

(۱) قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی کسی کا دانت توڑ دے یا آنکھ پھوڑ دے تو بدلہ اور قصاص میں اس کے ساتھ بھی یہی معاملہ کیا جائے گا، حدیث میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔

(۲) مظلوم کے اولیاء کو استغاثہ دائر کرنے کا حق حاصل ہے۔

(۳) اگر اولیاءِ مظلوم چاہیں تو قصاص کے بدلے اس عضو کی مقررہ دیت بھی وصول کر سکتے ہیں۔

(۴) اگر اولیاء مظلوم قصاص اور دیت دونوں سے دستبردار ہو جائیں اور متعلقہ شخص کو معاف کر دیں تو انہیں اس کا اختیار بھی ہے اور عمدہ اخلاق کا اعلیٰ نمونہ بھی۔

(۵) قاضی کو فریقین میں کسی قسم کی تفریق نہیں کرنی چاہیے گو کہ کوئی ایک فریق قریبی رشتہ داروں میں سے ہی کیوں نہ ہو۔

---

(۱۸) حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ: لَمَّا۔ أَمْسَوْا يَوْمَ فَتَحُوا خَيْبَرَ۔ أَوْ قَدُوا النِّيرَانَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: عَلَامَ أَوْ قَدْتُمْ هٰذِهِ النِّيرَانَ؟ قَالُوا: لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ، قَالَ: أَهْرِيقُوا مَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِيهَا، وَاكْسِرُوا قُدُورَهَا، فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ: نُهَرِيقُ مَا فِيهَا وَ نَغْسِلُهَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَوْ ذَاكَ۔ [البخاري: ٥٤٩٧]

ترجمہ: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس دن خیبر فتح ہوا، اس کی شام کو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے مختلف مقامات پر آگ جلا رکھی تھی، حضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ آگ کس چیز پر جلا رکھی ہے؟ (کیا چیز پکا رہے ہو؟) صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا کہ پالتو گدھے کا گوشت پکا رہے ہیں، حضور ﷺ نے فرمایا ہنڈیا میں جو کچھ ہے سب انڈیل دو اور ہنڈیا کو توڑ ڈالو (کیونکہ اب اسے کھانا حرام ہو چکا) یہ سن کر ایک صاحب کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ اگر ہم ہنڈیا میں موجود سب کچھ انڈیل دیں اور برتن کو دھو کر استعمال کر لیں تو کوئی حرج تو نہیں؟ فرمایا نہیں۔"

فائدہ: اسلامی کیلنڈر میں ۷ھ کو تاریخی اعتبار سے بہت اہمیت حاصل ہے چنانچہ اسی سنہ میں

(۱) خیبر فتح ہوا۔

(۲) متعہ کو حرام قرار دیا گیا۔

(۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ کو محبوبِ خدا اور شیر خدا جیسے معزز القاب سے نوازا گیا۔

(۴) پالتو گدھوں کا گوشت حرام قرار دیا گیا وغیرہ۔

دراصل گدھوں کی دو قسمیں اس زمانے میں رائج تھیں۔

(۱) جنگلی گدھے

(۲) پالتو گدھے

اور دونوں کا استعمال جائز و رائج تھا لیکن غزوۂ خیبر کے موقع پر مؤخر الذکر کو حرام قرار دے دیا گیا اور اول الذکر کو استعمال کرنا اب بھی جائز اور حلال ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۹) حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمِ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ: عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ رَاٰی نِيْرَانًا تُوْقَدُ يَوْمَ خَيْبَرَ قَالَ: عَلَامَ تُوْقَدُ هٰذِهِ النِّيْرَانُ؟ قَالُوْا: عَلَى الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ، قَالَ: اكْسِرُوْهَا وَ هَرِيْقُوْهَا، قَالُوْا: اَلَا نُهَرِيْقُهَا وَ نَغْسِلُهَا؟ قَالَ: اغْسِلُوْا۔ [البخاري: ۲٤۷۷]

ترجمہ: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے غزوہ خیبر کے موقع پر مختلف مقامات پر آگ جلتی ہوئی دیکھی تو دریافت فرمایا کہ یہ آگ تم نے کس چیز پر جلا رکھی ہے؟ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا پالتو گدھوں کے گوشت پر، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہنڈیا توڑ کر اس میں جو کچھ ہے سب انڈیل دو، صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا کہ انہیں انڈیل کر برتن دھو کر استعمال نہ کرلیں؟ فرمایا دھولو۔

فائدہ: اس واقعے کی تفصیلات تو گذر چکیں، البتہ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس زمانے میں برتنے کی اشیاء جس کمی اور نایابی کا شکار تھیں ان کا تصور ہم اس وقت نہیں کر سکتے، اس نایابی یا کمیابی کی وجہ سے اگر کسی نے یہ مسئلہ دریافت کرلیا تو کچھ برا نہیں کیا۔

اس سے ہمارے سامنے بھی یہ مسئلہ واضح ہوگیا کہ کسی برتن میں حرمت یا ناپاکی اور نجاست سرایت نہیں کر جاتی اس لئے اگر اسے قابل اطمینان طریقے سے دھو کر پاک کر لیا جائے تو اس کا استعمال جائز ہے۔

---

(۲۰) حَدَّثَنَا الْمَكِّیُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِیْ عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ اِلٰی خَيْبَرَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ: اَسْمِعْنَا يَا عَامِرُ مِنْ هُنَيَّاتِكَ، فَحَدَابِهِمْ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: مَنِ السَّائِقُ؟ قَالُوْا: عَامِرٌ، فَقَالَ: رَحِمَهُ اللّٰهُ، قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلَّا اَمْتَعْتَنَا بِهٖ؟ فَاُصِيْبَ صَبِيْحَةَ لَيْلَتِهٖ، فَقَالَ الْقَوْمُ: حَبِطَ عَمَلُهٗ، قَتَلَ نَفْسَهٗ، فَلَمَّا رَجَعْتُ وَ هُمْ يَتَحَدَّثُوْنَ اَنَّ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهٗ، فَجِئْتُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! فِدَاكَ اَبِيْ وَ اُمِّيْ، زَعَمُوْا اَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهٗ، فَقَالَ: كَذَبَ مَنْ قَالَهَا، اِنَّ لَهٗ لَاَجْرَيْنِ اثْنَيْنِ، اِنَّهٗ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ وَ اَيُّ قَتْلٍ يَزِيْدُهٗ عَلَيْهِ۔

[البخاری: ۶۸۹۱]

ترجمہ: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی علیہ السلام کے ساتھ خیبر کی طرف روانہ ہوئے تو ایک صاحب کہنے لگے کہ عامر! اونٹوں کو تیز چلانے کے لئے حدی کے کچھ اشعار ہی ہمیں سنا دو، عامر نے انہیں اشعار سنانا شروع کیے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ یہ اونٹوں کو ہانکنے والا کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ عامر ہیں، فرمایا اللہ اس کے حال پر رحم کرے، لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! آپ نے ہمیں اس سے لطف اندوز کیوں نہ ہونے دیا؟

خیر! اسی رات کی صبح کو عامر شہید ہو گئے تو لوگ کہنے لگے کہ عامر کے تمام اعمال ضائع ہو گئے اور اس نے اپنے آپ کو ہلاک کر لیا، میں جب واپس آیا تو لوگوں کو یہ باتیں کرتے ہوئے پایا کہ عامر کے اعمال ضائع ہو گئے، میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے نبی! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، لوگ یہ سمجھ رہے ہیں کہ عامر کے تمام اعمال ضائع ہو گئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو یہ بات کہتا ہے جھوٹ اور غلط کہتا ہے، اسے تو دوہرا اجر ملے گا، وہ تو بڑا محنتی اور مجاہد تھا اور اس سے بڑھ کر کون سی شہادت ہو سکتی ہے؟

فائدہ: آج کل موٹر گاڑی اور ہوائی جہاز کی پشت پر سوار ہو کر ایک جگہ سے دوسری جگہ گھنٹوں کا سفر منٹوں میں طے کرنے والے اس زمانے کی مشقتِ سفر کا اندازہ نہیں کر سکتے جب کہ اونٹوں اور گھوڑوں کو بطور سواری کے استعمال کیا جاتا تھا اور دنوں کا سفر ہفتوں میں طے ہوا کرتا تھا، اور اونٹوں کو تیز چلانے کے لئے کچھ مخصوص اشعار ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخصوص طریقے سے پڑھے جاتے تھے جنہیں سن کر اونٹ مست ہو جاتے اور سفر تیزی سے کٹ جاتا۔

ظاہر ہے کہ ان اشعار میں کسی قسم کی فحاشی اور بیہودگی کا تصور بھی غلط ہے لیکن حضور ﷺ نے اسے بھی نگاہِ پسند کی سند عطاء نہیں فرمائی اور صحابہ کرام علیہم الرضوان پر اس کا اتنا اثر ہوا کہ انہوں نے اسے حبطِ اعمال کا ذریعہ اور سبب سمجھ لیا، پھر آپ کا کیا خیال ہے کہ موجودہ دور کے وہ اشعار جو بے حیائی، فحاشی اور بیہودگی کے علمبردار ہیں اور انہیں ''گانوں'' کا نام دیا جاتا ہے، وہ حبطِ اعمال کا ذریعہ نہیں ہوں گے؟ ہر نیکی برباد اور گناہ لازم کا مصداق نہیں ہوں گے؟ سوچیے اور غور کیجئے۔

---

(۲۱) حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ فِيْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، وَ أَطْعَمَ عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ خُبْزًا وَّ لَحْمًا، وَ كَانَتْ تَفْخَرُ عَلٰى نِسَآءِ النَّبِيِّ ﷺ، وَ كَانَتْ تَقُوْلُ: إِنَّ اللّٰهَ أَنْكَحَنِيْ فِي السَّمَآءِ۔ [البخاری: ۷۴۲۱]

ترجمہ: عیسیٰ بن طہمان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آیت حجاب کا نزول حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی شان میں ہوا (یعنی ان کے ولیمہ کے موقع پر ہوا) اس دن حضور ﷺ نے لوگوں کو روٹی اور گوشت کی پرتکلف دعوت کھلائی تھی اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا دوسری ازواج مطہرات پر فخر کرتے ہوئے فرماتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرا نکاح خود آسمان میں حضور ﷺ سے کرایا ہے اور تمہارا نکاح زمین پر تمہارے اولیاء نے کرایا ہے۔''

فائدہ: خلاقِ عالم نے ہر انسان کو کسی نہ کسی فائدے اور حکمت کے تحت پیدا کیا ہے اور ہر انسان میں کوئی نہ کوئی خوبی ضرور رکھی ہے خواہ ہمارے سامنے واضح ہو یا نہ ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظاہر ہے کہ اس ایک خوبی اور فضیلت کی وجہ سے وہ ایک مسلّم حیثیت و اہمیت کی حامل شخصیت سے افضل نہیں ہو سکتا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ازواج مطہرات میں جو مقام اور مرتبہ حاصل ہوا وہ کسی اور کو حاصل نہ ہو سکا تاہم حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر بھی اس معاملے میں یہ جزوی فضیلت حاصل تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تزویج کو اپنی طرف منسوب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ''ہم نے زینب کا نکاح آپ سے کر دیا'' جب کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا نکاح ان کے پدر بزرگوار کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اور یوں نہیں کہا جاتا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا نکاح اللہ تعالیٰ نے نبی علیہ السلام سے کروادیا۔

---

(۲۲) قَالَ اِبْرَاهِيْمُ: عَنْ أَبِىْ عُثْمَانَ، وَاسْمُهُ الْجَعْدُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَرَّبِنَا فِىْ مَسْجِدِ بَنِىْ رِفَاعَةَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: كَانَ النَّبِىُّ ﷺ إِذَا مَرَّ بِجَنَبَاتِ أُمِّ سُلَيْمٍ، دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَلَّمَ عَلَيْهَا، ثُمَّ قَالَ: كَانَ النَّبِىُّ ﷺ عَرُوْسًا بِزَيْنَبَ، فَقَالَتْ لِىْ أُمُّ سُلَيْمٍ: لَوْ أَهْدَيْنَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ هَدِيَّةً، فَقُلْتُ لَهَا: افْعَلِىْ، فَعَمَدَتْ إِلَى تَمْرٍ وَ سَمْنٍ وَ أَقِطٍ، فَاتَّخَذَتْ حَيْسَةً فِىْ بُرْمَةٍ، فَأَرْسَلَتْ بِهَا مَعِىْ إِلَيْهِ، فَانْطَلَقْتُ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لِىْ: ضَعْهَا، ثُمَّ أَمَرَنِىْ فَقَالَ: ادْعُ لِىْ رِجَالًا۔ سَمَّاهُمْ۔ وَادْعُ لِىْ مَنْ لَقِيْتَ، قَالَ: فَفَعَلْتُ الَّذِىْ أَمَرَنِىْ فَرَجَعْتُ، فَإِذَا الْبَيْتُ غَاصٌّ بِأَهْلِهِ، فَرَأَيْتُ النَّبِىَّ ﷺ وَ ضَعَ يَدَيْهِ عَلَى تِلْكَ الْحَيْسَةِ وَ تَكَلَّمَ بِهَا مَاشَآءَ اللّٰهُ، ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُوْ عَشَرَةً عَشَرَةً يَأْكُلُوْنَ مِنْهُ وَ يَقُوْلُ لَهُمْ: اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ، وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيْهِ، قَالَ: حَتّٰى تَصَدَّعُوْا كُلُّهُمْ عَنْهَا، فَخَرَجَ مِنْهُمْ مَنْ خَرَجَ، وَ بَقِىَ نَفَرٌ يَتَحَدَّثُوْنَ، قَالَ: وَجَعَلْتُ أَغْتَمُّ ثُمَّ خَرَجَ النَّبِىُّ ﷺ نَحْوَ الْحُجُرَاتِ وَ خَرَجْتُ فِىْ إِثْرِهِ، فَقُلْتُ: إِنَّهُمْ قَدْ ذَهَبُوْا، فَرَجَعَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَدَخَلَ الْبَيْتَ وَ اَرْخَى السِّتْرَ وَ اِنِّيْ لَفِي الْحُجْرَةِ، وَ هُوَ يَقُوْلُ: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰهُ وَ لٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَ لَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ، قَالَ اَبُوْعُثْمَانَ: قَالَ اَنَسٌ: اِنَّهٗ خَدَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَشْرَ سِنِيْنَ۔ [البخاری: ۵۱۶۳]

ترجمہ: ابوعثمان "جن کا نام جعد تھا" کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا گذر ہماری طرف بنو رفاعہ کی مسجد میں ہوا تو میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حضور ﷺ جب بھی ام سلیم کے مکان کی طرف سے گذرتے تھے تو ان کے گھر ضرور تشریف لے جا کر انہیں سلام کرتے تھے۔ اس کے بعد حضرت انس رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ جب حضور ﷺ کی شادی حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے ہوئی تو مجھ سے ام سلیم کہنے لگیں کہ میرا جی چاہتا ہے کہ ہم حضور ﷺ کی خدمت میں کوئی ھدیہ بھیجیں، میں نے کہا ضرور بھیجئے۔

چنانچہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کھجوریں، گھی اور پنیر وغیرہ لے کر انہیں ایک ہنڈیا میں ڈالا اور ان کا حلوہ بنایا اور مجھے دے کر حضور ﷺ کی خدمت میں بھیجا، جب میں وہ حلوا لے کر خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو نبی علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کہ اسے یہاں رکھ دو، پھر مجھے چند لوگوں کے نام لے کر حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ ان سب کو بھی بلا کر لاؤ اور ان کے علاوہ اگر کوئی اور بھی ملے تو اسے بھی بلا لاؤ، میں نے تعمیل حکم کی اور جب دولت خانہ پر واپس آیا تو دیکھا کہ کاشانۂ نبوی لوگوں سے بھرا ہوا ہے۔

میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ اپنے دونوں ہاتھ اس حلوے پر رکھے ہوئے کچھ پڑھ رہے ہیں، اس کے بعد حضور ﷺ نے دس دس آدمیوں کو بلانا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شروع کیا اور وہ اسے کھانے لگے، حضور ﷺ انہیں تلقین فرما رہے تھے کہ اللہ کا نام لے کر کھاؤ اور ہر آدمی اپنے سامنے سے کھائے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آخر کار سب لوگ سیر ہو گئے اور جانے والے چلے گئے اور کچھ لوگ بیٹھ کر باتیں کرنے لگے تو مجھے فکر لاحق ہو گئی۔

حضور ﷺ کچھ دیر انتظار کر کے دیگر ازواج مطہرات کے حجرات کی طرف تشریف لے گئے اور میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چلا آیا اور خدمتِ اقدس میں عرض کیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہیں، یہ سن کر حضور ﷺ واپس تشریف لے آئے اور اپنے کمرے میں داخل ہو کر پردہ لٹکا لیا جب کہ میں حجرہ میں رہ گیا اور حضور ﷺ یہ آیت تلاوت فرمانے لگے۔

"اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں اس وقت تک مت جایا کرو جب تک تمہیں کھانے کی اجازت نہ مل جائے اور اس کے پکنے کا انتظار نہ کیا کرو، ہاں! جب تمہیں بلایا جائے تو چلے جاؤ اور جب کھانا کھا چکو تو وہاں سے منتشر ہو جایا کرو، آپس میں بیٹھ کر باتوں میں مصروف نہ ہو جایا کرو، کیونکہ اس سے نبی علیہ السلام کو تنگی ہوتی ہے لیکن وہ شرم کی وجہ سے تم سے کچھ نہیں کہتے اور اللہ حق بات سے نہیں شرماتا۔"

ابو عثمان حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے کہتے ہیں کہ انہوں نے دس سال تک حضور ﷺ کی خدمت کی تھی۔

فائدہ: اس حدیث میں مسلمانوں کے لئے بڑے اہم اسباق اور دروس موجود ہیں جن کی مختصر وضاحت یہ ہے۔

(۱) قریبی رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنا ہر مسلمان کے ذمے ضروری ہے۔

(۲) دولہا اور دلہن کو تحفہ دینا ان سے تعلق کی علامت ہے۔

(۳) ھدیہ کا بہت زیادہ پر تکلف ہونا کوئی ضروری نہیں، دینے والا بھی تکلف نہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے اور لینے والا بھی اسے حقیر نہ سمجھے۔

(۴) دعوت ولیمہ لڑکے والوں کے ذمے ہے اور انہیں اس سے عہدہ برآ ہونا چاہئے۔

(۵) کسی کے گھر اس طرح جا کر بیٹھ جانا کہ اس سے اہل خانہ کو تکلیف یا پریشانی ہو، ناجائز ہے۔

(۶) دعوت کا جو وقت دیا جائے اس کی پابندی کی جائے۔

(۷) دعوت سے فراغت پانے کے بعد زیادہ دیر تک بیٹھنا نامناسب ہے البتہ اگر بے تکلفی ہو اور اس کی موجودگی سے اہل خانہ کو کسی قسم کی پریشانی یا تکلیف نہ ہوتی ہو تو اس کی خوشی کے لئے بیٹھ جانا جائز ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان احادیث پر عمل کرنے کی
توفیق عطاء فرمائے اور ان کی برکات سے ہم
سب کو مستفید فرمائے۔ آمین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلومات صحاح ستہ

صحاح ستہ کا مختصر تعارف، بخاری شریف کے
راوی صحابہ کرامؓ، ابواب واحادیث کی منفرد
تحقیق، ثلاثیات بخاری، مرویات صحابہ کرام
علیہم الرضوان وغیرہ بہت سے عنوانات پر
مشتمل ایک تحقیقی کتاب، علماء اور طلباء
خصوصاً طلبہ دورہ حدیث شریف کیلئے ایک
نایاب تحفہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿خوشبو کا سفر﴾

ھر قسم کی حمد وثناء اس ذات بے ہمتا کا خاصہ ہے جس نے مجھ حقیر سمیت کائنات کے ذرے ذرے کو عدم سے وجود بخشا

اور

صلوۃ وسلام اس ذات والا صفات کا تحفہ ہے جسکی امت میں مجھ سے گناہگار بھی امیدوارِ شفاعت ہیں۔

قرآن کریم کے بعد دنیا میں اگر کسی کتاب کی سب سے زیادہ خدمت کی گئی ہے تو وہ امام بخاریؒ کی جمع فرمودہ حدیث کی وہ اہم ترین کتاب ہے جس کا نام ''صحیح بخاری'' زبان زدعوام ہے، اس اعتبار سے قرآن کریم کو ''مخدوم الکلام'' اور صحیح بخاری کو ''مخدوم الکتب'' قرار دینا بے جانہ ہوگا۔

چنانچہ جب ہم اپنے ماضی کو اس کے روشن دریچوں سے جھانک کر دیکھتے ہیں تو جہاں ہمیں صحیح بخاری کی شروحات کثیر تعداد میں نظر آتی ہیں، ہیں صحیح بخاری کی عجیب وبدیع ترتیب پر بھی علماء کی تحریرات نظر پڑتی ہیں، کسی نے ابوابِ بخاری کیطرف اپنی توجہ مبذول کی، کسی نے تعلیقاتِ بخاری کو اپنا مرکزِ توجہ قرار دیا، کسی نے ثلاثیات بخاری پر خامہ فرسائی کی، کسی نے فقہ البخاری کو موضوع بحث بنایا اور کسی نے حفظِ بخاری کو اپنی زندگی کی سب سے بڑی نیکی، محنت اور ریاضت بنایا، اگر کسی کو کچھ نہیں ملا تو اس نے خدام بخاری میں اپنے آپکو شامل کرنے کیلئے شروحاتِ بخاری کی فہرست اوران کے مؤلفین ہی کا تعارف جمع کردیا۔

☆......☆......☆

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی بھکاری کو دن بھر میں ایک آدھ جگہ سے بھی بھیک مل جائے تو وہ اپنے وقت کے ضیاع کا افسوس نہیں کرتا لیکن اگر اسے ہر دروازے سے خالی ہاتھ ہی آنا پڑتا ہو اور ہر تونگر ہی اسے خالی ہاتھ لوٹا دیتا ہو تو اس کے کرب کا اندازہ کیا جا سکتا ہے، آپ ذرا تصور کیجئے کہ ایک فقیر کبھی حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے اور کبھی علامہ انور شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے دروازے پر دستک دیتا ہے، کبھی امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر کا رخ کرتا ہے اور کبھی علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کی چوکھٹ پر بھرنا دیتا ہے، کبھی علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جاتا ہے اور کبھی علامہ بنوری رحمۃ اللہ علیہ کا دامن تھامتا ہے، لیکن ظاہر ہے کہ فقیر، فقیر ہی ہوتا ہے، اسے اگر کہیں سے بھیک نہ ملے تو شکوہ نہیں کرتا اور اگر مل جائے تو شکر اور دعاء سے جی نہیں چراتا۔

جھولی پھیلائے مارا مارا پھرنے پر شاید حافظ ابن حجرؒ کو ترس آ گیا کہ انہوں نے اس جھولی میں ایک روپیہ ڈال دیا، کچھ رحم کھا کر دور حاضر کے محترم فواد عبدالباقی نے بھی ایک سکہ کا اضافہ کر دیا، لیکن باقی سب چپ سادھ کر بیٹھے رہے تو فقیر نے اپنا پیٹ یا جھولی خود ہی بھرنے کی ٹھانی اور شبانہ روز کی محنت سے ایک دستر خوان سجایا اور علماء و طلباء کو دعوت عام کا پیغام بھجوایا، اب صرف انتظار اس بات کا ہے کہ اس محنت سے فائدہ کون اور کیسے اٹھاتا ہے؟

☆......☆......☆

کھانے کے دستر خوان پر اگر انواع و اقسام کے کھانے چنے ہوئے ہوں تو دستر خوان بھی بھرا بھرا اور اچھا لگتا ہے اور کھانے والے کو بھی اپنی مرضی کی چیز لینے میں آسانی ہوتی ہے اور اگر صرف ایک ہی چیز ہو تو مہمان کو اپنی مرضی دیکھے بغیر اسی سے اپنی بھوک مٹانا پڑتی ہے، اس دستر خوان پر آپ کو بخاری شریف کی اہم ترین معلومات بھی ملیں گی، صحاح ستہ کا مختصر تعارف بھی نظر پڑے گا، صحیح بخاری کے راوی صحابہ کرام علیہم الرضوان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کی فہرست بھی سامنے آئیگی، ثلاثیات بخاری بھی یکجا دستیاب ہو جائیں گی اور مرویات صحابہؓ کی ایک جامع فہرست بھی اسی دسترخوان سے حاصل کی جاسکے گی۔

☆......☆......☆

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مجھ بھکاری کی دلی تڑپ کے نتیجے میں امت مسلمہ کے ایک ایک فرد کیلئے باعث نفع فرمائے اور اس ذات کے ساتھ والہانہ اور بے لوث تعلق نصیب فرمائے جس طرف یہ محنت لیکر جاتی ہے۔

آمین

محمد ظفر

۲۷ ذی الحجہ ۱۴۲۷ھ

18 جنوری 2007ء بروز جمعرات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختصر تعارف صحاح ستہ

1۔ صحیح بخاری میں کل کتابوں کی تعداد: 97
صحیح بخاری میں کل ابواب کی تعداد: 3350
صحیح بخاری میں کل احادیث کی تعداد: 7563

صحیح بخاری کی وہ کتاب جس میں سب سے زیادہ ابواب ہیں، وہ کتاب الجهاد والسیر ہے کہ اسمیں 199 ابواب ہیں، اور وہ کتاب جس میں احادیث کی تعداد سب سے زیادہ ہے، وہ کتاب المغازی ہے کہ اسمیں کل 525 احادیث مبارکہ ہیں۔

2۔ صحیح مسلم میں کل کتابوں کی تعداد: 54
صحیح مسلم میں کل ابواب کی تعداد: 1334
صحیح مسلم میں کل احادیث کی تعداد: 5800 (مکررات کو نکال کر)

صحیح مسلم کی وہ کتاب جس میں سب سے زیادہ ابواب ہیں، وہ کتاب الایمان ہے کہ اسمیں کل 96 / ابواب ہیں، اور وہ کتاب جس میں احادیث کی تعداد سب سے زیادہ ہے، وہ کتاب الحج ہے کہ اسمیں کل 522 / احادیث مبارکہ ہیں۔

3۔ سنن ابی داوٗد میں کل کتابوں کی تعداد: 40
سنن ابی داوٗد میں کل ابواب کی تعداد: 1811
سنن ابی داوٗد میں کل احادیث کی تعداد: 5274

سنن ابی داوٗد کی وہ کتاب جس میں سب سے زیادہ ابواب ہیں، وہ ''کتاب الصلوۃ'' ہے کہ اسمیں کل 251 ابواب ہیں اور سب سے زیادہ احادیث بھی کتاب الصلوۃ ہی میں ہیں، جن کی تعداد 770 ہے۔

4۔ سنن ترمذی میں کل کتابوں کی تعداد: 46

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنن ترمذی میں کل ابواب کی تعداد: 2117

سنن ترمذی میں کل احادیث کی تعداد: 3956

سنن ترمذی کی وہ کتاب جس میں سب سے زیادہ ابواب ہیں، وہ ’’کتاب الصلوۃ‘‘ ہے کہ اسمیں کل 213 ابواب ہیں، اور سب سے زیادہ احادیث کتاب تفسیر القرآن میں ہیں، جن کی تعداد 420 ہے۔

5۔ سنن نسائی میں کل کتابوں کی تعداد: 51

سنن نسائی میں کل ابواب کی تعداد: 2526

سنن نسائی میں کل احادیث کی تعداد : 5761

سنن نسائی کی وہ کتاب جس میں سب سے زیادہ ابواب ہیں، وہ ’’مناسک الحج‘‘ ہے کہ اسمیں کل ابواب کی تعداد 231 ہے، اور سب سے زیادہ احادیث بھی اسی میں ہیں اور انکی تعداد 467 ہے۔

6۔ سنن ابن ماجہ میں کل کتابوں کی تعداد: 37

سنن ابن ماجہ میں کل ابواب کی تعداد: 1513

سنن ابن ماجہ میں کل احادیث کی تعداد: 4341

سنن ابن ماجہ کی وہ کتاب جس میں سب سے زیادہ ابواب ہیں، وہ ’’کتاب اقامۃ الصلوۃ‘‘ ہے کہ اسمیں کل 205 ابواب ہیں اور سب سے زیادہ احادیث بھی اسی میں ہیں اور انکی تعداد 630 ہے۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ صحاح ستہ میں سب سے زیادہ مفصل کتاب ’’بخاری شریف‘‘ ہے کیونکہ اسمیں کتابوں کی تعداد بھی سب سے زیادہ ہے یعنی 97، اور ابواب کی تعداد بھی سب سے زیادہ ہے یعنی 3550، اور احادیث کی تعداد بھی سب سے زیادہ اسی کتاب میں ہے یعنی 7563، بقیہ پانچ کتابوں میں احادیث کی تعداد کے اعتبار سے یوں درجہ بندی کی جاسکتی ہے۔

1۔ صحیح مسلم: 5800

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2۔ سنن نسائی: 5761

3۔ سنن ابی داوٗد: 5274

4۔ سنن ابن ماجہ: 4341

5۔ سنن ترمذی: 3956

اس اعتبار سے سنن ترمذی احادیث کی تعداد کے لحاظ سے صحاح ستہ کی سب سے چھوٹی کتاب ہے، یہ الگ بات ہے کہ اس کا درجہ کم از کم سنن ابن ماجہ سے تو بہت اونچا ہے، بعض حضرات نے اسے صحیحین کے بعد تیسرے نمبر پر جگہ دی ہے اور بعض حضرات نے سنن ابی داوٗد کے بعد سنن ترمذی کا درجہ قرار دیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح البخاری

رقم الکتاب	اسم الکتاب	عدد الابواب	عدد الاحادیث
1	بدء الوحی	–	7
2	الایمان	42	51
3	العلم	53	76
4	الوضوء	75	113
5	الغسل	29	46
6	الحیض	30	40
7	التیمم	9	15
8	الصلوة	109	172
9	مواقیت الصلوة	41	82
10	الاذان	166	271
11	الجمعة	41	68
12	صلوة الخوف	6	6
13	فی العیدین	26	42
14	الوتر	7	15
15	الاستسقاء	29	35
16	الکسوف	19	27
17	سجود القرآن	12	13

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

18	تقصیر الصلوۃ	20	40
19	التہجد	37	68
20	الصلوۃ فی مسجد مکۃ والمدینۃ	6	10
21	العمل فی الصلوۃ	18	26
22	السہو	9	13
23	الجنائز	98	158
24	الزکوۃ	78	118
25	الحج	151	260
26	العمرۃ	20	33
27	المحصر	10	15
28	جزاء الصید	27	46
29	فضائل المدینۃ	12	24
30	الصوم	69	117
31	صلوۃ التراویح	1	6
32	فضل لیلۃالقدر	5	11
33	الاعتکاف	19	22
34	البیوع	113	192
35	السلم	8	18
36	الشفعۃ	3	3
37	الاجارۃ	22	27
38	الحوالات	3	3

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

39	الكفالة	5	9
40	الوكالة	16	21
41	الحرث والمزارعة	21	31
42	الشرب (المساقاة)	17	34
43	الاستقراض واداء الديون	20	25
44	الخصومات	10	16
45	اللقطة	12	14
46	المظالم والغصب	35	43
47	الشركة	16	25
48	الرهن	6	9
49	العتق	20	43
50	المكاتب	5	6
51	الهبة	37	71
52	الشهادات	30	53
53	الصلح	14	21
54	الشروط	19	27
55	الوصايا	36	44
56	الجهاد والسير	199	309
57	فرض الخمس	20	65
58	الجزية	22	34
59	بدء الخلق	17	136

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

60	الانبياء	54	163
61	المناقب	28	160
62	فضائل اصحاب النبي ﷺ	30	127
63	مناقب الانصار	53	173
64	المغازى	90	525
65	تفسير القرآن	380	504
66	فضائل القرآن	37	85
67	النكاح	126	188
68	الطلاق	53	100
69	النفقات	16	22
70	الاطعمة	59	94
71	العقيقة	4	8
72	الذبائح والصيد والتسمية على الصيد.	38	70
73	الاضاحى	16	30
74	الاشربة	31	65
75	المرضى	22	38
76	الطب	58	105
77	اللباس	103	187
78	الادب	128	257
79	الاستئذان	53	77

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

80	الدعوات	69	108
81	الرقاق	53	182
82	القدر	16	27
83	الایمان والنذور	33	87
84	الکفارات	10	15
85	الفرائض	31	49
86	الحدود	46	89
87	الدیات	32	57
88	استتابة المرتدین	9	22
89	الاکراہ	7	13
90	الحیل	15	29
91	تعبیر الرئویا	48	66
92	الفتن	28	89
93	الاحکام	53	89
94	التمنی	9	20
95	اخبار الاحاد	6	22
96	الاعتصام بالکتاب والسنة	28	103
97	التوحید	58	193

کل کتب بخاری: 97

کل ابواب بخاری: 3550

کل احادیث بخاری: 7563

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كتاب التفسير من البخارى

اسم السورة	عدد الابواب	اسم السورة	عدد الابواب
سورةالفاتحه	-	سورة بنی اسرائیل	14
سورةالبقرة	55	سورة الكهف	6
سورةا ل عمران	20	سورة مريم	6
سورةالنساء	27	سورة طه	3
سورةالمائده	15	سورة الانبياء	1
سورةالانعام	10	سورة الحج	3
سورةالاعراف	5	سورة المؤمنون	2
سورةالانفال	7	سورة النور	12
سورةبراءة	20	سورة الفرقان	5
سورةيونس	2	سورة الشعراء	2
سورةهود	6	سورة النمل	-
سورةيوسف	6	سورة القصص	2
سورةالرعد	1	سورة العنكبوت	-
سورةابراهيم	3	سورة الروم	1
سورةالحجر	5	سورة لقمان	2
سورةالنحل	1	سورة السجدة	1

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسم السورة	عدد الابواب	اسم السورة	عدد الاب-واب
سورة الاحزاب	11	سورة الطّور	1
سورة سبا	2	سورة النجم	4
سورة فاطر	-	سورة القمر	6
سورة يس	1	سورة الرحمن	2
سورة الصفت	1	سورة الواقعه	1
سورة ص	2	سورة الحديد	-
سورة الزمر	4	سورة المجادلة	-
سورة المؤمن	-	سورة الحشر	6
سورة حم السجدة	2	سورة الممتحنه	3
سورة الشورى	1	سورة الصّف	1
سورة الزخرف	2	سورة الجمعة	2
سورة الدخان	6	سورة المنافقون	7
سورة الجاثيه	1	سورة التغابن	-
سورة الاحقاف	2	سورة الطلاق	2
سورة محمد	1	سورة التحريم	5
سورة الفتح	5	سورة الملك	-
سورة الحجرات	3	سورة القلم	2
سورة ق	2	سورة الحاقة	-
سورة الذاريات	-	سورة المعارج	-

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسم السورة	عدد الابواب	اسم السورة	عدد الابواب
سورة نوح	1	سورة البلد	-
سورة الجن	1	سورة الشمس	-
سورة المزمل	-	سورة الليل	7
سورة المدثر	5	سورة الضحیٰ	2
سورة القيمة	3	سورة الانشراح	-
سورة الدهر	-	سورة التين	1
سورة المرسلات	4	سورة العلق	4
سورة نبا	1	سورة القدر	-
سورة النازعات	1	سورة البينة	3
سورة عبس	-	سورة الزلزال	2
سورة التكوير	-	سورة العاديات	-
سورة الانفطار	-	سورة القارعة	-
سورة التطفيف	1	سورة التكاثر	-
سورة الانشقاق	2	سورة العصر	-
سورة البروج	-	سورة الهمزة	-
سورة الطارق	-	سورة الفيل	-
سورة الاعلیٰ	-	سورة القريش	-
سورة الغاشيه	-	سورة الماعون	-
سورة الفجر	-	سورة الكوثر	1

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسم السورة	عدد الابواب	اسم السورة	عدد الابواب
سورة الكفرون	-	سورة الاخلاص	2
سورة النصر	4	سورة الفلق	-
سورة اللهب	4	سورة الناس	-

کل ابواب:380

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح مسلم

رقم الکتاب	اسم الکتاب	عدد الابواب	عدد الاحادیث
–	المقدمہ	6	92
1	الایمان	96	380
2	الطھارۃ	34	111
3	الحیض	33	126
4	الصلوۃ	52	285
5	المساجد	55	316
6	صلوۃ المسافرین	57	312
7	الجمعۃ	18	73
8	صلوۃالعیدین	4	22
9	صلوۃالاستسقاء	4	17
10	الکسوف	5	29
11	الجنائز	37	108
12	الزکوۃ	55	177
13	الصیام	40	222
14	الاعتکاف	4	10
15	الحج	97	522
16	النکاح	24	110

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

17	الطلاق	9	32
18	الرضاع	18	134
19	اللعان	–	20
20	العتق	6	26
21	البيوع	21	123
22	المساقاةوالمزارعة	31	143
23	الفرائض	4	21
24	الهبات	4	32
25	الوصية	5	22
26	النذر	5	13
27	الايمان	13	59
28	القسامة	11	39
29	الحدود	11	46
30	الاقضية	11	21
31	اللقطة	5	19
32	الجهاد	51	150
33	الامارة	56	185
34	الصيد	12	60
35	الاضاحی	8	45
36	الاشربة	35	188
37	اللباس	35	127

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

38	الاداب	10	45
39	السلام	41	155
40	الفاظ من الادب	5	21
41	الشعر	1	10
42	الرئویا	4	23
43	الفضائل	46	174
44	فضائل الصحابة	60	232
45	البر و الصلة	51	166
46	القدر	8	34
47	العلم	6	16
48	الذکر والدعاء	27	101
49	التوبہ	11	60
50	صفات المنافقین	19	83
51	الجنة	19	84
52	الفتن	28	143
53	الزہد	19	75
54	التفسیر	70	34

کل کتب مسلم: 54

کل ابواب مسلم: 1334

کل احادیث مسلم: 5800

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنن ابی داؤد

رقم الکتاب	اسم الکتاب	عدد الابوب	عدد الاحادیث
1	الطهارة	139	390
2	الصلوة	251	770
3	صلوة الاستسقاء	11	37
4	صلوة السفر	20	52
5	التطوع	27	121
6	شهر رمضان	10	30
7	السجود	8	15
8	الوتر	32	140
9	الزكوة	46	145
10	اللقطة	–	20
11	المناسك	97	325
12	النكاح	49	129
13	الطلاق	50	138
14	الصوم	81	164
15	الجهاد	170	311
16	ايجاب الاضاحى	25	74
17	الوصايا	17	23

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

18	الفرائض	18	43
19	الخراج والامارۃ والفئی	41	161
20	الجنائز	80	153
21	الایمان والنذور	25	81
22	البیوع	90	248
23	الاقضیۃ	31	70
24	العلم	13	28
25	الاشربۃ	22	67
26	الاطعمۃ	54	119
27	الطب	24	71
28	العتاق	15	43
29	الحروف والقرائات	-	40
30	الحمام	2	11
31	اللباس	45	139
32	الترجل	21	55
33	الخاتم	8	26
34	الفتن	7	39
35	المھدی	-	12
36	الملاحم	18	60
37	الحدود	38	143

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

38	الدیات	28	98
39	السنة	29	181
40	الادب	169	502

کل کتب: 40
کل ابواب: 1811
کل احادیث: 5274

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سنن الترمذی

رقم الکتاب	اسم الکتاب	عدد الابواب	عدد الاحادیث
1	الطهارة	112	148
2	الصلوة	213	303
3	الوتر	21	36
4	الجمعة	80	129
5	الزكوة	38	65
6	الصوم	83	127
7	الحج	116	156
8	الجنائز	76	115
9	النكاح	44	66
10	الرضاع	19	29
11	الطلاق و اللعان	23	30
12	البيوع	76	117
13	الاحكام	42	64
14	الديات	22	37
15	الحدود	30	41
16	الصيد	19	29
17	الاضاحی	22	31

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

18	النذور والایمان	20	24
19	السیر	48	71
20	فضائل الجهاد	26	51
21	الجهاد	40	50
22	اللباس	45	68
23	الاطعمة	48	73
24	الاشربة	21	36
25	البر والصلة	88	139
26	الطب	35	54
27	الفرائض	23	26
28	الوصایا	8	9
29	الولاء والهبة	7	8
30	القدر	19	25
31	الفتن	79	112
32	الرؤیا	10	25
33	الشهادات	4	9
34	الزهد	65	111
35	صفة القیامة	60	108
36	صفة الجنة	27	50
37	صفة جهنم	13	33
38	الایمان	18	39

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

39	العلم	19	43
40	الاستئذان والاداب	34	48
41	الادب	82	139
42	فضائل القرآن	25	52
43	القرائات	11	23
44	تفسير القرآن	-	420
45	الدعوات	132	235
46	المناقب	74	352

کل کتب:46

کل ابواب:2117

کل احادیث:3956

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنن النسائی

رقم الکتاب	اسم الکتاب	عدد الابواب	عدد الاحادیث
1	الطھارۃ	204	325
2	المیاہ	13	23
3	الحیض	26	47
4	الغسل والتیمم	30	53
5	الصلوۃ	24	46
6	مواقیت الصلوۃ	55	132
7	الاذان	42	62
8	المساجد	46	54
9	القبلۃ	25	35
10	الامامۃ	65	99
11	افتتاح الصلوۃ	89	153
12	التطبیق	106	150
13	السھو	105	188
14	الجمعۃ	45	66
15	تقصیر الصلوۃ فی السفر	5	26
16	الکسوف	25	45
17	الاستسقاء	18	25

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

18	صلوۃالخوف	-	27
19	صلوۃ العیدین	36	42
20	قیام اللیل وتطوع النہار	67	220
21	الجنائز	121	273
22	الصیام	85	345
23	الزکوۃ	100	183
24	مناسك الحج	231	467
25	الجہاد	48	111
26	النکاح	84	193
27	الطلاق	76	173
28	الخیل	17	33
29	الاحباس	4	17
30	الوصایا	12	61
31	النُحل	1	16
32	الھبة	4	18
33	الرقبیٰ	1	14
34	العمری	5	42
35	الایمان والنذوروالمزارعة	50	179
36	عشرة النساء	4	27
37	تحریم الدم	29	167
38	قسم الفئی	-	16

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

39	البيعة	39	63
40	العقيقة	5	10
41	الفرع والعتيرة	11	41
42	الصيد والذبائح	38	98
43	الضحايا	44	88
44	البيوع	109	256
45	القسامة	49	164
46	قطع السارق	18	114
47	الايمان وشرائعه	33	55
48	الزينة	122	338
49	اداب القضاة	37	49
50	الاستعاذة	65	112
51	الاشربة	58	220

کل کتب: 51
کل ابواب: 2526
کل احادیث: 5761

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنن ابن ماجه

رقم الكتاب	اسم الكتاب	عدد الابواب	عدد الاحاديث
-	المقدمة(كتاب السنة)	24	266
1	الطهارة	139	400
2	الصلوة	13	39
3	الاذان	6	29
4	المساجد والجماعات	19	68
5	الاقامة	205	630
6	الجنائز	65	205
7	الصيام	68	145
8	الزكوة	27	62
9	النكاح	63	171
10	الطلاق	36	74
11	الكفارات	21	47
12	التجارات	69	171
13	الاحكام	33	67
14	الهبات	7	15

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

15	الصدقات	21	46
16	الرهون	24	56
17	الشفعة	4	10
18	اللقطة	4	10
19	العتق	10	21
20	الحدود	38	82
21	الديات	36	80
22	الوصايا	9	24
23	الفرائض	18	34
24	الجهاد	46	129
25	المناسك	108	238
26	الاضاحی	17	42
27	الذبائح	15	38
28	الصيد	20	51
29	الاطعمة	62	120
30	الاشربة	27	65
31	الطب	46	114
32	اللباس	47	107
33	الادب	59	170

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

34	الدعاء	22	66
35	تعبير الرئويا	10	34
36	الفتن	36	173
37	الزهد	39	242

کل کتب: 37
کل ابواب: 1513
کل احادیث: 4341

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری کے راوی صحابہ کرامؓ

نمبر شمار	اسم گرامی	تعداد مرویات
1	حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ	7
2	حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ	16
3	حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ	1
4	حضرت اشعث بن قیس الکندیؓ	1
5	حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ	268
6	حضرت اھبان بن اوس رضی اللہ عنہ	1
7	حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ	38
8	حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ	3
9	حضرت بلال بن رباح المؤذنؓ	3
10	حضرت ثابت بن الضحاکؓ	2
11	حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ	1
12	حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ	2
13	حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ	90
14	حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ	9
15	حضرت جریر بن عبداللہ البجلیؓ	10
16	حضرت جندب بن جنادہ (ابوذر غفاریؓ)	14

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

17	حضرت جندب بن عبد اللہ القسری رضی اللہ عنہ	8
18	حضرت حارثہ بن وہب الخزاعی رضی اللہ عنہ	4
19	حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ	22
20	حضرت حرث بن مالک رضی اللہ عنہ	1
21	حضرت حزن بن ابی وہب رضی اللہ عنہ	2
22	حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ	1
23	حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ	4
24	حضرت خالد بن زید (ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ)	7
25	حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ	2
26	حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ	5
27	حضرت خفاف بن ایماء رضی اللہ عنہ	1
28	حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ	6
29	حضرت رافع بن مالک رضی اللہ عنہ	1
30	حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ	3
31	حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ	9
32	حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ	6
33	حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ	8
34	حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ	5
35	حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ	1
36	حضرت زید بن سہل رضی اللہ عنہ (ابوطلحہ انصاری)	3

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

37	حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ	6
38	حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ	1
39	حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ	20
40	حضرت سعد بن مالکؓ (ابوسعید خدری)	66
41	حضرت سعید بن زید بن عمرو رضی اللہ عنہ	3
42	حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ	2
43	حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ	1
44	حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ	4
45	حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ	20
46	حضرت سلمہ الجرمی رضی اللہ عنہ	1
47	حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ	1
48	حضرت سمرہ بن جنادہ رضی اللہ عنہ	1
49	حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ	3
50	حضرت سنین ابو جمیلہ السلمی رضی اللہ عنہ	1
51	حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ	3
52	حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ	4
53	حضرت سہل بن سعد الساعدیؓ	41
54	حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ	1
55	حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ	1
56	حضرت شیبہ بن عثمان رضی اللہ عنہ	1

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

57	حضرت صخر بن حرب (ابوسفیانؓ)	1
58	حضرت صدی بن عجلان (ابوامامہؓ)	3
59	حضرت مصعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ	3
60	حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ	4
61	حضرت ظہیر بن رافع رضی اللہ عنہ	1
62	حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ	2
63	حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ	1
64	حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ	9
65	حضرت عباس رضی اللہ عنہ	5
66	حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ	15
67	حضرت عبداللہ بن بشیر رضی اللہ عنہ	1
68	حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ	1
69	حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ	2
70	حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ	1
71	حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ	10
72	حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ	1
73	حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ	9
74	حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ	2
75	حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ	217
76	حضرت عبداللہ بن عثمان (سیدنا صدیق اکبرؓ)	22

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

77	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ	270
78	حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ	26
79	حضرت عبداللہ بن قیسؓ (ابوموسی اشعری)	57
80	حضرت عبداللہ بن مالک ازدی رضی اللہ عنہ	4
81	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ	85
82	حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ	8
83	حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ	3
84	حضرت عبداللہ بن یزید اخطمی رضی اللہ عنہ	2
85	حضرت عبدالرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ	1
86	حضرت عبدالرحمن بن سیدنا صدیق اکبرؓ	3
87	حضرت ابوعبس بن جبر (عبدالرحمنؓ)	1
88	حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ	1
89	حضرت عبدالرحمن بن صخر (ابوہریرہؓ)	446
90	حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ	9
91	حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ	1
92	حضرت عثمان بن عفانؓ ذوالنورین	9
93	حضرت عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ	7
94	حضرت عروہ بن ابی الجعد البارقی رضی اللہ عنہ	2
95	حضرت عقبہ حرث بن عامرؓ	3
96	حضرت عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ	9

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

97	حضرت عقبہ بن عمرو (ابو مسعودؓ)	11
98	حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ	29
99	حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ	4
100	حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ	60
101	حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ	2
102	حضرت عمرو بن امیہ الضمریؓ	2
103	حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ	2
104	حضرت عمرو بن الحرث رضی اللہ عنہ	1
105	حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ	3
106	حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ	1
107	حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ	12
108	حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ	1
109	حضرت عویمر (ابو الدرداءؓ)	4
110	حضرت علاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ	1
111	حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ	3
112	حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ	1
113	حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ	2
114	حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ	2
115	حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ	4
116	حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ	4

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

117	حضرت مالک بن ربیعہ (ابواسید الساعدیؓ)	4
118	حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ	1
119	حضرت مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہ	1
120	حضرت مجالد بن مسعود رضی اللہ عنہ	1
121	حضرت محمد بن سلمہ رضی اللہ عنہ	1
122	حضرت محمود بن ربیع انصاریؓ	1
123	حضرت مرداس بن مالک رضی اللہ عنہ	1
124	حضرت مروان بن حکم رضی اللہ عنہ	2
125	حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ	8
126	حضرت مسیب بن حزن رضی اللہ عنہ	3
127	حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ	6
128	حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ	8
129	حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ	2
130	حضرت معن بن یزید رضی اللہ عنہ	1
131	حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ	1
132	حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ	11
133	حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ	1
134	حضرت مقدام بن معدی کربؓ	2
135	حضرت نضلہ بن عبید (ابو برزہ اسلمیؓ)	4
136	حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ	6

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

137	حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ	1
138	حضرت نفیع بن حرث (ابوبکرہؓ)	14
139	حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ	1
140	حضرت ہانی ابو بردہ بن نیارؓ	1
141	حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ	1
142	حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ	1
143	حضرت وہب بن عبداللہؓ (ابوجحیفہ)	7
144	حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ	3
145	حضرت ابوبشیر انصاری رضی اللہ عنہ	1
146	حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ	3
147	حضرت ابوجہم بن حرث رضی اللہ عنہ	2
148	حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ	4
149	حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ	1
150	حضرت ابوسعید بن معلیٰ رضی اللہ عنہ	1
151	حضرت ابوشریح الخزاعی رضی اللہ عنہ	3
152	حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ	13
153	حضرت ابولبابہ انصاری رضی اللہ عنہ	1
	(صحابیات)	
154	حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا	16
155	حضرت اسماء بنت عمیسؓ	1

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

156	حضرت امیمہ بنت خالدؓ	2
157	حضرت حفصہ بنت عمرؓ	5
158	حضرت خنساء بنت خذامؓ	1
159	حضرت خولہ بنت قیسؓ	1
160	حضرت ربیع بنت معوذؓ	3
161	حضرت رملہ بنت ابی سفیان (ام حبیبہؓ)	2
162	حضرت زینب بنت جحشؓ	2
163	حضرت زینب بنت ابی سلمہؓ	2
164	حضرت زینبؓ زوجہ عبداللہ بن مسعودؓ	1
165	حضرت سبیعہ بنت حرثؓ	1
166	حضرت سودہ بنت زمعہؓ	1
167	حضرت صفیہ بنت حیؓ	1
168	حضرت صفیہ بنت شیبہؓ	1
169	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا	242
170	حضرت فاختہ ام ہانی بنت ابی طالبؓ	2
171	حضرت فاطمہ بنت قیسؓ	1
172	حضرت فاطمہ زہراءؓ	1
173	حضرت لبابہ ام الفضلؓ	2
174	حضرت میمونہ بنت حرثؓ	7
175	حضرت نسیبہ ام عطیہؓ	5

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

176	حضرت ھند بنت ابی امیہ (ام سلمہؓ)	16
177	حضرت ام حرام بنت ملحانؓ	2
178	حضرت ام رومانؓ	2
179	حضرت ام سلیمؓ	2
180	حضرت ام شریکؓ	1
181	حضرت ام العلاءؓ	1
182	حضرت ام قیس بنت محصنؓ	2
183	حضرت ام کلثوم بنت عقبہؓ	1
184	حضرت بنت خفاف بن ایماءؓ	1

کل مرویات: 2603

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجزاء بخاری (30 پاروں کی تقسیم)

الرقم	الجزء	من	الی
1	الاول	کتاب الوحی	کتاب الغسل
2	الثانی	کتاب الغسل	کتاب مواقیت الصلوة
3	الثالث	کتاب مواقیت الصلوة	باب عقد الثیاب وشدھا الخ
4	الرابع	باب عقد الثیاب وشدھا الخ	باب صلوة التطوع علی الحمار
5	الخامس	باب صلوة التطوع علی الحمار	باب ماقیل فی اولاد المشرکین
6	السادس	باب ماقیل فی اولاد المشرکین	باب الصلوة بمنی
7	السابع	باب الصلوة بمنی	باب تعجیل الافطار
8	الثامن	باب تعجیل الافطار	کتاب الاجارات
9	التاسع	کتاب الاجارات	باب تقویم الإشیاء بین الشرکاء بقیمة عدل
10	العاشر	باب تقویم الاشیاء بین الشرکاء بقیمة عدل	باب الشروط مع الناس بالقول
11	الحادی عشر	باب الشروط مع الناس بالقول	باب الخروج فی رمضان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

12	الثانی عشر	باب الخروج فی رمضان	کتاب بدء الخلق
13	الثالث عشر	کتاب بدء الخلق	باب حدیث الغار
14	الرابع عشر	باب حدیث الغار	باب مناقب الانصار
15	الخامس عشر	باب مناقب الانصار	کتاب المغازی
16	السادس عشر	کتاب المغازی	باب غزوۃ ذات القرد
17	السابع عشر	باب غزوۃ ذات القرد	باب حجۃالوداع
18	الثامن عشر	باب حجۃالوداع	سورۃبراءۃ
19	التاسع عشر	سورۃبراءۃ	سورۃالملائکہ (فاطر)
20	العشرون	سورۃ الملائکہ (فاطر)	باب فضل فاتحۃ الکتاب
21	الحادی والعشرون	باب فضل فاتحۃ الکتاب	باب طلب الولد
22	الثانی والعشرون	باب طلب الولد	کتاب الذبائح و الصید
23	الثالث والعشرون	کتاب الذبائح والصید	باب رقیۃ النبی ﷺ
24	الرابع والعشرون	باب رقیۃ النبی ﷺ	باب قول اللہ تعالی من یشفع شفاعۃ الخ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

15	الخامس والعشرون	باب قول الله تعالى من يشفع شفاعة الخ	باب المعانقة وقول الرجل كيف اصبحت ؟
26	السادس والعشرون	باب المعانقه وقول الرجل كيف اصبحت ؟	باب نفخ الصور
27	السابع والعشرون	باب نفخ الصور	كتاب المحار بين من اهل الكفر والردة
28	الثامن والعشرون	كتاب المحار بين من اهل الكفر والردة	كتاب الفتن
29	التاسع والعشرون	كتاب الفتن	باب ماذكر النبى ﷺ وحض على اتفاق اهل العلم الخ
30	الثلاثون	باب ماذكر النبى ﷺ وحض على اتفاق اهل العلم وماجمع عليه الحرمان	الى اخر الكتاب

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثلاثیاتِ بخاری

نمبر شمار	حدیث نمبر	باب	کتاب
1	109	باب اثم من کذب علی النبی ﷺ	کتاب العلم
2	497	باب قدر کم ینبغی ان یکون بین المصلی و السترة	کتاب الصلوة
3	502	باب الصلوة الی الاسطوانة	کتاب الصلوة
4	561	باب وقت المغرب	کتاب مواقیت الصلوة
5	1924	باب اذا نوی بالنهار صوما	کتاب الصوم
6	2007	باب صیام یوم عاشوراء	کتاب الصوم
7	2289	باب اذا احال دین المیت علی رجل جاز	کتاب الحوالة
8	2295	باب من تکفل عن میت دینا فلیس له ان یرجع	کتاب الکفالة
9	2960	یا ب البیعةفی الحرب علی ان لا یفروا	کتاب الجهاد
10	3041	باب من رأی العدو فنادی باعلی صوته یا صباح	کتاب الجهاد
11	3546	باب صفة النبی ﷺ	کتاب المناقب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

12	7208	باب من بايع مرتين	كتاب الاحكام
13	4206	باب غزوة خيبر	كتاب المغازى
14	4272	باب بعث النبى ﷺ اسامة بن زيد الى الحرقات من جهينة	كتاب المغازى
15	4499	باب قوله يايهاالذين امنوا كتب عليكم القصاص	كتاب التفسير
16	2703	باب الصلح فى الدية	كتاب الصلح
17	6894	باب السن بالسن	كتاب الديات
18	5497	باب آنية المجوس و الميتة	كتاب الذبائح والصيد
19	2477	باب هل تكسر الدنان التى فيها الخمر او تخرق الزقاق	كتاب المظالم
20	6891	باب اذاقتل نفسه خطأ فلادية له	كتاب الديات
21	7421	باب قوله و كان عرشه على الماء	كتاب التوحيد
22	5163	با ب الهدية للعروس	كتاب النكاح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرویاتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

مسند احمد کی روشنی میں، حروف تہجی کی ترتیب سے،
ہر صحابیؓ کی مرویات کا ایک جامع اور مستند تجزیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نمبر شمار	نام صحابیؓ	تعداد مرویات
1	حضرت ابوابی ابن امراۃ عبادہؓ	1
2	حضرت ابواروی رضی اللہ عنہ	1
3	حضرت ابواسید الساعدی رضی اللہ عنہ	15
4	حضرت ابوامامہ الباہلیؓ	190
5	حضرت ابوامامہ الحارثیؓ	4
6	حضرت ابوامیہ الفز اریؓ	2
7	حضرت ابوایوب انصاریؓ	102
8	حضرت ابوابراھیم الانصاریؓ عن ابیہ	6
9	حضرت ابواسرائیلؓ	1
10	حضرت ابوالاحوصؓ عن ابیہ	5
11	حضرت ابوالجعد الضمریؓ	1
12	حضرت ابوالحکم اوالحکم بن سفیانؓ	3
13	حضرت ابوالدرداءؓ	134
14	حضرت ابوالسنابل بن بعککؓ	2
15	حضرت ابوالسوار عن خالہؓ	1
16	حضرت ابوالعشر اءالدارمیؓ عن ابیہ	4
17	حضرت ابوالمعلیؓ	1
18	حضرت ابوالیسر انصاری کعب بن عمروؓ	6

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

19	حضرت ابو بردہ الظفریؓ	1
20	حضرت ابو بردہ بن قیسؓ	2
21	حضرت ابو بردہ بن نیارؓ	15
22	حضرت ابو برزہ اسلمیؓ	52
23	حضرت ابو بشیر انصاریؓ	4
24	حضرت ابو بصرہ الغفاریؓ	18
25	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ	81
26	حضرت ابو بکرہ نفیع بن الحارثؓ	155
27	حضرت ابو بن مالکؓ	4
28	حضرت ابو تمیمہ الہجیمیؓ	1
29	حضرت ابو ثعلبہ الاشجعیؓ	1
30	حضرت ابو ثعلبہ الخشنیؓ	22
31	حضرت ابو ثور الفہمیؓ	1
32	حضرت ابو جبیرہ بن الضحاکؓ	6
33	حضرت ابو جحیفہؓ	30
34	حضرت ابو جہیم بن الحارث الانصاریؓ	6
35	حضرت ابو حازمؓ	5
36	حضرت ابو حبہ البدریؓ	2
37	حضرت ابو حدرد الاسلمیؓ	2
38	حضرت ابو حرہ الرقاشیؒ عن عمہ	1
39	حضرت ابو حسن المازنیؓ	3

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

40	حضرت ابوحمید الساعدیؓ	12
41	حضرت ابوداؤد المازنیؓ	2
42	حضرت ابوذر الغفاریؓ	295
43	حضرت ابورافعؓ	39
44	حضرت ابورزین العقیلی لقیط بن عامرؓ	25
45	حضرت ابورفاعہؓ	3
46	حضرت ابورمثہؓ	25
47	حضرت ابورھم الغفاریؓ	3
48	حضرت ابوردح الکلاعیؓ	3
49	حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ	9
50	حضرت ابوزھیر الثقفیؓ	2
51	حضرت ابوزید انصاریؓ	3
52	حضرت ابوزید عمرو بن اخطبؓ	12
53	حضرت ابوسعید الخدریؓ	965
54	حضرت ابوسعید الزرقیؓ	1
55	حضرت ابوسعید بن ابی فضالہؓ	1
56	حضرت ابوسعید بن المعلیؓ	2
57	حضرت ابوسعید بن زیدؓ	11
58	حضرت ابوسلمہ انصاریؓ	5
59	حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسدؓ	2
60	حضرت ابوسلیط البدریؓ	2

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

61	حضرت ابوسُودؓ	1
62	حضرت ابوسیارہ المتعیؓ	1
63	حضرت ابوشریح الخزاعیؓ	16
64	حضرت ابوشہمؓ	2
65	حضرت ابوصرمہؓ	3
66	حضرت ابوطریفؓ	1
67	حضرت ابوطلحہ بن سہل انصاریؓ	28
68	حضرت ابوعامر اشعریؓ	11
69	حضرت ابوعبدالرحمٰن الجہنیؓ	1
70	حضرت ابوعبدالرحمٰن الفہریؓ	2
71	حضرت ابوعبداللہ الصنابحیؓ	9
72	حضرت ابوعبداللہؓ	2
73	حضرت ابوعبدالملک بن المنہالؓ	2
74	حضرت ابوعبسؓ	1
75	حضرت ابوعبیدؓ	1
76	حضرت ابوعزّہؓ	1
77	حضرت ابوعقبہؓ	1
78	حضرت ابوعقربؓ	3
79	حضرت ابوعمرہ انصاریؓ	1
80	حضرت ابوعمرہؓ عن ابیہ	1
81	حضرت ابوعمرو بن حفصؓ	1

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

82	حضرت ابوعمیرؓ	2
83	حضرت ابوعنبہ الخولانیؓ	4
84	حضرت ابوعیاش الزرقیؓ	4
85	حضرت ابوغاویہؓ	1
86	حضرت ابوفاطمہؓ	3
87	حضرت ابوقتادہؓ	154
88	حضرت ابوکاہل واسمہ قیسؓ	1
89	حضرت ابوکبشہ انماریؓ	9
90	حضرت ابوکلیبؓ	2
91	حضرت ابولاس الخزاعیؓ	2
92	حضرت ابولبابہؓ	9
93	حضرت ابولیلیٰ ابی عبدالرحمٰنؓ	8
94	حضرت ابومالک اشجعیؓ	1
95	حضرت ابومالک اشعریؓ	26
96	حضرت ابومحذورہؓ	9
97	حضرت ابومرثد الغنوی رضی اللہ عنہ	2
98	حضرت ابومسعود عقبہ بن عمروؓ	76
99	حضرت ابوملیحؓ عن ابیہ	4
100	حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ	287
101	حضرت ابوموسیٰ الغافقیؓ	1
102	حضرت ابومویھبہؓ	2

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

103	حضرت ابو نجیح السلمیؓ	2
104	حضرت ابو نملہ انصاریؓ	2
105	حضرت ابو نوفل بن ابی عقربؓ عن ابیہ	1
106	حضرت ابو ہاشم بن عتبہؓ	34
107	حضرت ابو ھریرہؓ	3879
108	حضرت ابو ھند الداریؓ	1
109	حضرت ابو واقد لیثیؓ	17
110	حضرت ابو وہب الجشمیؓ	2
111	حضرت ابی بن کعبؓ	215
112	حضرت ابو خراش السلمیؓ	1
113	حضرت ابو یزیدؓ	1
114	حضرت احمرؓ	2
115	حضرت احمر بن جزءؓ	1
116	حضرت اخت حذیفہ رضی اللہ عنہا	5
117	حضرت اخت عبد اللہ بن رواحہؓ	1
118	حضرت اخت مسعود بن العجماءؓ	2
119	حضرت ارقم بن ابی ارقم رضی اللہ عنہ	3
120	حضرت اسامہ الھذلیؓ	20
121	حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ	94
122	حضرت اسامہ بن شریکؓ	4
123	حضرت اسد بن کرزؓ	4

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

124	حضرت اسعد بن زرارہؓ	1
125	حضرت اسماء بن حارثہؓ	1
126	حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیقؓ	85
127	حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا	13
128	حضرت اسماء بنت یزیدؓ	56
129	حضرت اسود بن خلفؓ	2
130	حضرت اسود بن سریعؓ	12
131	حضرت اسود بن ہلالؒ عن رجل	1
132	حضرت اسید بن حضیرؓ	9
133	حضرت اشعث بن قیس الکندیؓ	13
134	حضرت اغر المزنیؓ	6
135	حضرت اقرع بن حابسؓ	3
136	حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا	1
137	حضرت ام ایوبؓ	4
138	حضرت ام اسحاقؓ	1
139	حضرت ام الحصینؓ	13
140	حضرت ام الدرداءؓ	6
141	حضرت ام الطفیلؓ	2
142	حضرت ام العلاءؓ	3
143	حضرت ام الفضلؓ	20
144	حضرت ام المنذر بنت قیسؓ	3

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

145	حضرت ام بجید رضی اللہ عنہا	5
146	حضرت ام بلالؓ	2
147	حضرت ام بنت ملحانؓ	2
148	حضرت ام جمیل بنت المجللؓ	1
149	حضرت ام جندبؓ	3
150	حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیانؓ	51
151	حضرت ام حبیبہ بنت جحشؓ	2
152	حضرت ام حرام بنت ملحانؓ	2
153	حضرت ام حکیم بنت الزبیرؓ	4
154	حضرت ام حمیدؓ	1
155	حضرت ام خالد بنت خالدؓ	3
156	حضرت ام رومانؓ	2
157	حضرت ام سلمہؓ	283
158	حضرت ام سلمیٰؓ	2
159	حضرت ام سلیمؓ	14
160	حضرت ام سلیمان بن عمروؓ	5
161	حضرت ام شریکؓ	4
162	حضرت ام صبیہ الجہنیہؓ	2
163	حضرت ام طارقؓ	1
164	حضرت ام عامرؓ	1
165	حضرت ام عبد الرحمٰنؓ	3

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

166	حضرت ام عثمان ابنہ سفیانؓ	1
167	حضرت ام عطیہؓ	27
168	حضرت ام عمارہؓ	5
169	حضرت ام فروہ رضی اللہ عنہا	4
170	حضرت ام قیس بنت محصنؓ	9
171	حضرت ام کرز الخزاعیہؓ	3
172	حضرت ام کرز الکعبیہؓ	12
173	حضرت ام کلثوم بنت عقبہؓ	9
174	حضرت ام مالک البہزیہؓ	1
175	حضرت ام مبشر امرأۃ زید بن حارثہؓ	6
176	حضرت ام مسلم اشجعیہؓ	1
177	حضرت ام معقل اسدیہؓ	10
178	حضرت ام ہانی بنت ابی طالبؓ	41
179	حضرت ام ھشام بنت حارثہؓ	4
180	حضرت ام ورقہ بنت عبداللہؓ	2
181	حضرت ام ولد شیبہ بن عثانؓ	2
182	حضرت امیہ بن مخشی رضی اللہ عنہ	1
183	حضرت امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا	5
184	حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ	2195
.185	حضرت انس بن مالک احد بنی کعبؓ	5
186	حضرت انیسہ بنت خبیب رضی اللہ عنہا	3

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

187	حضرت اصبان بن صیفی رضی اللہ عنہ	5
188	حضرت اوس بن اوسؓ	30
189	حضرت ایمن بن خریمؓ	2
190	حضرت ایاس بن عبدؓ	2
191	حضرت ابن ابی حدود اسلمیؓ	1
192	حضرت ابن ابی خزامہ عن ابیہؓ	4
193	حضرت ابن اورعؓ	1
194	حضرت ابن الرسیمؓ عن ابیہ	2
195	حضرت ابن المتفقؓ	3
196	حضرت ابن بجادؓ عن جدتہ	1
197	حضرت ابن صفوان الزھریؓ عن ابیہ	2
198	حضرت ابن عابسؓ	1
199	حضرت ابن عبسؓ	2
200	حضرت ابن مربع انصاریؓ	1
201	حضرت ابن مسعدہ رضی اللہ عنہ	1
202	حضرت ابنۃ ابی الحکم رضی اللہ عنہا	2
203	حضرت ابنۃ جنابؓ	2
204	حضرت ابی قریظہؓ	1
205	حضرت امراۃ رافع بن خدیجؓ	1
206	حضرت امراۃ کعب بن مالکؓ	2
207	حضرت امراۃ یقال لھا رجاءؓ	2

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

208	حضرت بدیل بن ورقاء الخزاعی رضی اللہ عنہ	1
209	حضرت براء بن عازبؓ	260
210	حضرت بریدہ اسلمیؓ	127
211	حضرت بسر بن ارطاۃؓ	3
212	حضرت بسر بن جحاشؓ	4
213	حضرت بسر بن محجن عن ابیہ	1
214	حضرت بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا	3
215	حضرت بشر رضی اللہ عنہ	1
216	حضرت بشر بن سحیمؓ	6
217	حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ	10
218	حضرت بشیر بن عقبہؓ	1
219	حضرت بقیرہؓ	2
220	حضرت بلالؓ	40
221	حضرت بلال بن الحارث المزنیؓ	3
222	حضرت بنت ثامر انصاریہ رضی اللہ عنہا	2
223	حضرت بنت کردمہ عن ابیہاؓ	1
224	حضرت بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہ	32
225	حضرت بھیسہ عن ابیہا رضی اللہ عنہا	3
226	حضرت بیاضی رضی اللہ عنہ	1
227	حضرت تلب بن ثعلبہ العنبریؓ	1
228	حضرت تمام بن عباسؓ	2

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

229	حضرت تمیم الداریؓ	20
230	حضرت التنوخیؓ	1
231	حضرت ثابت بن الضحاکؓ	8
232	حضرت ثابت بن یزید بن ودیعہؓ	7
233	حضرت ثوبانؓ	103
234	حضرت جابر احمسیؓ	2
235	حضرت جابر بن سلیم الہجیمیؓ	5
236	حضرت جابر بن سمرہؓ	2[illegible]3
237	حضرت جابر بن عبداللہؓ	1216
238	حضرت جابر بن عتیکؓ	8
239	حضرت جارود العبدیؓ	9
240	حضرت جاریہ بن قدامہؓ	4
241	حضرت جبار بن صخر رضی اللہ عنہ	1
242	حضرت جبلہ بن حارثہ الکلبیؓ	1
243	حضرت جبیر بن مطعمؓ	58
244	حضرت جدّ ابوالاشد السلمیؓ	2
245	حضرت جد ایوب بن موسیٰؓ	2
246	حضرت جد اسماعیل بن امیہؓ	3
247	حضرت جد خبیبؓ	1
248	حضرت جد طلحہ الایامیؓ	1
249	حضرت جد عکرمہ بن خالدؓ	2

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

250	حضرت جدامہ بنت وہب رضی اللہ عنہا	5
251	حضرت جدہ رباح بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہا	3
252	حضرت جراح وابوسنان رضی اللہ عنہما	8
253	حضرت جرموز الہجیمی رضی اللہ عنہ	1
254	حضرت جرھد اسلمیؓ	8
255	حضرت جریر بن عبداللہؓ	112
256	حضرت جعدہؓ	4
257	حضرت جعفر بن ابی طالبؓ	2
258	حضرت جنادہ بن ابی امیہ ازدیؓ	2
259	حضرت جندب البجلیؓ	19
260	حضرت جندب بن مکیثؓ	1
261	حضرت جویریہ بنت حارثؓ	11
262	حضرت حابسؓ	1
263	حضرت حابس التمیمیؓ	3
264	حضرت حابس بن سعد الطائیؓ	1
	حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ	2
266	حضرت حارث تمیمیؓ	2
267	حضرت حارث بن اُقیشؓ	3
268	حضرت حارث بن جبلہؓ	3
269	حضرت حارث بن حسانؓ	3
270	حضرت حارث بن خزمہؓ	1

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

271	حضرت حارث بن زیادؓ	2
272	حضرت حارث بن ضرار الخزاعیؓ	1
273	حضرت حارث بن عبداللہ بن اوسؓ	3
274	حضرت حارث بن عمروؓ	1
275	حضرت حارث بن مالکؓ	5
276	حضرت حارثہ بن نعمانؓ	2
277	حضرت حارثہ بن وھبؓ	7
278	حضرت حبان بن بح الصدائیؓ	1
279	حضرت حبہ وسواء ابنی خالد رضی اللہ عنہما	2
280	حضرت حبیب بن مخنف عن ابیہؓ	2
281	حضرت حبیب بن مسلمہ الفہریؓ	8
282	حضرت حبیبہ بنت ابی تجراہ رضی اللہ عنہا	2
283	حضرت حبیبہ بنت سہلؓ	1
284	حضرت حجاج اسلمی رضی اللہ عنہ	1
285	حضرت حجاج بن عمرو انصاریؓ	2
286	حضرت حذیفہ بن اسید الغفاریؓ	8
287	حضرت حذیفہ بن الیمانؓ	230
288	حضرت حِذیم بن عمرو السعدیؓ	2
289	حضرت حرملہ العنبری رضی اللہ عنہ	1
290	حضرت حسان بن ثابتؓ	5
291	حضرت امام حسنؓ	12

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

292	حضرت امام حسینؓ	8
293	حضرت حصین بن محصنؓ	1
294	حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا	49
295	حضرت حکم بن حزن الکلفی رضی اللہ عنہ	2
296	حضرت حکم بن سفیانؓ	14
297	حضرت حکم بن عمرو الغفاریؓ	15
298	حضرت حکیم بن حزامؓ	28
299	حضرت حمزہ بن عمرو اسلمیؓ	6
300	حضرت حمل بن مالکؓ	1
301	حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا	3
302	حضرت حنظلہ الکاتب رضی اللہ عنہ	11
303	حضرت حنظلہ بن حذیمؓ	1
304	حضرت حواء جدۃ عمرو بن معاذؓ	3
305	حضرت حوشب رضی اللہ عنہ	1
306	حضرت حیۃ التمیمی عن ابیہؓ	2
307	حضرت خارجہ بن لصلت عن عمہؓ	2
308	حضرت خارجہ بن حذافہ العدویؓ	3
309	حضرت خالد العدوانیؓ	1
310	حضرت خالد بن الولیدؓ	14
311	حضرت خالد بن عدی الجہنیؓ	2
312	حضرت خالد بن عرفطہؓ	3

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

313	حضرت خباب بن ارتؓ رضی اللہ عنہ	35
314	حضرت خرشہ بن حارثؓ	1
315	حضرت خرشہ بن حرؓ	5
316	حضرت خریم بن فاتکؓ	13
317	حضرت خزیمہ بن ثابتؓ	37
318	حضرت خشخاش العنبریؓ	2
319	حضرت خفاف بن ایماء بن رحضہؓ	3
320	حضرت خنساء بنت خذام رضی اللہ عنہما	6
321	حضرت خولہ بنت حکیمؓ	12
322	حضرت خولہ بنت قیسؓ	3
323	حضرت خیثمہ بن عبدالرحمٰن عن ابیہؓ	5
324	حضرت دِحیہ کلبیؓ	3
325	حضرت درہ بنت ابی لہبؓ	2
326	حضرت دُکین بن سعید الخثعمیؓ	5
327	حضرت الدیلمی الحمیریؓ	3
328	حضرت ذؤیب ابوقبیصہ بن ذؤیبؓ	2
329	حضرت ذی الاصابعؓ	1
330	حضرت ذی الجوشنؓ	5
331	حضرت ذی الغرۃؓ	2
332	حضرت ذی اللحیہ الکلابیؓ	2
333	حضرت ذی الیدینؓ	3

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

334	حضرت ذی مخبر حبشیؓ	4
335	حضرت ذی مخمرؓ	2
336	حضرت رائطہ امراۃ عبداللہؓ	2
337	حضرت رائطہ بنت سفیان وعائشہ بنت قدامہؓ	2
338	حضرت راشد بن حبیش رضی اللہ عنہ	2
339	حضرت رافع بن خدیجؓ	63
340	حضرت رافع بن رفاعہؓ	1
341	حضرت رافع بن عمرو المزنیؓ	12
342	حضرت رافع بن مکیثؓ	1
343	حضرت رباح بن ربیعؓ	4
344	حضرت رباح بن عبدالرحمٰن عن جدتہؓ	2
345	حضرت رُبیع بنت معوذ بن عفراءؓ	14
346	حضرت ربیعہ بن عامر رضی اللہ عنہ	2
347	حضرت ربیعہ بن عباد الدیلیؓ	10
348	حضرت ربیعہ بن کعب اسلمیؓ	6
349	حضرت رعیہ السحیمیؓ	2
350	حضرت رفاعہ بن رافع الزرقیؓ	6
351	حضرت رفاعہ بن عرابہ الجہنیؓ	4
352	حضرت رکانہ بن عبد یزیدؓ	2
353	حضرت رُمیثہ رضی اللہ عنہا	2
354	حضرت رُویفع بن ثابت انصاریؓ	12

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

355	حضرت زائدہ بن حوالہؓ	1
356	حضرت زبیر بن العوامؓ	34
357	حضرت زہیر بن عثمان الثقفیؓ	2
358	حضرت زوج ابنۃ ابی لہبؓ	1
359	حضرت زیاد بن حارث الصدائیؓ	2
360	حضرت زیاد بن لبیدؓ	3
361	حضرت زیاد بن نعیم الحضرمی رضی اللہ عنہ	1
362	حضرت زید بن ارقمؓ	87
363	حضرت زید بن ثابتؓ	104
364	حضرت زید بن حارثہؓ	1
365	حضرت زید بن خارجہؓ	1
366	حضرت زید بن خالد الجہنیؓ	56
367	حضرت زینب امرأۃ عبداللہ بن مسعودؓ	8
368	حضرت زینب بنت جحشؓ	4
359	حضرت سائب بن خباب رضی اللہ عنہ	1
370	حضرت سائب بن خلاّد ابو سہلہؓ	14
371	حضرت سائب بن عبداللہؓ	6
372	حضرت سائب بن یزیدؓ	15
373	حضرت سالم بن عبیدؓ	1
374	حضرت سبرہ بن ابی فاکہؓ	1
375	حضرت سبرہ بن معبدؓ	14

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

376	حضرت سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا	4
377	حضرت سراقہ بن مالک بن جعشمؓ	11
378	حضرت سعد الدلیلؓ	1
379	حضرت سعد بن ابی ذبابؓ	1
380	حضرت سعد بن ابی وقاصؓ	186
381	حضرت سعد بن الاطولؓ	3
382	حضرت سعد بن المنذر انصاریؓ	1
383	حضرت سعد بن عبادہؓ	11
384	حضرت سعد مولی ابی بکرؓ	2
385	حضرت سعید بن ابی فضالہ رضی اللہ عنہ	1
386	حضرت سعید بن حریثؓ	2
387	حضرت سعید بن زیدؓ	77
388	حضرت سعید بن سعد بن عبادہؓ	3
389	حضرت سفیان الثقفیؓ	1
390	حضرت سفیان بن ابی زہیرؓ	6
391	حضرت سفیان بن عبداللہؓ	4
392	حضرت سفیان بن وہب الخولانیؓ	1
393	حضرت سفینہؓ	17
394	حضرت سلامہ بنت حر رضی اللہ عنہا	2
395	حضرت سلامہ بنت معقلؓ	1
396	حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ	38

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

397	حضرت سلمان بن عامرؓ	47
398	حضرت سلمہ بن اکوعؓ	64
399	حضرت سلمہ بن محبقؓ	21
400	حضرت سلمہ بن سلامہ بن وقشؓ	1
401	حضرت سلمہ بن صخر البیاضیؓ	1
402	حضرت سلمہ بن صخر الزرقیؓ	3
403	حضرت سلمہ بن قیسؓ	7
404	حضرت سلمہ بن نعیمؓ	2
405	حضرت سلمہ بن نفیل السکونیؓ	2
406	حضرت سلمہ بن یزید الجعفیؓ	1
407	حضرت سلمہ بنت حمزہ رضی اللہ عنہا	1
408	حضرت سلمیؓ	2
409	حضرت سلمی بنت قیس رضی اللہ عنہا	2
410	حضرت سُلیم رضی اللہ عنہ	1
411	حضرت سلیمان بن صُردؓ	9
412	حضرت سلیمان بن عمرو بن احوصؓ	6
413	حضرت سمرہ بن جندبؓ	196
414	حضرت سمرہ بن فاتک اسدیؓ	1
415	حضرت سہل بن ابی حثمہؓ	12
416	حضرت سہل بن الحنظلیہؓ	10
417	حضرت سہل بن حُنیفؓ	15

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

418	حضرت سہل بن سعد الساعدیؓ	100
419	حضرت سہل بن معاذ بن انسؓ	43
420	حضرت سہلہ بنت سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہا	1
421	حضرت سہیل بن البیضاء رضی اللہ عنہ	4
422	حضرت سوادہ بن الربیعؓ	1
423	حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا	3
424	حضرت سُوید انصاری رضی اللہ عنہ	1
425	حضرت سوید بن نعمانؓ	3
426	حضرت سوید بن حنظلہؓ	2
427	حضرت سوید بن قیسؓ	2
428	حضرت سوید بن مقرنؓ	7
429	حضرت سوید بن ھبیرہؓ	1
430	حضرت شداد بن اوسؓ	31
431	حضرت شداد بن الهادؓ	2
432	حضرت شرحبیل بن اوسؓ	1
433	حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ	4
434	حضرت شرید بن سوید الثقفیؓ	26
435	حضرت شفاء بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا	3
436	حضرت شُقران رضی اللہ عنہ	1
437	حضرت شکل بن حُمیدؓ	2
438	حضرت شیبہ بن عثمان الجحیؓ	2

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

439	حضرت صُحار العبدیؓ	4
440	حضرت صخر الغامدیؓ	11
441	حضرت صخر بن عیلہؓ	1
442	حضرت صعب بن جثّامہؓ	44
443	حضرت صعصعہ بن معاویہؓ	3
444	حضرت صفوان بن امیہؓ	22
445	حضرت صفوان بن المعطل السلمیؓ	3
446	حضرت صفوان بن عسالؓ	22
447	حضرت صفیہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا	10
448	حضرت صماء بنت بسرؓ	3
449	حضرت الصنابحیؓ	9
450	حضرت صہیبؓ	9
451	حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ	12
452	حضرت ضُباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا	5
453	حضرت ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ	3
454	حضرت ضحاک بن قیسؓ	2
455	حضرت ضِرار بن ازورؓ	10
456	حضرت ضمرہ بن ثعلبہؓ	1
457	حضرت ضُمیرہ بن سعد السلمی رضی اللہ عنہ	2
458	حضرت طارق بن اشیمؓ	14
459	حضرت طارق بن سویدؓ	6

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

460	حضرت طارق بن شہابؓ	9
461	حضرت طارق بن عبداللہؓ	3
462	حضرت طہفہ الغفاریؓ	8
463	حضرت طفیل بن سخبرہؓ	1
464	حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ	24
465	حضرت طلق بن علیؓ	31
466	حضرت ظہیرؓ	1
467	حضرت عائذ بن عمروؓ	13
468	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا	2434
469	حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ	4
470	حضرت عاصم بن عمرؓ	1
471	حضرت عامر المزنیؓ	2
472	حضرت عامر بن ربیعہؓ	33
473	حضرت عامر بن شہرؓ	3
474	حضرت عامر بن مسعودؓ	1
475	حضرت عامر بن واثلہؓ	15
476	حضرت عباد بن شرحبیلؓ	1
477	حضرت عبادہ بن الصامتؓ	141
478	حضرت عبادہ بن الولید عن ابیہؓ	2
479	حضرت عبادہ بن قُرطؓ	4
480	حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ	28

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

481	حضرت عباس بن مرداس السلمی رضی اللہ عنہ	1
482	حضرت عبدالحمید بن صیفی عن ابیہ عن جدہؓ	1
483	حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی الخزاعیؓ	20
484	حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیقؓ	12
485	حضرت عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ ازدیؓ	3
486	حضرت عبدالرحمٰن بن ابی قرادؓ	4
487	حضرت عبدالرحمٰن بن ازہرؓ	7
488	حضرت عبدالرحمٰن بن حسنہؓ	4
489	حضرت عبدالرحمٰن بن خبابؓ	6
490	حضرت عبدالرحمٰن بن حبشؓ	2
491	حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہؓ	16
492	حضرت عبدالرحمٰن بن سنہؓ	1
493	حضرت عبدالرحمٰن بن شبلؓ	16
494	حضرت عبدالرحمٰن بن صفوانؓ	4
495	حضرت عبدالرحمٰن بن عثمانؓ	4
496	حضرت عبدالرحمٰن بن غنم اشعریؓ	9
497	حضرت عبدالرحمٰن بن قتادہ السلمیؓ	1
498	حضرت عبدالرحمٰن بن معاذ التیمیؓ	2
499	حضرت عبدالرحمٰن بن یزید عن ابیہؓ	1
500	حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر الدیلیؓ	4
501	حضرت عبداللہ الزرقیؓ	1

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

502	حضرت عبداللہ المزنیؓ	1
503	حضرت عبداللہ یشکری عن رجلؓ	3
504	حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ	77
505	حضرت عبداللہ بن ابی الجدعاء رضی اللہ عنہ	2
506	حضرت عبداللہ بن ابی حبیبہؓ	4
507	حضرت عبداللہ بن ابی حدودؓ	2
508	حضرت عبداللہ بن ابی ربیعہؓ	1
509	حضرت عبداللہ بن ارقمؓ	2
510	حضرت عبداللہ بن اقرمؓ	3
511	حضرت عبداللہ بن اُنیسؓ	8
512	حضرت عبداللہ بن حارث بن جزءؓ	16
513	حضرت عبداللہ بن زبیرؓ	37
514	حضرت عبداللہ بن سائبؓ	10
515	حضرت عبداللہ بن السعدیؓ	1
516	حضرت عبداللہ بن عباسؓ	1810
517	حضرت عبداللہ بن بسر المازنیؓ	28
518	حضرت عبداللہ بن ثابتؓ	2
519	حضرت عبداللہ بن ثعلبہ بن صُعیرؓ	14
520	حضرت عبداللہ بن جحشؓ	4
521	حضرت عبداللہ بن جعفرؓ	22
522	حضرت عبداللہ بن حُبشیؓ	1

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

523	حضرت عبداللہ بن حذافہؓ	1
524	حضرت عبداللہ بن حنظلہؓ	4
525	حضرت عبداللہ بن حوالہؓ	10
526	حضرت عبداللہ بن خبیبؓ	1
527	حضرت عبداللہ بن ربیعہ السلمیؓ	1
528	حضرت عبداللہ بن رواحہؓ	2
529	حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ	5
530	حضرت عبداللہ بن زید بن عاصمؓ	44
531	حضرت عبداللہ بن زید بن عبدربہؓ	5
532	حضرت عبداللہ بن سرجسؓ	12
533	حضرت عبداللہ بن سعدؓ	5
534	حضرت عبداللہ بن سلامؓ	15
535	حضرت عبداللہ بن عامرؓ	1
536	حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن ابی امیہؓ	2
537	حضرت عبداللہ بن ابی عتیکؓ	1
538	حضرت عبداللہ بن عدیؓ	4
539	حضرت عبداللہ بن عکیمؓ	7
540	حضرت عبداللہ بن عمرؓ	2029
541	حضرت عبداللہ بن عمرو بن ام حرامؓ	2
542	حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ	627
543	حضرت عبداللہ بن قرطؓ	2

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

544	حضرت عبداللہ بن مالک اوسیؓ	2
545	حضرت عبداللہ بن مالک ابن بحینہؓ	16
546	حضرت عبداللہ بن مسعودؓ	900
547	حضرت عبداللہ بن ھشامؓ	2
548	حضرت عبداللہ بن یزید انصاریؓ	3
549	حضرت عبدالمطلب بن ربیعہؓ	6
550	حضرت عبداللہ بن کعب بن مالکؓ	3
551	حضرت عبداللہ بن مغفل المزنیؓ	65
552	حضرت عبیداللہ بن اسلمؓ	1
553	حضرت عبیداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ	1
554	حضرت عبیداللہ بن عدیؓ	2
555	حضرت عبید بن خالد السلمیؓ	10
556	حضرت عبید مولی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	4
557	حضرت عبیدہ بن عمروؓ	4
558	حضرت عتبان بن مالکؓ	11
559	حضرت عتبہ بن عبدؓ	22
560	حضرت عتبہ بن غزوانؓ	4
561	حضرت عثمان بن ابی العاصؓ	41
562	حضرت عثمان بن حنیفؓ	4
563	حضرت عثمان بن طلحہؓ	4
564	حضرت عثمان بن عفان ذی النورینؓ	163

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

565	حضرت عداء بن خالد بن ہوذہؓ	2
566	حضرت عدی بن حاتمؓ	59
567	حضرت عدی بن عمیرہ الکندیؓ	12
568	حضرت عرباض بن ساریہؓ	26
569	حضرت عرفجہ بن اسعدؓ	13
570	حضرت عرفجہ بن شریحؓ	4
571	حضرت عروہ الفقیمیؓ	1
572	حضرت عروہ بن ابی الجعد البارقیؓ	17
573	حضرت عروہ بن مضرس الطائیؓ	7
574	حضرت عصام المزنیؓ	1
575	حضرت عطیہ السعدیؓ	3
576	حضرت عطیہ القرظیؓ	5
577	حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ	12
578	حضرت عقبہ بن عامر الجہنیؓ	185
579	حضرت عقبہ بن مالکؓ	4
580	حضرت عقیل بن ابی طالبؓ	4
581	حضرت عکرمہ بن خالدؓ	2
582	حضرت علاء بن الحضرمیؓ	5
583	حضرت علباءؓ	1
584	حضرت علقمہ بن رمثہ البلویؓ	1
585	حضرت علی بن ابی طالبؓ (المرتضیٰ)	819

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

586	حضرت علی بن شیبانؓ	5
587	حضرت علی بن طلق الیمامیؓ	4
588	حضرت علیم بن عبسؓ	1
589	حضرت عمار بن یاسرؓ	38
590	حضرت عمارہ بن حزم انصاریؓ	2
591	حضرت عُمارہ بن رُویبہؓ	9
592	حضرت عمر الجُمعیؓ	1
593	حضرت عمر بن ابی سلمہؓ	14
594	حضرت عمر بن الخطابؓ	309
595	حضرت عمر بن ثابت انصاریؓ	1
596	حضرت عمران بن حُصینؓ	202
597	حضرت عمرو انصاریؓ	1
598	حضرت عمرو بن ام مکتومؓ	2
599	حضرت عمرو بن امیہ الضمریؓ	26
600	حضرت عمرو بن احوصؓ	1
601	حضرت عمرو بن الجموح رضی اللہ عنہ	1
602	حضرت عمرو بن حارثؓ	2
603	حضرت عمرو بن الحمقؓ	6
604	حضرت عمرو بن العاصؓ	50
605	حضرت عمرو بن الفغواءؓ	1
606	حضرت عمرو بن تغلبؓ	8

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

607	حضرت عمرو بن حُریثؓ	6
608	حضرت عمرو بن حزم انصاریؓ	5
609	حضرت عمرو بن خارجہؓ	20
610	حضرت عمرو بن سلمہؓ	7
611	حضرت عمرو بن شاس اسلمیؓ	1
612	حضرت عمرو بن عبسہؓ	43
613	حضرت عمرو بن عبید اللہؓ	1
614	حضرت عمرو بن عوفؓ	2
615	حضرت عمرو بن مرہ الجہنیؓ	5
616	حضرت عمرو بن یثربیؓ	3
617	حضرت عمیر بن سلمہ الضمریؓ	1
618	حضرت عمیر مولی آبی اللحم	9
619	حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ	41
620	حضرت عویم بن ساعدہؓ	1
621	حضرت عویمر بن اشقرؓ	2
622	حضرت عیاش بن ابی ربیعہؓ	3
623	حضرت عیاض بن حمارؓ	19
624	حضرت عیسی بن یزداد بن فساءہؓ	2
625	حضرت غُضیف بن حارث رضی اللہ عنہ	4
626	حضرت غُطیف بن حارثؓ	1
627	حضرت فاطمہ بنت ابی حُبیش رضی اللہ عنہا	3

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

628	حضرت فاطمۃ الزہراء بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	10
629	حضرت فاطمہ بنت قیسؓ	36
630	حضرت فاطمہ عمۃ ابی عبیدہؓ	2
631	حضرت فاکہ بن سعد رضی اللہ عنہ	1
632	حضرت فُرات بن حیان العجلیؓ	1
633	حضرت فراسیؓ	1
634	حضرت فروہ بن مُسیکؓ	6
635	حضرت فریعہ بنت مالک رضی اللہ عنہا	3
636	حضرت فضالہ اللیثی رضی اللہ عنہ	1
637	حضرت فضالہ بن عبید انصاریؓ	39
638	حضرت فضل بن عباسؓ	44
639	حضرت فیروز دیلمیؓ	7
640	حضرت قاربؓ	1
641	حضرت قبیصہ بن مخارقؓ	11
642	حضرت قتادہ بن نعمانؓ	9
643	حضرت قتادہ بن ملحانؓ	6
644	حضرت قُیلہ بنت صیفی رضی اللہ عنہا	1
645	قُثم بن تمام رضی اللہ عنہ	1
646	حضرت قدامہ بن عبد اللہ بن عمارؓ	8
647	حضرت قُرہ المزنیؓ	20
648	حضرت قرہ بن دعموص النمیریؓ	1

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2	حضرت قطبہ بن قتادہ رضی اللہ عنہ	649
1	حضرت قطبہ بن مالکؓ	650
2	حضرت قطبہ بن مطرّف الغفاریؓ	651
1	حضرت قیس الجذامیؓ	652
8	حضرت قیس بن ابی غرزہؓ	653
14	حضرت قیس بن سعد بن عبادہؓ	654
3	حضرت قیس بن عائذؓ	655
5	حضرت قیس بن عاصمؓ	656
2	حضرت قیس بن عمروؓ	657
1	حضرت قیس بن مخرمہؓ	658
2	حضرت کُبیشہؓ	659
1	حضرت کردم بن سفیانؓ	660
4	حضرت کُرز بن علقمہ الخزاعیؓ	661
1	حضرت کعب بن زیدؓ	662
3	حضرت کعب بن عاصم اشعریؓ	663
34	حضرت کعب بن عجرہؓ	664
2	حضرت کعب بن عیاضؓ	665
14	حضرت کعب بن مالکؓ	666
37	حضرت کعب بن مالک انصاریؓ	667
3	حضرت کعب بن مرہ البہزیؓ	668
14	حضرت کعب بن مرہ السلمیؓ	669

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

670	حضرت کلدہ بن حنبلؓ	1
671	حضرت کیسانؓ	3
672	حضرت لجلاجؓ	1
673	حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ	6
674	حضرت لیلی بنت قانف رضی اللہ عنہا	1
675	حضرت ماعز رضی اللہ عنہ	2
676	حضرت مالک بن حارثؓ	4
677	حضرت مالک بن حویرثؓ	18
678	حضرت مالک بن ربیعہؓ	1
679	حضرت مالک بن صعصعہؓ	4
680	حضرت مالک بن عبداللہ الخثعمیؓ	4
681	حضرت مالک بن عتاھیہؓ	2
682	حضرت مالک بن عمرو القشیریؓ	1
683	حضرت مالک بن عمیرہؓ	1
684	حضرت مالک بن نضلہؓ	6
685	حضرت مالک بن ھبیرہؓ	1
686	حضرت مجاشع بن مسعودؓ	6
687	حضرت مجمع بن جاریہؓ	8
688	حضرت مجمع بن یزیدؓ	3
689	حضرت محجن الدیلیؓ	3
690	حضرت محجن بن ادرعؓ	8

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

691	حضرت محرش الکعبیؓ	4
692	حضرت محمد بن حاطبؓ	10
693	حضرت محمد بن صفوانؓ	2
694	حضرت محمد بن صیفیؓ	1
695	حضرت محمد بن طلحہؓ	1
696	حضرت محمد بن عبداللہ بن جحشؓ	3
697	حضرت محمد بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ	2
698	حضرت محمد بن مسلمہؓ	11
699	حضرت محمود بن لبیدؓ	19
700	حضرت محمود بن ربیعؓ	4
701	حضرت محیصہ بن مسعودؓ	11
702	حضرت مخارقؓ	2
703	حضرت مخنف بن سُلیمؓ	1
704	حضرت مرہ البہزیؓ	3
705	حضرت مرثد بن ظبیانؓ	1
706	حضرت مرداس اسلمیؓ	3
707	حضرت مستورد بن شدادؓ	16
708	حضرت مسلمہ بن مخلدؓ	2
709	حضرت مسور بن مخرمہ و مروانؓ	25
710	حضرت مسور بن یزیدؓ	1
711	حضرت مسیب بن حزنؓ	4

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

712	حضرت مطر بن عکامسؓ	2
713	حضرت مطرف بن عبداللہ عن ابیہؓ	25
714	حضرت مطلبؓ	7
715	حضرت مطلب بن ابی وداعہؓ	4
716	حضرت مطلب بن وداعہؓ	6
717	حضرت مطیع بن اسودؓ	8
718	حضرت معاذ بن انسؓ	1
719	حضرت معاذ بن جبلؓ	153
720	حضرت معاذ بن عبداللہ بن خبیبؓ	1
721	حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ	2
722	حضرت معاویہ اللیثیؓ	1
723	حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ	111
724	حضرت معاویہ بن حکمؓ	15
725	حضرت معاویہ بن جاھمہؓ	1
726	حضرت معاویہ بن خدیجؓ	5
727	حضرت معاویہ بن حیدہؓ	60
728	حضرت معاویہ بن قرہؓ	10
729	حضرت معبد بن ھوذہؓ	2
730	حضرت معقل بن ابی معقلؓ	4
731	حضرت معقل بن سنانؓ	3
732	حضرت معقل بن یسارؓ	27

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

733	حضرت معمر بن عبداللہؓ	9
734	حضرت معن بن یزید السلمیؓ	6
735	حضرت معیقیبؓ	7
736	حضرت مغیرہ بن شعبہؓ	119
737	حضرت مقداد بن اسودؓ	27
738	حضرت مقدام بن معدیکربؓ	35
739	حضرت مہاجر بن بن قنفذؓ	6
740	حضرت مہرانؓ	2
741	حضرت میسرہ الفجرؓ	1
742	حضرت میمون بن سنبادؓ	1
743	حضرت میمونہ بنت حارث ام المومنینؓ	64
744	حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا	4
745	حضرت میمونہ بنت کردم رضی اللہ عنہا	3
746	حضرت ناجیہ الخزاعی رضی اللہ عنہ	2
747	حضرت نافع بن عبد الحارثؓ	4
748	حضرت نافع بن عتبہ بن ابی وقاصؓ	2
749	حضرت نُبیشہ الھذلیؓ	14
750	حضرت نُبیط بن شریطؓ	4
751	حضرت نصر بن دھرؓ	2
752	حضرت نضلہ بن عمرو الغفاریؓ	1
753	حضرت نعمان بن بشیرؓ	112

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

754	حضرت نعمان بن مقرن ؓ	3
755	حضرت نعیم بن النحام ؓ	2
756	حضرت نعیم بن مسعود ؓ	1
757	حضرت نعیم بن ھمّار الغطفانی ؓ	8
758	حضرت نُقادہ اسدی ؓ	1
759	حضرت نُمیر الخزاعی ؓ	2
760	حضرت نوّاس بن سمعان الکلابی ؓ	9
761	حضرت نوفل اشجعی ؓ	6
762	حضرت نوفل بن معاویہ ؓ	4
763	حضرت ھُبیب بن مُغفل ؓ	6
764	حضرت ھِرماس بن زیاد ؓ	4
765	حضرت ھزّال ؓ	6
766	حضرت ھشام بن حکیم بن حزام ؓ	8
767	حضرت ھشام بن عامر انصاری ؓ	17
768	حضرت ھُلب الطائی ؓ	21
769	حضرت ھند بن اسماء اسلمی رضی اللہ عنہ	2
770	حضرت وائل بن حجر ؓ	45
771	حضرت وابصہ بن معبد ؓ	9
772	حضرت واثلہ بن اسقع ؓ	28
773	حضرت وازع بن عامر العبدی ؓ	1
774	حضرت والد بعجہ ؓ	1

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

775	حضرت وحشی الحبشیؓ	3
776	حضرت ولید بن ولیدؓ	2
777	حضرت ولید بن عقبہ بن ابی معیطؓ	1
778	حضرت وہب بن حذیفہؓ	2
779	حضرت وہب بن خنبش رضی اللہ عنہ	4
780	حضرت یزید ابوالسائب بن یزیدؓ	4
781	حضرت یزید بن اخنسؓ	1
782	حضرت یزید بن اسود العامریؓ	6
783	حضرت یزید بن ثابتؓ	2
784	حضرت یُسیرہ رضی اللہ عنہا	1
785	حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ	22
786	حضرت یعلی بن مرہ الثقفیؓ	27
787	حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلامؓ	9
788	حضرت یونس بن شدادؓ	1

3/J-504
کتاب نمبر 260

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

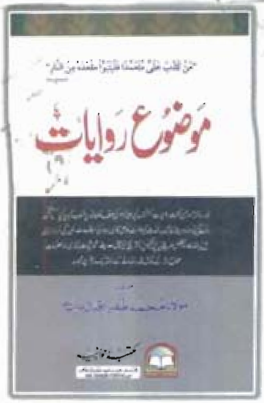

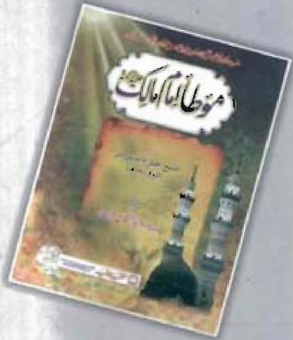

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ

اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور
فون: 042-7224228-7355743